وہی خالق جن و انس و ملک
منورکن آفتاب و فلک

وہی رزق دیتا ہے جاندار کو
شفا بخشتا ہے وہ بیمار کو

دوائے دل دردمندان ہے وہ
پناہ ہمہ مستمندان ہے وہ

وہی پادشاہوں کو دیتا ہے تخت
جہاں میں بلند اونکا کرتا ہے بخت

گدا کو گدائی وہ دیتا ہے تمام
پہراتا ہے در در سے آو صبح و شام

وہی مالک الملک و رب کریم
غفور و شکور و رؤف و رحیم

قوی و متین و ولی و حمید
عزیز و جلیل و علی و مجید

محی و ممیت و وکیل و صبور
معز و مذل و مجیب و غفور

کبیر و معید و سمیع و بصیر
حلیم و علیم و نصیر و خبیر

ودود و شکور و بدیع و احد
حفیظ و مقیت و حکیم و صمد

وہی پاک ہے شرکت و عیب سے
کہ واقف ہے ہر حاضر و غیب سے

نہیں اوسکا ہمتا و ہمسر کوئی
کہ شرکت سے ہے ذات اوسکی بری

نہیں ہے کوئی اوسکی ضد و مثال
نہیں پاتے ہیں اوسکو وہم و خیال

ہیں اندازہ سے باہر اوسکے کمال
وہ بیشک ہے بیچون اور بیمثال

جسے چاہے دیوے وہ عزت بڑی
جسے چاہے خواری میں ڈالی وہی

جگہہ دیوے جنت میں چاہے جسے
جہنم میں ڈالے وہ چاہے جسے

جسے چاہے دیوے وہ قبلے سمود
بٹہاے جسے چاہے وہ پرنور

ابوبکر افضل هین اصحاب مین ۔۔۔ وه هین منتخب جمله احباب مین
خلیفه رسول خدا کے هین و د ۔۔۔ سرافراز اهل صفا کی هین و ه
پیمبر کے هین یار غار و رفیق ۔۔۔ جو تها اصل هین نام اونکا عتیق
بشان ابوبکر قول نبی ۔۔۔ هی اسطرح باحجت بس قوی
که بعد انبیا ؤ رسولان کی ۔۔۔ کسو پر بهی بهتر ابوبکر سے
نه چمکی کبهو آفتاب و قمر ۔۔۔ یهه سے اونکے رتبه کی پوری خبر
مشابه هین نوحؑ نبیؐ کی عمرؓ ۔۔۔ هوا جس سے دین نبی جلوه گر
عیان مرتبه انکا اس سے هوا ۔۔۔ که فرماتے هین یون رسول خدا
جو هوتا میرے بعد کوئی نبی ۔۔۔ تو هوتا عمر هی بفضل غنی
خلیفه سویم جو که عثمانؓ هین ۔۔۔ جو حلم و حیا کی وه ایک کان هین
یهه کیا اونکی رتبه کی دی هے خبر ۔۔۔ رسولؐ خدا نے لبعد کرو فر
که هی هر نبی کے لئے ایک رفیق ۔۔۔ میرا هیگا جنت مین عثمان رفیق
خلیفه چهارم هین مولی علیؓ ۔۔۔ جو شیر خدا هین اور اسکے ولی
صفت اونکی نازل هے قرآن مین ۔۔۔ یه قول نبیؐ اونکی هے شان مین
هین حضرت علم کا شهر با صد فخار ۔۔۔ علی اوسکا دروازه هی شاندار
هی کشتی نوحؑ آل احمد تمام ۔۔۔ بچین جسکی برکت سے سب خاص و عام
قیامت کے طوفان سے با یقین ۔۔۔ نجات قوی هے لئے مومنین

جو ہین فاطمہ بنت خیر الورے — زنان جنان ہین وہ ہین پیشوا
حسن اور حسین ابن حضرت علی — جگر گوشہ و نور چشم نبی
جوانان جنت کے سردار ہین — شہید وہ ہین ممتاز بسیار ہین
جو باقی رہی چھہ تن پاک دین — جو عشرہ مبشر ہین ہین بالیقین
ہین سعد و سعید و زبیر عوام — پہ طلحہ و عامر نیکنام
وہم عبد رحمان ہین نامور — خدا اونسے راضی ہو شام و سحر
سب ازواج پاک شہ مرسلان — وہ ہین امہات ہمہ مومنان
ہو اون سب پہ رحمت خدا کی مدام — ہو فردوس ہین اونکا اعلے مقام
خدایا بحق محمد رسول — بحق صحابہ و آل بتول
بحق خاتون خلد برین فاطمہ — حسن کا مع الخیر ہو خاتمہ

سبب نظم کتاب

پس از حمد حق نعت خیر الورا — سبب یہ ہے اس نامہ کی نظم کا
کہ دیکھی جو تھی بہت معتبر — سیر کی کتابین بنور نظر
ہوئی اون کتابوں سے مجہہ تمام — وہ سعی بلیغ صحابہ کرام
عیان روز روشن کی مثل و نظیر — جو کی صرف اونہون نے بحکم قدیر
باجرای دین نبی باصفا — بجنگ ہمہ دشمنان خدا
بہ کردیا اپنا سب مال و جان — براہ خداوند کون و مکان

منور کیا نور ایمان سے جہان کو بہت صدق و ایقان سے
بزور جہانسوز شمشیر دین کئی فتح امصار و حصن متین
کیا عدل سے عالم آباد و شاد لیا ہاتہہ مین اپنے نقد مراد
کبہی حکم سے حق کی پہیرا نہ سر رضا جوی اوسکی رہی سربسر
خدا اونکی کوشش سے راضی ہوا وہ راضی رہی اوس سے صبح و مسا
بسی مین فتوحات اصحاب کے بہت معتبر مین جو دیکہی لکہی
کیا نظم مین اون فتوحات کو بطرز پسندیدہ و بس نکو
خلافت ابوبکر مین جو ہوئین فتوحات از سعی اصحاب دین
فتوحات عہد عمر یک قلم جو کی فارسی مین مین پہلی رقم
رکہا جسکا شمشیر اسلام نام جو تہی عرف مین حرب نامہ تمام
جو کی اوسکے ابیات کو مین شمار تو پوری ہوئی ساڑہی تیرہ ہزار
جو پوری ہوئی وہ گرامی کتاب زبان فارسی مین بصدق صوب
ہوئی نظم مین وہ بڑی ایک کتاب نظر اوس سے آتا ہے راہ صواب
لکہا پہر فتوحات عثمان کو بفرمان نواب فرخندہ خو
محمد علیخان عالی گوہر سپہدار دین سرور نامور
کہ ہے صولت جنگ اونکا خطاب جو ہے ٹونک مین اونکی عالیجناب
اوسی بحر مین نظم کی سربسر تقارب جسے کہتے ہین باخبر

ولیکن نہ پوری ہوئی وہ کتاب ہوئی مثنوی نظم اوسکی شتاب

پھر اب دل میں آیا میرے یہ خیال کہ لکھوں علی کی خلافت کا حال

کروں نظم اردو میں اسکو تمام کہ تا اوس سے ہوویں بہرہ ور خاص و عام

ہوا از فضل و توفیق پروردگار ہزار و پہ پہنچے درستا ہوا ر

خلافت کا شیر خدا کی سبھی لکھا میں نے احوال با قرینے

ہوئی نظم سے یہ خبریں کتاب ہوا ہیں بفضل خدا کامیاب

علی نامہ میں نے رکھا اسکا نام یہہ پورا ہوا نظم کا مجھ سے کام

ہوا عرف ہیں ذو الفقار علی علی نامہ کا نام با فتر ہی

یہہ خواہش دل سے ہے میری التجا جو اس نظم میں پاویں کوئی خطا

تو اصلاح سے عیب پوشی کریں بہ عفو سے کرم جوشی کریں

کہ شعر و سخن سے ہوں نا آشنا نہیں مجھکو دخل ان فنوں میں ذرا

نہیں جانتا ہیں فعولن فعول معانی میں ہے نظم میری قبول

لکھا میں نے وہ نامہ راستان جو خالی نہیں صدق سے یکسان

عجب کیا ہے اس پاک تحریر پر کہیں آفریں مجھکو شمس و قمر

ملک سے سنوں مرحبا کی صدا فلک پہ جو بنی میری قلم کو سدا

شروع اب کرتا ہوں کسو مقصد رجوع بتوفیق یزدان با صد خشوع

میں لکھتا ہوں احوال با اختتام خلافت کا شیر خدا کی تمام

سبب اختلاف صحاب دین رضی اللہ عنہم اجمعین

دلی پہلے ظاہر ہو سب پر یہ بات ذرا اہل یقین نیکخو باصفات
صحابہ مین جو کچھ ہوا اختلاف سبب اوسکا لکھتا ہون مین پہلے صاف
ہوا جس سے آپس مین جنگ و جدال ہوئے جو صحابہ مین حرب و قتال
بڑا تفرقہ اہل اسلام مین مدینہ مین کوفہ مین اور شام مین
جو ناخوش ہوئی بعض اصحاب دین علی اور عثمان سے بالیقین
جو بیعت نکی بعض اصحاب نے علی مرتضی سی سن لی ہی نیک پی
سبب اون امورات کا سربسر مین لکھتا ہون برقول اہل سیر
سبب پہلا جو عہد عثمان مین بڑا تفرقہ اہل ایمان مین
یہہ ہی غور سی اسکو سن لیجئے ذرا کان دل کے ادہر کیجئے
خلیفہ ہوی جبکہ عثمان غنی ہوئی اونسی اصحاب بیعت سبہی
مطیع اونکے عمال و حکام سب ہوئی اہل شام و عجم ہم عرب
خلافت مین اونکو کئی ایسے کام ہوئی اونسے ظاہر بہر خاص و عام
کہ جن سی بڑا تفرقہ ظاہری صحابہ مین اور تابعینو مین بہی
یہ تفصیل اون کامونکی مختصر لکہی راویون نے ہے پوری خبر
زعہد رسول خدا ای جہان عمر کی خلافت تلک بیگمان
یہہ دستور جاری رہا تہا مدام جو ہوتے تھی عمال و حاکم تمام

بڑی عمر والے جو تھے متقی — بے منصب اونہین کچھ املین تھی سبہی
نہ ملتا تھا یہہ مرتبہ لا کلام — جو اونکو یا اقربا کو نہ عام
بزرگی ہی مخصوص بر اتقیا — خردمند ہو ہی بڑی عمر کا
خدا سی بہت ڈرتا ہے متقی — نہین پہیرتا ہی وہ سر کو کبہی
خدا اور پیمبر کے احکام سے — نہ کام اوسکو ہے ننگ اور نام سے
اوسی عدل و انصاف سے کام ہی — مطیع اوسکا ہر خاص و عام ہی
امارت کی اور عاملی کے لئے — سبہو لتی زیادہ وہ شایان ہی
بڑی عمر والا سمجھتا ہی خوب — رفاہ خلایق وہ کرتا ہے خوب
وہ ہے طاق تہذیب اخلاق مین — سبہی اوسکے تابع ہین آفاق مین
امارت اوسے بس سزاوار ہی — پُر از حکمت اوسکا ہر ایک کار ہی
جو اونکے اخلاق ہین ناپسند — خلایق کو پہونچی ہی اونسے گزند
وہ پوری اطاعت اولوالامر کی — نہین کرتے از راہ گردن کشی
وہ چاہتے ہین ہر جا پہ نام آوری — نہین اونکو انصاف سے یاوری
کج اخلاقی سی اپنی وہ خلق پر — بہت ظلم کرتے ہین شام و سحر
خلیفہ ہوی جب کہ عثمان غنی — اونہون نے نئی چال یہہ چلی
کہ عمّال سابق کو معزول کر — کیا تو جو انکو عامل مقرر
اقارب کو اپنی ہر ایک جا امیر — مقرر کئے بر صغیر و کبیر

بہت اس سے عالم مین پہیلا فساد
ہوئی ناخوش اصحاب اس چال سی
چلے دوسری چال عثمان اور
کہ مروان ابن الحکم کو بلا
تہا مروان ایک مفسد روزگار
سمجہکر اوسی مفسد پر شرر
سب اصحاب سی اوسکو کرکی جدا
نہ بلوایا پہر اوسکو تا زندگی
ابوبکر نے اور عمر نے سدا
بلایا اوسے جب کہ عثمان نے
سب اصحاب ایسے ہی کام سے
کیا منع ہرچند اصحاب نے
نمانا صحابہ کا اصلا کہا
خلافت کا دیوان جو مروان ہوا
ہوا تب کہ بنیاد شر دین میں
پڑا تفرقہ جبسے اسلام میں
خلیفہ کو جیسی تہا دقت ہوئی

اوسی خلق سی رسم انصاف و داد
خلایق ہوی ناراض عمال سے
دنیا جسکا سب چاپلوسی ہی کا طور
وزیر اوسکو اپنا مقرر کیا
سدا بغض اور شر سی تہا اوسکو کام
رسول خدا نے کیا تہا بدر
مدینہ سے باہر نکلوا دیا
پیمبر نے پاس اپنے ہرگز کبہی
اسی طور مروان کو خارج رکہا
دیا دخل اوسے اپنے دیوان مین
ہوئی سخت ناراض عثمان سی
بدریجے مروان کو دربار سی
خلیفہ نے اپنا ہی چاہا کیا
فساد اوسنے برپا کئی جابجا
پڑی ڈالدی اوسنے ایسی زمین
ہوئی جنگ شرسے یمن اور شام مین
مسلمانو نپر سخت حالت ہوئی

ہوئی قتل آپس بین اہل یقین
یہ تفصیل ہی اوسکی بس مختصر
کہ جسوقت سالار اسلام نے
محمد ابی بکر کی پور کو
سند کا امارت کی فرمان لکھا
کہ ای سرفرازان مصر دیار
تمہارا ہی سردار و حاکم یہی
محمد وہ فرمان لیکر روان
بہت مرد زیرک گئی اوسکے ساتھ
ہوا داخل مصر جب وہ جوان
لکھا دوسرا حکم مروان نے
کہ آتا ہی تم پاس ایک نوجوان
اوسی قتل کیجو پہونچتی ہی یار
خلیفہ کی مہر اوس نامہ پر
خلیفہ کو اسکی نہ تھی کچھ خبر
گیا مصر مین جب کہ وہ نامہ بر
بہت جلد پاس اپنی اوسکو بلا

ہزاروں تن میدان پیکار و کین
سنو مومنو اسکو تم غور کر
مقرر کیا مصر کے واسطے
سپہدار اور عامل و اوحد
خلیفہ نے یوں بعد حمد خدا
پہونچا ہے یہہ مرد عالی تبار
مطیع اسکی فرمان کی ہو تم سبھی
ہوا مصر کو پھر وہ پہر بان
حکومت بڑی آگئی اوسکی ہاتھہ
تو تابع ہوئی اوسکی سب سرورا
رؤسائے مصری کو اس طور سے
محمد ہی نام اوسکا باہمہ ہان
بہم ایمان دیجو مت زینہار
وہ نہین لیگیا مصر کو نامہ بر
وہ تہی مطمئن اپنی فرمان پر
محمد کو بہی اوسکی پہونچی خبر
لیا اوس سے فرمان تکاتکی

جو دیکھا اوسی پڑہکی مضمون اور ‏— تو بدلا اوسی دیکھکر اوسکا طور
جوانی کی مستی کا آیا جو جوش ‏— اوٹھا سینہ نوجوانین خروش
طلب مصر کی نامیونکو کیا ‏— سُنایا وہ اون سب کو فرمان نیا
کہا اونسی ای سروران دیار ‏— خدا تمکو رکھی سدا باوقار
یہہ دیکھو خلیفہ نے کیسی دغا ‏— میری ساتھہ کی ہے زراہ جفا
خلیفہ کی کیا منشی کی ہی خطا ‏— دیا حکم جس سے میری قتل کا
ابوبکر کا ہون مین بیٹا عزیز ‏— ہون سب اہل اسلام مین نامی بہت
اگر تمکو ہی پاس اسلام کا ‏— لحاظ ہے اگر کچھہ میری باپ کا
تو ہمراہ میرے مدینہ چلو ‏— وہان جاکی عثمان سی پوچھہ لو
کہ یہ کیسا فرمان تم نے لکھا ‏— کہ جو ہی سراسر دغا سی بھرا
محمد کی کیا تم نے دیکھی خطا ‏— دیا حکم جو اوسکی ہی قتل کا
یہ سُنکر کی برہم ہوئے مصریان ‏— ہوی سب خلیفہ پہ طعنہ زنان
محمد کی ہمراہ مین سب ہوے ‏— مدینہ کو سب جمع ہوکر چلے
وہ سب سات سو آدمی تھی تمام ‏— کیا سب نے آکر مدینہ مقام
مدینہ مین اونکی ہوی جب خبر ‏— پڑا اس خبر سے بہت شور و شر
عرب کی بہت اہل اسلام سے ‏— محمد کی ہمراہ مردم ہوے
ہوئی بعض اصحاب بھی ہمراہ ‏— محمد کی از جب جان و دلی

محمد کی سب ساتھہ ہوکر گئے
محمد نے فرمان وہ قتل کا
کہ ای ابن عفان دیکھو ذرا
مسجل ہوا مُہر سی کسکی ہے
جواب اوسکو عثمان نی یون دیا
ولی ھی مسجل میری مُہر سے
کہ کسنے لکہا اور مسجل کیا
اسی گفتگو مین بس محمد کو جوش
وہ ہوکر کے گستاخ اور بے ادب
ہوا سخت گستاخ اک آن مین
خلیفہ کی ریش مبارک پکڑ
خلیفہ نے اوسوقت اوس سے کہا
تیرا باپ سجھے تھا اسکا وقار
خلیفہ سی اوسنی جب یہ بات
خلیفہ کو کہنے سے آئے حیا
صحابہ نے بعد اسکے یہ گفتگو
یہ فرمان مردان کا ہے لکھا

جناب خلافت سی جاکر ملے
خلیفہ کے آگے رکھا اور کہا
یہہ نامہ تمہارا ھی کسکا لکھا
جفاکاری ایسی نئی کسکی ھی
یہہ نامہ نہین مینے ہرگز لکہا
نہین آگہی اس سے لیکن مجھے
ہے احوال سے اسکی عالم خدا
جوانی کا آیا مجا کر خروش
خرافات بکنے لگا با تعب
جناب خلافت کی وہ شان ہین
لیا بالوں سے انگلیونکو جکڑ
تو اس ریش کی قدر جانی ھو کیا
تجھے قدر کیا اسکی ای کینہ کار
اٹھایا وہین ریش سے اپنا ہات
بہت دلمین اپنی پشیمان ہوا
خلیفہ سے کی کہ اسے شہ نیکخو
مسجل کیا اوسکا ہے برملا

مناسب کہ مروان کو دو ہین
خلیفہ نے انکار اس سے کیا
کہ ہوجی علحدہ خلافت سو اب
کہا مین نہین چہوڑتا اسکو ہی
خلیفہ کی انکار سے مومنان
کیا قصر شاہنشہی کا حصار
ہوئے متفق سب اسی بات پر
ہزارون عرب مصر تو نکی ہو ساتہ
بہت روز گذری جب اس حال پر
تو کی مصر والونے شدت تمام
سبہی دانہ اور پانی جا تی سی بند
تو جوع و عطش سے ہوئی نیم جان
خلیفہ پیاسی رہی سات روز
ہوئی متفق مصری و ہم عرب
کہ کوشش کرو قتل عثمان مین
ارادہ کی جب او نکی پائی خبر
بلایا حسین اور حسن کو شتاب

کہ اس کام کا ہم عوض لو وسکی لیو
جواب اونکو اصحاب نے یہہ دیا
یہی عزل کا آپکے ہے سبب
خدا نے یہ عزت جو ہی مجہکو دی
او ٹہی خشمگین پہر نہ ٹہری وہان
خلیفہ کو ہرگز نہ دی زینہار
چہ مصری چہ اہل عرب نامور
رہی قصر کی گرد ون اور رات
ہوا کچہہ نہ عثمان کو اس سے اثر
کیا قصر والونپہ از خاص و عام
بہت قصر والونکو پہونچا گزند
سبہی قصر شاہی کی مرد و زنان
رہی سخت جوع و عطش سے ہی ہنوز
جو بلوائی تہی قصر کی گرد سب
او نسی مار ڈالو اسی آن مین
علی مرتضے نے تو با کرو فر
دیئے اونکو مروان جا بکتاب

کہا اونکو جاؤ در قصر پہ
حفاظت کرو جاکی اونکے ابا
بجا لائے فرمان شیر خدا
در قصر پہ پہونچے باہمرہان
اسی طور عبد اللہ ابن زبیر
بہم اپنے چند نام آوران
در قصر پہ پہرے وہ آن کر
ہوئے حملہ آور جو بلوائیان
حسین و حسن اور عبد الہ
حسین و حسن نے شجاعت کی واہ
لڑے خوب عبد اللہ دل کہولکر
ہوئے سیکڑوں قتل اعدا وہان
در قصر سے کوئی اہل جفا
چڑہے آخرش ایک دیوار سے
خلیفہ پہ سب حملہ آور ہوئے
قتیلے تھے عثمان کے مردمان
مقابل ہوئے دشمنوں کی تمام

خلیفہ کی اور اپنے جا کر سبہ
یہ مردان جنگی ہی لیجاو سب
حسین و حسن جائے کوبے وفا
حفاظت کو اوسکی وہ ٹہرے وہان
بفرمان ابن العوام دلیر
حفاظت کو عثمان کی آئے دو دان
نہ اہل جفا تا ہون پرخاش پہ
در قصر پہ لیکے تیغ و سنان
ہوئی اوسنے باہمرہان کینہ خواہ
حفاظت میں عثمان کی آدمی باعدد
خلیفہ کے آئے ادہر دن وہ
اونہین فتح کا کچہ ملا یا نشان
بقتل خلیفہ نہ دل انفعل ہوا
گہسے قصر میں سیکڑوں تشنہ خون
ہزاروں ضرب اوسکے پاؤں پہ
بہیرہ غلامان بہ تیغ و سنان
دیا عبک کا ضرب اونچے کا ہم

کرئے کئی لڑون قتل اہل جفا — ملا اوسنے لیکن بہ حکم قضا
مقابل ہین تہے اونکے اعدا کثیر — مگر زوستان دلبستر و دلگیر
ہوئے اونسے مغلوب اہل جفا کا — پڑے آگے بلوائی سب بدکار
خلیفہ تلک جا پہنچے ہو کر دلیر — لیا جا کے قرآن پڑہتے کو گہیر
کیا آخرش قتل عثمان کو — کیا خون آلودہ قرآن کو
خدا کی رہے رحمت بیشمار — ز وقت ازل تا بروز شمار
رفیق نبی یعنی عثمان پہ — خدا کی رضا سے وہ مو ہو رہے
شہادت ہوئی جبکہ عثمان کو — عرب مین پہیلی خبر چار سو
کہ حضرت علی بہی ہوئے کینہ جو — سنے قتل عثمان حسنین کو
اوہون نے بہی بہیجا تہا پاسبان — ہوئے قتل عثمان جو ناگہان
یہ سنکر مسلمان مضطر ہوئے — علی سے بہی ناراض اکثر ہوئے
یہانتک غبار اونکے دلمین بہرا — کہ عثمان کا قاتل علی کو کہا
وہ کرتا بہرا خون عثمان کا — وہ لیکر گئے شام مین برملا
دکہایا اوسے عامل شام کو — جو تہا معویہ مرد پرخاش جو
کہا آگے یون عامل شام نے — علی مرتضی کا یہ سب کام ہے
کہ حسنین کو بہیج بہر قتال — کیا قصر شاہنشہی پائمال
یہ سنکر ہوا معویہ خشمگین — علی سے ہوا منحرف بالیقین

قصاص لینے چاہا پھر عثمان کا
بیان آگے آئیگا تمام
خلیفہ ہوئے جبکہ حضرت علی
علی مرتضیٰ سے سبھون نے یہ بات
ہوا حادثہ قتل عثمان کا
قصاص اب خلیفہ کا لیجیے
کیا جمع اہل یقین کو تمام
کھڑے ہو کے منبر پہ خطبہ پڑھا
کہا جو قاتل ہے عثمان کا
اوٹھے سات سو آدمی مصر کے
تھا ہر سوا خاص قاتل کوئی
وہی سب ہوا لے سب خیر خواہ
سہولت جو کی مرتضیٰ نے تمام
علی سے ہوئے اکثر اہل یقین
زبیر اور طلحہ دو نا صاحبان
علی سے وہ ناراض ہو کر سوار
ہمراہ مسلمین چند ہزار

علی سے ہوا جب بسبب آزدہ
بیان ہوتی ہے مختصر اب کلام
ہوئے جمع اہل مدینہ سبھی
کرائے نامور سر دینے فلان
مسلمانوں پر سخت گذری بلا
نہ تاخیر اس میں ذرا کیجیے
علی مرتضیٰ نے سنا یہ کلام
لیں انصاف حق بخشے خیر الوریٰ
کہا ہو کے خفا پھر کسے مدعا
کہا ہم ہیں قاتل سب عثمان کے
کر لیا ہے جس نے جو اتفاق
علی مرتضیٰ کے پھر سہم دیدہ
قصاص خلیفہ میں بالا کلام
دل آزردہ و خاطر شکستہ
جو عشرہ مبشرہ سے تھے نگہبان
ہوئے جا عائشہ مادر مومنان
کہا مادر مومنان کو بچا

کہ اے مادر مومنان نیک خو / جو تکلیف ہوتی ہے اولاد کو
تو فریاد کرتے ہین مان باپ سے / یہ اب عرض کرتے ہین ہم آپ سے
یہ تکلیف پہنچی علی سے ہمین / تحکم اسمین ٹھہراتے ہین ہم تمہین
چلو ساتھ ہماری سے یہ مدعا / ہمارا کرو فیصلہ برملا
قصاص خلیفہ وہ لیتے نہین / کچھ اس امر کی داد دیتے نہین
قصاص اونسے چلکر کے لیجیے / درنگ اسمین زنہار مت کیجیے
اجابت ہوئی عرض اولاد کو / بدرگاہ آن مادر داد جو
چلی عائشہ ہمرہ مومنان / علی مرتضے کی طرف روان
ہزارون مسلمان ہمراہ تھے / مسلح سبھی باشوکت و جاہ تھے
علی مرتضے کو ہوئی یہ خبر / کہ ہین عائشہ مادر دادگر
زبیر اور طلحہ کی ہمراہ ہین / چلی آتی ہین جو فر و جاہ ہین
تو خود بھی ہوئے شیر یزدان روان / بہمراہی لشکر مومنان
سوئے طلحہ و ہم زبیر عوام / لڑین یا کہ ہو صلح باہم تمام
ہوا جب مقام دو لشکر قریب / ہوا دو نون مین واقعہ عجیب
کہ ناگاہ شب مین دو لشکر دلیر / ہوئے گرم پیکار باہم [illegible]
سبب یہ ہوا تھا لڑائی کا وہان / اسے گوش دل سے [illegible]
کہ شیر خدا نے یہ بھیجا پیام / سوئے عائشہ مادر [illegible]

کہ انکا سے آپکے کیا سبب
جو سہے صلح منظور خود اونکین
اگر ہے فسادوں کا عزم آپکا
تو پھر اسطرح عائشہ نے دیا
جواب کیا جیسے آنکی ہے یہان
کہ تھا نیک نیت سے عثمان مرتضا
ہوئی جگہ موقوف پیکار کین
وہ تک ہوئی جو قاتل تھے عثمان کے
دیا جو نکی اوس سے وہ خیر خواہ
کیا صلح اوس کی کیا اس صلح سے
ہر ایک سب چاہا ہمسری سب رات کو
اد انکا تیا بیزار صنا جبکہ دونو فریق
[illegible] خاص خلیفہ وہ چاہینگے سب
اسے جانگے ہم سب کو اس اتفاق
[illegible] دو ان لشکر پہ غالب ہو خدا
[illegible] سے دونون لشکر ہم
[illegible] خلیفہ سے ہم

خبر عزم کی اسنے دی جبکہ اب
نہ طاعت مین تا خیر کچھ لاؤ تین
کرو ان تصدیق ہین تیسے پیکار کا
کہ میرا نہین قصد پیکار کا
کرو صلح تا تم مین باہم عیان
کیا عزم موقوف پیکار کا
ہوئے صلح خواہان اصحاب دین
تھے خصم عدو اہل ایمان کے
او نہین سکتے تھے لشکر مین وہ سپاہ
ہوئے فکر مین اپنی وہ جانکے
کیا ظاہر آپسین اسے بات کو
باہم ملکے آپسین ہونگے رفیق
تو ہم مخلصی اوسے پائینگے کب
لگے سب کہنے ہم اسی گرما [illegible]
دو جانب سے [illegible] ہم [illegible]
لڑینگے خود آپسین خود بخود
کوئی اسمین ہرگز نہ مار یگا دم

غرض سب کے سب وہ اوسی رات مین ۔ صلح ہو کر بیٹھے جا گہات مین
ہوئی دونون لشکر پہ غالب جو خواب ۔ دو جانب ہوئے حملہ آور شتاب
اوٹھے خواب سے دونون لشکر دلیر ۔ ہوئے گرم پیکار باہم جو شیر
لڑائی لڑے سخت دونون فریق ۔ ہزارون ہوئے بحر خون مین غریق
ہزارون ہوئے ہر دو جانب شہید ۔ ہوئی ایسی اسمین سب شدید
ہوئی آخرش صلح باہم مگر ۔ ہوا ظاہر اون مصریونکا ہی شر
بہت بہاگے اونمین سے با خوف جان ۔ بہتے سفرا پہنچا پائی وہان
ہٹے ہوئے بیعت آخر کو سب ۔ ہوا او دو ہو ولے وہ رنج و تعب
اسی طور سے حال شام ہی ۔ پس از جنگ و پیکار مروانکی
صلح علیؑ ہو گیا آن کر ۔ خلیفہ پیمبر کا عصر جان کر
معتبر ان حضرت علیؑ معویہ ۔ اوسی اپنے عہدہ پہ قائم رہا
بیان انکا آئیگا آگے تمام ۔ مین کرتا ہون یہ مختصر اختتام
ہوا تہا جو اصحاب مین اختلاف ۔ لکہا اوسکو مین مختصر کرکے صاف
ہمین سب برابر ہین اصحاب نبی ۔ فضیلت مین اونکی تفاوت [illegible]
ستارے ہین چرخ ہدایت کے وہ ۔ ہین شایان فضل و عنایت کے وہ
خدا اونسے راضی رہیگا مدام ۔ وہ راضی رہے اوس سے ہر صبح و شام
اب آگے علی کی خلافت کا حال ۔ لکہتا ہون سب تمام کمال

فضائل علی کے جو ثابت ہوئے — حدیث نبی اور قرآن سے
کچھ اون مین سے کرتا ہون اونکا بیان — علی کا ہوا جسے رتبہ عیان

فضائل امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

علی کے فضائل ہیں بے انتہا — حدیثون مین لکھی ہوئی جا بجا
فضیلت علی کی ہے قرآن مین — جو ثابت ہے ایسا و رحمان سے
مین لکھتا ہون اونکے کچھ مختصر — فضائل علی کے بہ بسیار کر و فر
فضیلت تو پہلی علی کو یہ ہے — کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوے
نبوت کا اقرار طفلی مین کر — ہوئے دین و اسلام سے بہرہ ور
کہ جیسے جوانون مین فرخندہ ہے — ابوبکر پہلے مسلمان ہوے
تو لڑکون مین پہلے علی مرتضیٰ — جو دین نبی سے مشرف ہوا
فضیلت ہوئی دوسری یہ اونکے — نبی کے چچا زاد بھائی وہ تھا
فضیلت ہے یہ اوسکو حاصل ہوئی — کہ ہے زوج زہرا کے بنت نبی
رسول خدا کا وہ داماد ہے — وہی مورث آل امجاد ہے
رہا جاہلیت مین جو ایک سو — بتون کی پرستش سے وہ پاک خو
رہا ساتھ مین وہ نبی کی سدا — بہت غزوون مین جنگ کی ہو فدا
دیا اوسنے خیبر کے در کو اوکھاڑ — بہت گرد کفار ڈالے کو مار

نبی نے کہا جنتی ہے اوسے
ہدی اوسکی اول خلافت عطا
شہادت کا رتبہ بہی اوسکو ملا
سپہ فتح خیبر نبی نے کہا
اک ایسے ہوا مرد کو سب خطر
خدا اور نبی کو وہ رکہتا ہے دوست
ملا لگئے دن وہ علی کو علم
رسلے یوم خیبر علی مرتضیٰ
مرض کا ہوا عذر آشوب چشم
لگایا لعاب دہن پاک کا
ہوئی پہلے سے آنکہیں بہتر ہوا
کیا حملہ یکبار کفار پر
لیا بابِ خیبر کو اک تاخت کر
کہا سے سپر جو کہت باب لیا
فضیلت یہ کیا اک سرا متصل
علی کی کمر خاک آلودہ کو
رسول خدا نے محبت دی

وہ شامل ہی عشرہ مبشر کے بیچ
دراولاد اشتم لعدل
جو از تیغ بیداد کشتہ ہوا
کہ کل کو میں دونگا علم جنگ کا
کہولے خیبر اوسکے ہی دو ہاتہ پر
خدا اور نبی اوسکو رکہتے ہیں دوست
سکھم رسول عرب محتشم
تہے آشوب میں چشم کے مبتلا
اوسیوقت پر چشم علی
نبی نے تو آشوب جاتا رہا
علم لیکے داخل ہوا در میدان
کیا اوسنے لشکر کو زیر و زبر
گئی لوٹ اوسکا پر اوسکی خبر
اوکہاڑا وہ در قلعہ خیبر کا
خدا کی عجب اوسپر رحمت ہوئی
یدِ پاک سے اپنے
رکہا بوتراب اوسکا نام

بغزوۂ تبوک کی نبی جب روان
علی کو خلیفہ کیا اپنے جا
رسول خدا سے بزیر شجر
خدا اونسے راضی ہوا بیشتر
یہہ ثابت ہی بس نص قرآن سے
کہ زنہار داخل ہوگا کبھی
بزیر شجر بیعت دین کے
ہوئی ایت مبہع ابنا و نا
بلائی نبی نے تب اپنے قریب
علی فاطمہ چارون جب آگئے
یہہ ہینگے میری اہل بیت اے خدا
حبیب خدا احمد پاک نے
مین ہون شہر علم اور علی اسکا در
پیمبر کا یہہ دوسرا قول ہے
جو تہی غزوۂ بدر مین مومنان
علی تہی علمدار با فوج جاہ
زیادہ لڑائی مین کوشش ہی کر

ہوئی تہی لشکر مومنا ن
مدینہ مین یہہ رتبہ کسکو ملا
ہوی بیعت حضرت علی نامور
جو بیعت ہوے تہی بزیر شجر
رسول خدا نے یہہ فرمایا ہے
بنار جہنم وہ کس جنے کی
میرے ہاتہہ پر بس نجیب ولی
نبی پر جو فرمودۂ کبریا
حسین و حسن ہر دو سبط نجیب
رسول خدا الیہ کہنے لگے
یہہ فضل علی سب سے ہنگے سوا
بلاریب و شک ایسا فرمایا
صحیحین سے ہے یہہ ثابت خبر
مین مولی ہون جسکا علی اسکا ہے
ہمراہ پیغمبر ستھا ن +
کہ جنگ کفار سے کینہ خواہ
سب ہوں سے علی نے زبس مرد ہے

ملایکو بہی شامل تہو دکا زار　　کمک مین زعفران پروردگار

ملایک معاون ہون جسکے بہلا　　تو پہر رتبہ دیکہو علمدار کا

نبیؐ نے کہا ابن خطاب سے　　درین غزوۂ بدر جو تم مین سے

لڑی جو ہین کفار سے برملا　　خدا جانیے انکے واقف ہوا

یہہ فرمایا اونکو جو چاہو کرو　　دیا بخشش مین تمکو اے مومنو

یہہ انعام ہے عام کے واسطے　　جو ہو خاص افضل وہ اون مین سبسے

علیؑ کو فضیلت تہی اوس ورد و　　کہ تہو وہ علمدار فرخندہ خو

لڑی سب سی زیادہ وہ کفار سے　　بڑہی سب سے کوشش مین وہ نیک پے

یہہ کہتا ہے جابر کہ مینے سُنا　　جناب نبیؐ سی کہ ایسا کہا

درختان بس مختلف سی ہین سب　　جو ہین مرد از بندہ ہای رب

علیؑ اور مین ہین درخت ایک سے　　دگر قول ہے ابن عباسؓ سے

کہ نازل ہوی تین سو آیتین　　بشان علیؑ جو ہین قرآن مین

بیان ابن مسعود نے یون کیا　　کہ مینے رسولؐ خدا سے سُنا

کہا یون علیؑ کی طرف دیکہنا　　عبادت ہے بس انتہا قول کا

بیان ایسا ہی سعدؓ وقاص کا　　نبیؐ سے یہہ سُنکے اونسے کہا

جناب عیمر کا یہہ قول ہے　　علیؑ کو جو ایذا دی وہ مجہکو دی

بیان امّ سلمہؓ نے ایسا کیا　　کہ فرماتے تھے ایسا خیر الوری

رکھا دوست جسنے علی کو تبین | رکھا دوست اوسنے بھی بالیقین
رکھا جس کسینے کہ ہے مجھکو دوست | تو بیشک خدا کو رکھا اوسنے دوست
رکھا جس کسینے کہ بغض از علی | تو اوسنے رکھا بغض ہے مجھسے ہی
رکھا بغض جسنے میری ساتھہ ہی | رکھا بغض ہے اوسنے اللہ سے
روایت ہے یہہ ابن عباس کی | کہ دیکھا نبی نے بسوی علی
کہا یون تو دنیا مین سردار ہے | تو ہے آخرت مین بھی سردار ہے
جو کوئی رکھی دوست تجھکو علی | رکھی دوست اپنا ہی وہ مجھکو ہی
ہر آئینہ جو دوست رکھی تجھے | حبیب خدا ہیگا وہ نیک ہے
جو دشمن رکھی تجھکو اپنا کوئی | رکھی مجھکو دشمن ہی اپنا وہی
ہے دشمن تیرا دشمن اللہ کا | ہلاک اور جہنم ہے اوسکی سزا
میری بعد دشمن جو تجھکو رکھے | یہی ہے وعید ایک اوسکے لئے
لکھا ہے کہ وقت نزول وحی | کنار علی مین تھے حضرت نبی
تہا وہ عصر کا وقت اوس روز کا | نماز علی ہوگئی بس قضا
غروب ہوگیا آفتاب بلند | اوٹھے ہوش مین جب نبی ارجمند
نبی نے خدا سے یہہ مانگی دعا | نماز علی ہوگئی ہے قضا
یہہ مصروف تیری ہی فرمان مین تہا | نبی کا ہی تیرے یہ محکوم تہا
ہٹا مہر کو پیچھے اے کبریا | کہ پڑھ لے نماز اپنی اب مرتضیٰ

تو باہر ہوا ڈوب کر آفتاب
علی کو کیا عصر سے کامیاب

کیا ام سلمہ نے یون ہی بیان
کہ فرماتے تھے سرور مرسلان

علی ہیگا ہمراہ قرآن کے
علی کی ہی ہمراہ قرآن ہے

یہہ آپس سے دو نو ہونگے جدا
رہین ساتھہ کوثر تلک برملا

رسول خدا نے مدینہ مین جب
پہونچ کر کیے بھائی آپس مین سب

مہاجر اور انصار مین جو مقرر
تو پھر لا کے آنکھین علی نامور

کیا عرض یون ای رسول خدا
کیا آپ نے بھائی ہر ایک کا

مقرر کیا آپ نے ہی نہین
کوئی بھائی میرے تئی بالیقین

تو فرمایا یون تو ہی بھائی میرا
بدنیا و عقبے غرض دو نو جا

بیان اسلع کرتا ہے بو سعید
کہ ایک دن رسول خدا ے مجید

بر فاطمہ رونق افزا ہوے
علی اور حسنین وہان سوتے تھے

کہا فاطمہ سے کہ اے نیک خو
یہ سوتے ہین جو اور مین اور تو

رہین ایک مکان مین بخلد برین
ہوی فاطمہ سنکے فرحت گزین

یہہ کہتا ہے جابر نبی نے کہا
علی نیک کارونکا ہے پیشوا

وہ قاتل ہے بدکارونکا بالیقین
جو ہوا اسکا حامی کوئی یا معین

تو تائید دیجاے اوسکو ضرور
جو چھوڑی اوسے ہو وہ مخذول دور

قضایل علی کے تو ہین بیحد و
ولی مختصر مین کہی خامہ زد

فضیلت سوا اوسکے سبھی اہل دین ۔ بخوبی ہین آگاہ از مومنین
اب آگے علی کی خلافت کا حال ۔ رقم ہوتا ہے سب تمام وکمال
پلا ساقیا وہ شراب طہور ۔ کہ جس سے ہو مستی ذوق وسرور
جسے پیکے ہین ذوق مستی کرون ۔ ز راہ خوشی ترک ہستی کرون

منصب خلافت یافتن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ
و بیعت کردن اصحاب و انصار بر دست آن امیر رضی اللہ تعالی عنہ

عرب کے خردمند عالی گہر ۔ جو کامل تھے در ہر کمال و ہنر
بیان کرتے ہین یون بصدق وصفا ۔ علی کی خلافت کا سب ماجرا
کہ جب سرفراز عرب باصفا ۔ خردمند عثمان صاحب حیا
ہوئے ہاتھ سے ظالمونکے شہید ۔ ہوا حادثہ مسلمین پر شدید
فراہم ہوئے جملہ اصحاب دین ۔ برنج دل وخاطر اندوہگین
کیا فکر تجہیز وتکفین کا ۔ خلیفہ سیوم کی تدفین کا
جو فارغ ہوئے دفن عثمان سے ۔ تو اس فکر مین سب مسلمان ہوے
کرین کسکو عثمان کا جانشین ۔ خلافت کی مسند پہ بازیب وزین
یہی متفق رائے سب کی ہوئی ۔ کہ منصب خلافت کا پاوے علی
وہی اس خلافت کی شایان ہے ۔ مطیع خداوند سبحان ہے
وہ ہے ابن عم رسول خدا ۔ صفت اوسکی قرآن مین ہے برملا

وہ ہے زوج زہرای بنت نبی | وہ حسنین کا باپ ہے متقی
وہ ہی اہل بیت نبی مین شمار | سدا اوس سی راضی ہی پروردگار
وہ ہے شاہ مردان و شیر خدا | وہ مولی ہی امت کا اور پیشوا
اوسیکو خلافت سزاوار ہے | وہ مرد بزرگ و نکوکار ہے
وہ ہی مرد میدان و جنگ آزما | نبی نے کہا اوسکو شیر خدا
اوسیکو خلیفہ کیا چاہیے | یہہ رتبہ اوسیکو دیا چاہیے
اسی راے پر اکثر اصحاب دین | ہوی تابع مرتضی بالیقین ❖
تھی ذالحجہ کی تاریخ پچیسوین | جمعہ کا تہا دن با فر و زیب و زین
سن ہجری پینتیس تہی بیگمان | جو بیعت علی سی ہوے مومنان
مہاجر اور انصار سے مومنان | علی سی ہوی بیعت اکثر وہان
بہت سو لگے بیعت علی کی نکی | کہ کدورت تہی جنکی دلوںین بہری
سمجہتے تہی جو بعض اہل صفا | کہ بہیجا علی نے جو تہا بر ملا
پی قتل عثمان حسنین کو | ہوی جو خلیفہ سے پیکار جو
علی سی سراسر وہ تہے بدگمان | اونہون نی نکی کی بیعت وہان
ولی مصر لوگین سی تہی جسقدر | علی سی وہ بیعت ہوے آنکر
نہ باقی رہا اونمین ایسا کوئی | کہ جسنی علی کی ہو بیعت نکی
بیان مختلف راویون نے کیا | جو بیعت کا گذرا تہا وہ ماجرا

بیان کرتے ہین بعض اہل خبر
فراہم ہوے جملہ اصحابؓ دین
علی مرتضی پاس آکر تمام
کہا ای ابن عم رسول خدا
اوہو غنی کیا خلد مین جا مقام
سیکو خلیفہ مقرر کرو
مہاجرین مین دیکھو جسے متقی
اوسے زیب محراب و منبر کرو
دیا مرتضی نے یہ انکو جواب
کرو جسکو اصحابؓ مین تم پسند
کرو اختیار اوس سے بیعت تمام
جسے تم خلیفہ کرو اختیار
کہا سب نے ای ابن عم رسول
کہ سبقت ہوا اسلام مین آپ کو
زیادہ ہو سب سے نبی کی قریب
اہی آپسے بیعت ہوتی ہین ہم
اوٹھا اپنے ہاتھو تکو اصحابؓ دین

پس از دفن عثمانؓ خالی گہر
مہاجر اور انصار و اہل یقین
پہہ کی اونسے آکر سبہو نے کلام
ہوی کہ ہم سے عثمانؓ خلیفہ جدا
خلیفے سے خالی ہی عالم تمام
سو سادہ نشین پیمبر کرو
بزرگ و بلند ہمت و دل قوی
لیے اہل دین برتر افسر کرو
کہ تم سب کی ہیدرا ای ہی سرصدا
بزرگی مین پاو جسے ارجمند
تمہارا ہون مین تیغ لا کلام
مین بیعت کرون اوس سے پہلی بار
کیا آپ کو ہم سب نے قبول
ہی حاصل بزرگی تمام آپ کو
نسب مین ہوا اپنی بزرگی نصیب
اطاعت کا اب تم کو ہوتی ہین ہم
ہوی مرتضی سے وہ بیعت وہان

مگر سب سے پہلے جو بیعت ہوا
جو جنگ احد کا کٹا ہاتھ تھا
تھا ایک مرد عاقل حبیب بزرگ
جو بیعت کا اوسنے یہ دیکھا شگون
کہا امر بیعت کا ہونا تمام
کہ اول جو بیعت کی خاطر اوٹھا
اوٹھی بعد طلحہ زبیر عوام
علی نے کہا وقت بیعت پکار
کہ جو دل تمہارا گوارا کرے
دگر نہیں تمسے ہون بیعت لیے
کہا آپ ہین قابل اُسکام کے
یہہ کہکے وہ دونو بیعت ہوئی
کہ بیعت ہوے ہم تو از خوف جان
وہانسے پس از مدت چار ماہ
جو ہنگام بیعت علی نے بلاؤ
کہ تم بہی کرو بیعت اے نیکخو
جو ہو جاین ست بیعت اہل یقین

تو طلحہ کا ٹنڈا کٹا ہاتھ تھا
لیے بیعت اول وہی تھا اوٹھا
جو دانش مین تھا فرد اور تبسم
پڑہا انا اللہ تا راجعون
نہین ہوتا معلوم پہر لا کلام
تو وہ ایک ٹنڈا کٹا ہاتھ تھا
لیے بیعت مرتضے نیکنام
زبیر اور طلحہ سے یون آشکار
تو بیعت کرو مجھسے ای نیک پے
رہون تابع حکم تا زندگی
ہمین تمسے ہوتی ہین بیعت ابہی
پس از بیعت ایسا وہ کہنے لگے
نہ تہی دلکی خواہش ہماری عیاں
لی اون دونون نے شہر مکہ کی راہ
کہا سعد وقاص کو برملا
کہا یا علی پہلے سب کو کرو
تو بیعت کرونگا مین تسلیم مین

طرف سے میری تم رکھو اعتبار — خدا کی قسم میں ہوں فرمان گذار
علی نے کہا تب اسے نا مجو — اسی قول پر اپنی ثابت رہو
نہ ابن عمرؓ نے کی بیعت عیان — نہ انصاری کی علیؓ سے وہان
مگر چند انصار بیعت ہوئی — سوا اونکی بیعت سے یکسو رہی
جنہون نے کہ بیعت علیؓ کی نکی — تہا ابن بشیر اونمین نعمان بہی
وہ کرتا پہرا خون عثمانؓ کا — سو نزد معویہؓ شام مین لیگیا
دکہا کر کے یون معویہؓ سے کہا — یہ کرتا ہے خونین پہرا جو رکہا
یہ ہے حضرت عثمانؓ کا پیرہن — ہوا جنکا ہر دوست علیؓ دشمن
علی کا اگر ایا یہ سب کام تہا — جو جنین کو بہیجا یہ ملا
کہ اسی دیا قتل عثمانؓ کو — یہ صدمہ پہر دیا اہل ایمان کو
وہ کرتا پہرا خون کا دیکہ کر — غضب معویہؓ کا ہوا جوش پر
ہوا مرتضی سے وہ لیس بدگمان — فراہم کئے شام کے سروران
کہا اونسے اے سرفراز ان شام — خدا کا ور سے کہہ سدا نیکنام
پہر دیکہو علی نے کیا کیسا کام — لیا چاہیے اوس سے اب انتقام
غرض منحرف ہو گئی اہل شام — علی مرتضی سے سبہی خاص و عام
خبر دیتے ہین بعض اہل خبر — پس از قتل عثمانؓ والا گہر
خلیفہ سے خالی رہا پانچ روز — مدینہ جو ہے بلدہ دلفروز

وہ اقصیٰ جو تھا سرور مصریان
خلیفہ مہاجر سے تا ہو کوئی
مہاجر سے کوئی نہ پایا اوسے
زبیر اور سعد ہر دو نام آوران
بنی امیہ سے بھی کوئی نہ تھا
وہ آخر کو با مجمع مصریان +
طلب پاس اپنے علی کو کیا
کیا منع اوسکو کہ مت آیہان
اسی طور کوفہ کی مردم تمام
گئی طلحہ کے پاس سب بصریان
رکھا اپنے سے دونون فرقونکو دور
پھر آخر ہوئی جمع سب مومنان
علی ہی سے ہوئی ملتجی جب کے سب
کیا ہمنے ہے تمکو اپنا امام
نمانا علی نے جب اونکا کہا
بمنت خوشامد ہوئی ہم کلام
کرو غور کیا حال اسلام کا

وہ اس جستجو مین رہا بیگمان
کرین ہاتھ پر اوسکی بیعت سبھی
کہ طلحہ تو اپنی احاطہ مین سے تھے
ہوئی تھی مدینہ سے باہر روان
مدینہ سے سب بھاگی تھے برملا
ہوا مرتضیٰ کی طرف کو روان
نہ پاس آئی اوسکے علی مرتضیٰ
یہاں لئے تو ہو دور با ہمرہان
گئے سب نیز و زبیر عوام
رہے دونو ناکام آخر وہان
صحابی رہی دونو اوسنے نفور
ہم اصحاب و انصار و ہم مصریان
کہ بیعت ہمین کیجئے آپ اب
ہمارے خلیفہ ہو تم لا کلام
تو سب عجز کرنے لگے برملا
کہ ای مرتضیٰ سرور نیک نام
ہوا اب لے خلیفہ کے ای باصفا

مسلمانونپر حادثہ سخت ہے
خلافت کو منظور کر لیجیے
علی نی کہا جبکو منظور ہے
جو بیعت سی خالی نہ کوئی رہے
یہہ سنکی کے بامشورت یکدگر
کہ لاؤ زبیرؓ اور طلحہ کو یہان
غرض جسطرح ذکر اوپر ہوا
اوٹھا طلحہ کا ہاتھہ اول ہی بار
کہ جبرا ہی یہہ آج بیعت میری
ازان بعد وہ دونون عالی تبار
مدینہ سے رخصت ہو مکے گئے
وہ پہلی سی تشریف فرماتھی وہان
تھی پہلے سے وہان ابن عباسؓ بھی
جب آئی وہ شرف پا عمر سے نقد
جو کرتا تہا حضرتؓ علی سے کلام
کہا ابن عباسؓ نے یا علی
کہا اسنی پہلے مجہے دیتی رائے

تباہی خلایق پایک سخت ہے
نہ انکار اس امر سے کیجیے
مگر ایک شرط اسمین مستور ہے
مہاجر صحابیؓ و انصارؓ سے
مسلمانون نی بہیجے جنید بن نفر
وہ لائی بجبر اونکو ہمرہ وہان
علی سے ہوی بیعت اہل صفا
و ہم بیعت اوسنی کہا یون پکار
نہین یہہ میرے آرزوئی دلی
زبیرؓ اور طلحہؓ دلاور سوار
وہان حضرت عایشہؓ سے ملے
رہی پاس اونکو دہ نام آوران
پس بیعت آئی وہ مغرور سے
مغیرہ کے دہان دیکہا اوٹہتا ہوا
چلا پہر گیا وہ راستے ہر نہ دیکہا ہم
بن شعبہ کیا کہہ رہا تہا ابہی
کہ عمال کو رکہو قایم بجای

وہ بیعت ہوئی جب تلک سب سے
خلافت جبھی ہوگی محکم تمام
ہوے تابع تمہارے ہر ایک کا ہی کام
کیا تھا مین انکار اسے بات سے
کہ تھا انکی عزل مین آپ کو
کہا ابن عباس نے یا علی
نصیحت کی اول کہی اوسنے بات
سنئے خوف یہ جانکا ہے تمام
زبیر اور طلحہ کا بھی مکر سے
اگر مجھسے لیتے ہو رائے صواب
اوسی عہدہ پر معویہ کو رکھو
جو بیعت وہ کر لیوے گا آپ سے
ہر ایک عامل اور حاکم ہر دیار
دگر نہ پڑیگی خرابی مین ہم
خلافت نہوویگی محکم کبھی
یہ پاسخ دیا ابن عباس کو
تو محکوم میرا ہے ہر کام مین

رکھو اونکو عہدو پہ قائم تم اب
کہ تا انتظام ہو تمام اور خاص و عام
خلافت کی آکر پہنسین دام مین
تو وہ آج آکر کے یون کہہ گئے
کہ ہے سب اختیار حاصل ہوئے انکے خو
ہے بس اس امر مین رائے کیا آپکی
سو جو بات تھی دوسری اولٹی بات
کہین مین پہر نہ ہاتہ مین جیسی اہل شام
کہ وہ دو لوگ تار رفض ہین آپ سے
تو اس کام مین مت کرو تم شتاب
ابھی عزل کا اوسکی مت نام لو
نہ کہین کار سکیگا کسی بات سے
کرینگی اطاعت سبھی اختیار
بہت لوگ پہر جاینگے یا قلم
جو ہوونگی موقوف عامل ابھی
علی نے کہ کرتا ہے کیا گفتگو
نہین دخل ہرگز میری کام مین

کیا امر نے جب تجھے اختیار | میرا کچھ بالفعل نہیں نہ تھا سار
تیری اسکی قسم ہو یہ کو ضرر | کہ مرد لگا بہت جا بجا مار تب سے دور
کہا ہاں کی مزہ اوسکو تار کا | سر اسکی اوسکو نادان کچھ غذا
کہا ابن عباس نے اسے امیر | ہو آپ ایک مرد شجاع و دلیر
نہیں ہے صاحب تر تم پاس علی | تمہیں اختیار ہوگا حاصل سبھی
تمہیں مجھکو ہم خبر ان تک آئے تا نجد | جو کچھ دل میں آوے سو جا ہو کرو
کہا [illegible] جب اسباب کو | او دو ہا [illegible] مغیرہ گیا مکہ کو
[illegible] کا تھا پھرا | پہنچا [illegible] چھوڑا دون نے لکھا

[illegible] اسکا [illegible] ادا سلام [illegible] امیر [illegible] غلطی راستے
السنہ [illegible] الشت کردن [illegible] [illegible] اسم

جو چھتیسواں سال ہجری ہوا | علی نے کیا معزول عثمال کا
کیا عزل عثمان کو [illegible] | کئے اپنی جانب سے ہر جا پر [illegible]
[illegible] عاملان اور حاکم مقرر | [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] کوفہ کا عامل کیا | [illegible] تھا وہ [illegible] باصفا
جو عثمان تھا انصار سے نامور | کیا اوسکو بصرہ کا عامل مقرر
یمن میں کیا ابن عباس کو | [illegible] تھا وہ نا [illegible]
ہوا قیس بن سعد انصاری | [illegible] اوسے مصر کی عاملی

مقرر ہوا عامل ملک شام | سہیل ایک انصاری نیکنام
بحکم خلیفہ وہ سب عاملان | ہوی اپنی جاے امارت روان
سہیل سپہدار عالی مقام | روانہ ہوا جو سوی ملک شام
بتوک ایک مقام ہی جو اثنای راہ | قریب اوسکی پہونچا جو وہ خیرخواہ
عرب چند اوسکو ملی وہان سوار | وہ سب دیکھکر اوسکو بولی پکار
کہ ای آنیوالی کہان جاے گا | تو ہی کون کیا ہے تیرا مدعا
کہا شام کا مین ہون عامل ہوا | بحکم علی صاحب لافتا
مین دارالامارت کو اوس ملک کے | چلا جاتا ہون حسب حکم علی سے
عرب کے سوارون نے اوس سے کہا | کہ جو تجھکو عثمان غنی کے سوا
کسی اور نے بہیجا ہوے اگر | تو پہر اوسلیئے پا پیادہ ای نامور
کہا اوسنے تم نے سنا ہی نہین | وہ احوال عثمان غنی کا کہین
اونہون نے کہا سن چکی ہین تمام | ولی تو نجا جانب ملک شام
چلا جا یہان سے نہ ٹہر اس زمان | جہان سی تو آیا ہے پہر جا وہان
یہہ سنکر کے اوسجا سے واپس پہرا | سہیل سپہدار دین باصفا
ہوا قیس بن سعد جا مصر پر | رہا تکا سپہدار و عامل مقرر
بہت نامداران مصر زمین | ہوی اوسکے محکوم فرمان وہین
رہا ایک فرقہ اطاعت سی دور | رہی قیس بن سعد سے وہ نفور

اونهون نے کہا قیس بن سعد سے
یه سن ہمسے اے قیس فرخنده پے

که جبتک که سب قاتل عثمان کے
نه مقتول ہوجاین آپ نیک پے

کرینگے نه ہم اتباع علیؑ
نہوویگا یه کام ہمسے کبہی

جو بصره مین عثمان عامل گیا
تو اک فرقه وہان اوسکا تابع ہوا

اور اک فرقه اوس سے مخالف ہوا
نه کی اوسکی طاعت اونہونے ذرا

عماره جو کوفه کی جانب چلا
اوسی راه مین وه طلیحه ملا

نبوت کا دعوا کیا جسنے تہا
خلافت ابوبکر مین بر ملا

عماره کو دی اوسنے وہان یه خبر
که ہین متفق کوفی اسبات پر

که بدلا وه لین خون عثمان کا
تو پہر جا یہانسے نه کوفه کو جا

عماره یه سنکر کے واپس ہوا
چلا آیا نزد علیؑ مرتضا

وہان پہلے سے عامل کوفه کا
ابوموسی اشعری گرد تہا

یمن مین ہوا ابن عباس جا
وہانکا سپه دار و فرمان روا

وہان پہلے عامل تہا یعلی نام
یه معزول ہوکر کیا اوسنے کام

خزانه مین جو زر تہا محصول کا
وه در پرده ہمراه اپنی لیا

لیا بہاگ مکه کو لیکر وه زر
نه کچهه دلمین اپنے وه لایا خطر

ملا حضرت عائشه سے وہان
زبیر اور طلحه سے با ہمرہان

سپرد اونکے سب کردیا اونے زر
رہا اونکی ہمراه وه نامور

سنا عائشہ نے جو یہ ماجرا
کہ عثمان امیر عرب با جفا

ہوئے ہاتھ سے ظالمون کے شہید
ہوا اونکو یہ سنکے رنج شدید

وہ بتلاش قاتل مین درپے ہوئین
کہ تا لین عوض قتل کا بالیقین

زبیر اور طلحہ دو نام اوران
ہمان ابن عامر بل با توان

ہوئے اونکے حامی بصاعقد تمام
بنی امیہ بھی سب بلا کلام

سو ہمراہی حضرت عائشہ
فراہم بڑا ایک لشکر ہوا

جو پورا ہوا اونکا لشکر تمام
تو باہم ہوئے رائے زن خاص و عام

کہ بصرہ پہ ہم اپنا قبضہ کرین
امارت سبھی اوسکی حاصل کرین

لہا دوسرا ملک جو شام کا
وہانکا ہے عامل بل معویا

رہیگا وہ خود قابض اوس ملک پہ
علی سے نبٹ لیگا وہ کینہ ور

ہوئے متفق سب اسی بات پہ
کہ اتنے مین آ ہو چکے ابن عمر

مدینہ سے مکہ مین آئے وہ جب
ملے اونسے جا کرکے یہ لوگ سب

ارادہ کی دی اپنے اونکو خبر
کہا اے گرانمایہ ابن عمر

ہمارے شریک اور حامی ہو تم
کہ ہو مرد بزرگ و گرامی ہو تم

ہمین ہوگی بس تقویت آپسے
رہینگے سبھی ہم مطیع آپکے

جواب اونکو ابن عمر نے دیا
نہین مجھکو منظور یہ مدعا

غرض سب وہ انبوہ اصحاب کا — کہ جو ایک پورا تہا لشکر ہوا
معہ عائشہ مادر مومنان — ہوا پہر تسخیر بصرہ روان
شتر قیمتی ایکسو دینار کا — سوار اوسپہ تہی عائشہ پارسا
دیا تہا وہ یعلے سپہدار نے — جو مشہور عسکر کی تہا نام سے
سر راہ ایک چشمہ اور گانو تہا — جو پہونچا وہان لشکر اصحاب کا
تو اوس گانو کی کتی بہونکے سبہی — جو دیکہا یہ انبوہ و لشکر قوی
کہا عائشہ نے کہ اس چشمہ کا — ہے کیا نام مجہکو بتاؤ ذرا
کہا لوگون نے ہی یہہ ماء حباب — یہہ سنکر وہ بی بی عفت مآب
بدل ہی گئی اپنا سب رنگ و گون — کہا انا للہ اور راجعون
کہا ایک دن گذرا یہ ماجرا — تہی ازواج کی پاس حبیب خدا
اونہون نے یہ فرمایا تہا اوسگہڑی — کہ معلوم ہوتا ہے مجہکو یہی
کو ہی بی بی تم مین سے ایسی بہی — کہ ایک چشمہ کی دیکہہ کتے جسے
بہت بہونکین ہوگا وہ ماء حباب — یہ کہکر کی عائشہ نے شتاب
بٹہا نہین اپنی شتر کو وہان — بٹہایا اوسے مار کر لکڑیان
کہا اہل لشکر سے بہر خدا — مجہے جانے دو اب کسی اور جا
مین ہی بی بی ہون اہل ماء حباب — جو فرما چکے ہین رسالت مآب
بٹہا ہی رکہا لوگون نے اونٹ کو — تمام ایک دن اور ایک رات کو

یہی اونکا مقصود تھا لاکلام | کہ ٹہری رہین عایشہ نیکنام
بہ پیر عزین کی پسر نے کہا | کہ لوگون نے تمنے غلط کہدیا
نہین ہیگا یہ نام اس چشمہ کا | نہ کیجی یہ اندیشہ دلمین ذرا
کیا کوچ لشکر نے اوسجا ہی سے | ہو سب متفق سوی بصرہ چلے
لیا گہیر بصرہ کو جاکر کے جنگ | کیا شہر والونکا میدان تنگ
کیا آخرش زور تلوار سے | اوسے فتح لیس زم و پیکار سو
گرفتار عامل کو وہانکے کیا | جو عثمان آیا تہا حاکم بنا
بہوین اور ڈاڑہی سبہی نوچ لی | رہ کینہ سے عامل بصرہ کے
کیا پیرہن اوسکا ہی چاک چاک | ہوا جس سے عثمان بہت دردناک
ہوئے قتل چالیس اہل یقین | جو حامی تہے عثمان کے بالیقین
رکہا قید عثمان کو چند روز | بہت اوسکو تکلیف دی اور سوز
پہر آخر دیا چہوڑ اوسے قید سے | نکلوا دیا پہر حد بصرہ سے

لشکر کشی امیر المومنین علی بر طلحہ و زبیر و ام المومنین عایشہ

جناب خلافت مین پہونچی خبر | کہ طلحہ زبیر بہر دو عالی گہر
بہمراہی مادر مومنان | ہوی بصرہ پر غالب و حکمران
ارادہ کیا اونسے پیکار کا | علی مرتضی نے عرب کو بلا
لیے منتخب اونمین سے چار ہزار | دلیران پیکار جو کینہ گذار

محمد علمدار ہوکر سفر
جو حنفیہ سے تھا علی کا پسر

ہوا قلب لشکر کا سردار وہ
دلاور تھا اور مرد پیکار وہ

رہے میمنہ پر امام حسن
سپہدار اور سرور انجمن

حسین علی میسرہ پر ہوئے
سپہ کے دلاور وہ افسر ہوئے

سواروں کو سپہدار پرخاش خر
عمار ابن یاسر ہوئے نامور

محمد ابوبکر کا وہ پسر
پیادوں کا افسر ہوا نامور

ہوا ابن عباس عالی نژاد
مقرر سپہدار با اعتقاد

پئے بخشش جیش مقرر ہوا
تو اس شان سے حضرت مرتضی

روانہ ہوئے سمت بصرہ روان
جو پہونچے وہ ذی قار پر بیگمان

ملے اونسے عثمان وہان خستہ حال
بہونچا گیا اور نہ ڈاڑہی کا بال

کیا عرض عثمان نے یا حضرت
مجھے رشتہ دار آپنے بہیجا تہان

اب آیا ہون ہو کر کے امیر وہان
ادہر کہاڑی گئی میری ڈاڑہی یہان

کہا حیدر اسکا ملے گا سبہے
قیامت مین ای سرور نیک لی

نکیا اسکا غم اپنے دل مین ذرا
پہر ویسا ہی کیا جہکو ان لوگو نگا

خلافت سے پہلے میری یہ گروہ
رہے تابع دین اور حق پیروہ

ابوبکر نے اور عمر نے مدام
کیا دین اسلام کا انتظام

ہمیشہ کتاب خدا پر عمل
دل وجان سے کرتی رہی بیدغل

نبی کی سنن کا کیا اقتدا | لیے تابع رہے اونکے سب برملا
ہوا تیسرا جب خلیفہ مقرر | جھگڑنے لگے اوس سے لیے کینہ ور
پھر اب مجھسے بیعت ہوئے سب | خلاف اطاعت نکچھہ کہولا لب
زبیر اور طلحہ تو اول ہی بار | ہوئے مجھسے بیعت بصد انکسار
پس از بیعت اب مجھسے سب پھر گئے | دلونکی ہی خواہش مین بس گھر گئی
رہا قول کا انکے کیا اعتماد | نہین کہتے وہ اپنے قولونکو یاد
خلیفونسے پہلے یہہ مردم تمام | رہے متفق متبع صبح و شام
خلیفونسے پہلے خدا کی قسم | نہین ہونگین زنہار نہہ مین کم
تو پھر مجھسے کیون یک قلم پھر گئے | دلونکی وہ خواہش مین کیون گھر گئے
دکھاؤن مزہ انکو پھر نکا اب | کہ جسسے پراگندہ ہوونگے سب
چکھاؤن مزہ انکو تلوار کا | کہ پاوین سب اپنی کئے کی سزا
یہہ کہکر امیر عرب باصفا | علی ولی صاحب لافتا
ہوئے گرم پھر فکر پیکار مین | درستی تیر اور تلوار مین

جنگ جمل و شہید شدن طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما و ظفر یافتن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و انتظام بلاد فرمودن وے

جز اہل کوفہ کو جب دم ملے | کہ باساز پیکار آئے علے
ہوئے دو گروہ اونکے اور ایک فریق | ہوا اونمین سے مرتضی کا رفیق

کیا دوسرا اونکا فرقہ تمام
ہوی دونو جانب سپاہ گران
ہوی دونو لشکر جو آراستہ
چلے اپنی جا سے بفر و شکوہ
لڑائی یہہ وہ تہی کہ جسکی خبر
کہ اُس رن مین مقتول و قاتل سبہی
مہینا جمادی دویم کا تھا
سن ہجری چھتیس تہا بیگمان ٣٦
مقابل ہوئی آکے دونو سپاہ
کیا دونو لشکر نے اوسجا مقام
دو لشکر کا اوس جا ہوا جب مقام
زبیر دلاور سے کہ ای نامجو
لڑائی سے پہلے میرے پاس تو
جب آیا علی پاس وہ نیکنام
کہ کچھہ یاد ہی تجھکو وہ وقت ہی
بنی غنم مین مجھے دیکھکر
یہہ تو نے کہا تہا کہ یا مصطفٰے

سوی طلحہ وہم زبیر عوام
دو جانب تہی اصحاب باغرو شان
بسامان پیکار و با خواستہ
لڑین تا کہ باہم وہ دونو گروہ
صحیح اسمین ہی قول پیغامبر
بفضل الہی ہوے جنتی
جو گذرا تہا نصفی و نصفی رہا
مقابل ہوئے دو تو جب لشکران
مقام حریبہ مین اثنلے راہ
دو جانب تھی اصحاب خیر الانام
تو کہنے بہیجا حضرت علی نے پیام
مجھے تجھ سے کرنی ہی کچھہ گفتگو
چلا آ کرین تا بہم گفتگو
تو کی مرتضیٰ نے یہہ اوس سے کلام
نبی کی تو ہمراہ تہا جس گہڑی
تبسم کیا تہا نبی نے مگر
علی مین ہی کیا بات ایسی بہلا

تبسم ہوا جس سے تب آپ کو
کہ اسمین ہنسنی کی نہین کچھ بی بات
جواب اسکا ایسا دیا تو نے تہا
کہ الفت ہے مجھکو علی سے مدام
نہین تو تو اس سے لڑیگا مقر
کہا تہا یہ پیمبر تو نے جو بانی
گیا بہول اوس باتکو کیا کہین
کہا یا علی مین خدا کی قسم
مجھے آگیا یاد قول نبی
یہہ کہکر گیا اپنے لشکر چلا
تو بہاگا مدینہ کو وہ نامور
کہا اوسکے بیٹے نے الیا اوسی
تو کفارہ مین بردہ آزاد کر
لڑائی کا شعلہ بڑہا جسگہڑی
لڑائی کی پہلے بجہلے مر تنتنے
اسی عزم پر ابن عباس کو
یہہ کہدی کہ تب سحر آن کر

پیمبر نے کہا تہا یہ کہہ کے جو
محبت تو رکہتا ہے کیا اسکی ساتہہ
حضور جناب رسول خدا
تو بولی تہی مجہسے سینبر الانام
کریگا بہت ظلم اسکے اوپر
نہین مجہسے ہوسکتا ایسا کبہی
ہوا یا مقابل بلے رزم و کین
نہین لڑتا اب آپسے ایک دم
مین لڑتا نہین تمسے ہرگز کبہی
ہوی جبکہ آپس مین رزم و وغا
نہ ٹہرا لڑائی مین باز دگر
کہ اپنی قسم کا تو کفارہ دی
لڑا پہر تصدق لیے تہا وہ نامور
تو راہ فرار اوسنے درپیش لی
ہوتی صلح خواہان زرادوفا
کہا جاکے بہو الے سے صلح جو
کرین صلح مجہسے یہون کیتہو

بپا دیرا کیا ظالمین نے پیام
جو قاتل تہے عثمان کے مصریان
کہ یہہ دو نو فرقے ہین گر صلح جو
عوض قتل عثمان لینگے ضرور
اسی شب لڑانا انہین چاہئی
بہم ملکے وہ سب اوسی رات کو
دو جانب کے لشکر پہ ہنگام خواب
سپاہ علی کو گمان یہہ ہوا
ہوا لشکر طلحہ کو بہی گمان
یکبارگی دونون لشکر دلیر
گئی صلح کو بہول پر کینہ جو
بہڑی جنگ مین جبکہ دونو سپاہ
مقابل ہوئی دونون لشکر وہان
لڑائی پڑی سخت میدان مین
گروہ علی مین مرد ان ہی
لڑا تہا جو ایک طلحہ پر اوسنے تیر
دیا طلحہ نے بس شہادت کا جام
ہوا اوسمی واقعہ اوس مقام
اونہون نے کیا شور دیکہو وہان
سو اب ہم سی ہو وینگی کینہ جو
یہہ ہم سی نہین کرنی اسمین قصور
کہ باہم ٹہرانا انہین چاہیئی
کئی دو گروہ اپنی پر خاش جو
کیا حملہ اون مصریون نے شتاب
کہ چڑہ آے طلحہ سپہ رد آزما
کہ آئی علی چڑہ کو اب ناگہان
ہوئی گرم پیکار جون نرہ شیر
ہوئی سخت میدان مین جنگ جو
تو گئے ہو گئی مصریان کینہ خواہ
دو جانب سی اصحاب دین توان
ہزارون کے ہو قتل ایک آن مین
اوسی طلحہ کے ساتہہ تہی دشمنی
ہوا سینۂ طلحہ مین جا کے گیر
کیا جا کے جنت مین اپنا مقام

خدا کی رہی اوسپہ رحمت سدا ز وقت اجل تا بروز جزا

تزلزل ہوا لشکر طلحہ مین پڑی اونکی ہمراہی اس صف مین

ہوا حملہ آور گروہ علی ہر ایک سمت و جانب یکبارگی

لیا محمل عائشہ کو بہی گہیر نہ کہی رو الحظہ کی اسمین دیر

حفاظت محمل کی ہمراہیان ہوئی گرم پیکار شدت سی وہان

ہوئی گرد محمل کے صدہا شہید لڑائی پڑے ایسے باہم شدید

یہانتک کہ مارا گیا وہ شتر کہ جسپر تہی محمل بصد کر و فر

زمین پر وہ محمل جو گرنے لگا تو بولے محمد سے یون مرتضی

کہ ای پور ابوبکر جلدی کرو سنبہالو بہن اپنی صدیقہ کو

نہین چاہتا ہون مین یہ زینہار کہ تکلیف ہو اونکو در کارزار

محمد نے سنکر علی کا کلام لیا دوڑ کر جا کی محمل کو تہام

بہن کو زمین پر نہ گرنے دیا حفاظت سے محمل کو یکسو کہا

نہ پہچانا تہا عائشہ نے اوسیو کہ یہ ہی محمد میرا بہائی ہے

محمد نے جب بازو پے عائشہ پکڑ کر حفاظت سے بٹہلا دیا

تو بولی تہی یون عائشہ اوسگہڑی جلے آگ ایسا وہ آدمی

لگا دے جو اہل نبی کو وہ ہات محمد نے کی عائشہ سے یہ بات

کہ ای عائشہ مین ہون بہائی تیرا میرے واسطے کرتی ہی کیا دعا

کہا اب تو نکلی زبانسے یہ بات
ہوا عائشہ کا کہنا برملا
تو ایک وقت مین معویہ اوسی
گرا محمل عائشہ جس گھڑی
پراگندہ اونمین سی اکثر ہوئی
محمد نے پہر بعد ازین کارزار
لیا اپنی ہمراہ بصرہ مین جا
ہوئی مرتضیٰ فتح سے بہرہ ور
ولی کشتگان پر پڑی جب نظر
خصوصاً پہ طلحہ کی نعش کو
شہادت سی اسکے کیا غم فزون
کہا روکی جان آفرین کی قسم
کہ اہل قریش اسطرح پر پڑی
دو جانبکے شہدا کی سب نعش نا
نماز اونپہ پڑہ کرنکے زیر زمین
شہیدونکی لاشونکی لی جو شمار
جو بہاگے وہانسے زبیر عوام

تجھے نار دوزخ سے ہو نجات
زبانسے جو کچھ کہدیا تہا ہوا
دیا تہا جلا مار کر آگ سے
تو پہرا ہو نمین پڑی کہلبلی
غرض بہاگ کر اودہر ادہر ہوے
کیا عائشہ کو شتر پر سوار
بہرے قصر مین اوسکو ٹہرا دیا
بجا لائے شکر ایزد داد گر
تو روے علی مرتضیٰ نامور
بہت دیکہکر روے وہ نیک خو
پڑہا انا للہ اور راجعون
مجھے سخت صدمہ ہوا ایک ظلم
بمیدان پیکار جو مرے تہے
فراہم کرائی وہان ایک جا
علی نے لیا دفن سبکو وہین
تو گنتی مین آئی وہ سب دس ہزار
وہ جب ہو چکی [illegible] سباع کی مقام

تو عمر ابن جرموز بیرحم نے
قلم کرکے سر اونکا لایا دوان
زبیر دلاور کا سر دیکھکر
بہرے غصہ مین اور ایسا کہا
کہ قاتل زبیر ہووے گا دوزخی
یہہ مضمون تہا اوسکے اشعار کا
زبیر دلاور کا سر لایا تھا
بشارت دی دوزخ کی اوسنے مجھے
بشارت بری اور یہ تحفہ برا
زبیر دلاور کا سر اب سے مجھے
پلہ وزی جو ہو نیچر و نیکی شمار
پہرا دین سے اور مرتد ہوا
ازان بعد سالار اہل صف
پر عائشہ مادر مومنان
کیا مادر مومنین کو سلام
کہ تکلیف گذری بہت آپ پر
سرارو سے تہو قتل اہل یقین

کیا قتل اونکو رہ کینہ سے
برادر نفسے سرور مومنان
ہوے سخت غمگین علی نامور
کہ بیٹے رسول خدا اسی شاہ
یہہ حسن عمر نے شعر جلدی پڑہی
کہ اسید انعام مین ہر ملا
سبز دلی سرور باصفا
قیامت سے پہلے یہ انعام سے
علی مرتضے نے جو جہاکو دیا
برا سیہ اوس نجری کو نار کی
یہہ کہکر کرے اوسے سن را وقرار
نتیجہ بشارت [illegible]
سپہدار اسلام [illegible]
ہوے حاضر ہمراہ [illegible] گران
نہایت ادب سے یہ کہ کلام
سفر اور لڑائی مین [illegible]
پہ اصحاب والقدار در تجا کیر

زبیر اور طلحہ دو نام آوران
ہوئے رنج اور غم سے اونکا کمال
مناسب ہے اسطور اب آپ کو
وہاں سے نہ ہولیے گہر میں سدا
میں خدمت میں ہی کرتا رہونگا سدا
کیا ماورسنان نے قبول
بہت مرد سپاہ ہمراہ میں
بہت نوجست ہمراہ تھا
گئی ایک منزل تلک ساتھ میں
ہوا مکہ میں اول اونکا مقام
پس انجی مدینہ میں بن حجاب
خرد نوش کا خرچ اونکے سبھی
کیا بصرہ کا قصد پہر انتظام
گیا بصرہ پر جب کم زاد جو
پس از ظلم بصرہ پہ چیرہ دست
عراق و عرب اور مصر و یمن
سبھی پر کیا قبضہ اور انتظام

شہادت کو پہونچے وہ آکر وہاں
سدا اونپہ ہو رحمت ذوالجلال
کہ تشریف فرما مدینہ کو ہو
میں خادم ہوں ہر طور آپکا
خطر مجھسے دل میں نہ لاؤ ذرا
روانہ ہوئیں سوئے شہر رسول
ہوئی ساتھ اونکے فوج جاہ میں
علی مرتضیٰ نے جو بہرہ کیا
نبی کی نواسے حسن اور حسین
گئے اور وہاں او ہوئے تمام
وہاں شہر میں وہ بی بی عفت مآب
رہیں بیٹھی دایم حضرت علی
ستم دین نے با فر و احتشام
بیل ناموران ابن عباس کو
سب ملک کا کر لیا بند و بست
خراسان و ایران ملک عدن
فقط ایک باقی رہا ملک شام

جو تھا معویہ عامل وس ملک کا ۔ علی کی اطاعت سے باہر رہا

بتھا ایش معویہ نا موزد ۔ خبر گیر دلاور ہوا بس کمقہر

بحکم علی تاکہ جاوے وہ شام ۔ کہو معویہ سے کہ تم کی نکلنا نہ ہم

تھا جرا اور انتشار وہ مرتہ تمام ۔ ہوئی تابع مرتضے خاص و عام

تو کیون اوسکی بیعت سے باہر رہا ۔ کیا اسیر کشی سے کیا مدعا

بحکم امیر عرب نیک خو ۔ خبر یہ دلاور چلا شام کو

اون ایام مین عمر عاص گزین ۔ رہا کرتا تہا جو کہ در فلسطین

وہانسے جو آیا وہ در ملک شام ۔ تو دیکھا وہانکی سبہی خاص و عام

اسی بات پر متفق ہین سبہی ۔ کہ لیوین عوض قتل عثمان غنی

کہی عمر نے شامیونسے یہ بات ۔ کہ حق پر ہو تم مین تمہارے ہی سو بات

کہا عامل شام سے ہان بہی ۔ کہ لیجے عوض قتل عثمان غنی

کرین متفق دولو ہم ملکے جنگ ۔ علی سے نکلیہ اسمین لائین درنگ

ولی اسمین ایک شرط ہے یہ مہیر ۔ کہ جسوقت ہین فتح ہووے تیری

حکومت مجہے مصر کی دیجیو ۔ توقف نہ اسمین ذرا کیجیو

کیا شرط کو معویہ نے قبول ۔ کہا اپنے دل جمع ہو تو ملول

اپس ازغم تجکو ہی عامل کردونا ۔ وہا نکالتے ہدار و حاکم کرون

آتہا مصر ابن عمرا دن [illegible] ۔ جو تہا مصر پر عامل دستگیر

اوسے بہیجا تہا مرتضے نے وہان
وہان ایک فرقہ جو عثمانی تہا
وہ سب لوگ تہے جو تیا جا بسے
بہت مرد عاقل تہا قیس گزین
باین مصلحت اوسنے اوس فرقے
کہ ایسا نہو شامیون سے ملے
کئی خط لکہے عامل شام نے
یہہ مضمون تہا بس ہر ایک نامہ کا
اگر مجہسے مل جا تو ای نامدار
بتانا مل قیس نے زینہار
کہ دکہلایا ایک قیس کا جہوٹا خط
کہ حضرت قیس تہا مجہسے ملا بیگمان
خلیفہ کو پہونچی یہہ جہوٹی خبر
محمد کو عامل کیا اوسکی جا
مدینہ چلا آیا قیس گزین
علی مرتضے سے بعد التجا
علی سے سب احوال اپنا بیان

ہوا ذکر جکا کہ پہلے بیان
نہ لایا تہا اوسکی اطاعت بجا
جو ایک گانو نزدیک تہا مصر کی
عرب مین نہ تہا اوسکا ثانی کہین
تعرض کیا کچہہ نہ ا[illegible] نیک پے
وہ فرقہ اونہین یاوری جا کی دی
یل قیس کو بہیجی جو پے بہ پے
کہ ای قیس مرد دلیر و آزما
تو مین تجہکو دونگا بڑا اقتدار
تو پہر معویہ نے کیا آشکار
سبہی شامیون سے کہا اس خط
[illegible] امی شتابیان
کیا قیس کو عاملی سے بحال
ہوا مصر کا وہ تو عیر بان [illegible]
طلا جب گئے [illegible] مین یا [illegible]
اطاعت پہ تہا [illegible]
کیا مصر مین جو معویہ [illegible]

علی نے اوسے بس کرم رکہا | سنا اوسکا جب حال باور کیا
چلا قیس تہا مصر سے جسگہری | محمد کو کی تہی وصیت یہی
کہ ان جو لیا اونسے نہ تہا | تعرض نکیجو تم اے نامدار
سنانا محمد نے اوسکا کہا | بعد اوسکے لوگوں کو کہلادیا
کہ بیعت علی کی کرو اختیار | میرے پاس آؤ بعد انکسار
دگرنہ نکل جاؤ اس ملک سے | زبو مصر کی سرزمین سے پری
اونہوں نے دیا اوسکا پاسخ یہی | کہ بیعت نہیں کرتے ہیں ہم ابہی
دو مہلت ہمیں کہ انجام کار | ذرا دیکہہ لیں ہم آخر نامدار
کہو گر جو کچہہ ہم کرینگے قبول | تیرے حاکم کو کب کہینگے ملول
تندی اونکو مہلت تشدد کیا | محمد نے اونپر بہت ہر بلا

لشکر کشی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بر معویہ حاکم شام و آمدن معویہ ہمراہی عمرو بن العاص سپاہ بمقابلہ امیر المومنین

کیا عزم جب حاکم شام نے | ہمراہی عمرو بن عاص کے
کہ لیوے عوض قتل عثمان کا | علی مرتضی سے کرے جنگ جا
تو اوسوقت آیا خبر بر گزین | جناب علی مرتضی کے تئین
کیا عرض اوسنے کہ اے شاہ دین | باہم متفق ہو گئے بالیقین
... عمرو بن عاص اور معویا | کیا عزم دونوں نے پیکار کا

ہمت کی فراہم اونہوں نے سپاہ
وہ تم سے ہوا جاتے ہیں کینہ خواہ

کرو تم بھی سامان پیکار کا
نہ غفلت رکھو اونسے اصلا ذرا

بجز ہر دلاور سے سنکر یہ حال
کیا سرور دین نے عزم قتال

فراہم کیا لشکر بے شمار
کیا اوسکو آمادہ کارزار

بجمعیت لشکر و ہمرہان
ہوئے معویہ کی طرف کو روان

ادہر معویہ اور بن عاص بھی
چلی لیکے لشکر بسوئے علی

ہوا آکے صفین میں سامنا
دوجانب کے لشکر کا بہرود تھا

وہان پر مقام دو لشکر ہوا
چو ہجری سال سینتیس پیدا ہوا

تھے آمادہ گو دونو لشکر بجنگ
لڑائی میں لیکن رہی بستہ تنگ

محاربات صفین

شروع جب ہوا سال سینتیسواں
پڑے دونو لشکر جو ہی وہان

محرم لڑائی سے خالی رہا
نہ اس ماہ میں کی نبرد و وغا

دوجانب سے اوسمیں کتابت رہی
رہے لکھتے خط معویہ و علی

ہر ایک اپنے مطلب کو لکھتا رہا
نہ مانا کسی نے وہ مطلب لکھا

صفر میں ہوئی جنگ کی ابتدا
دوجانب یہ مضمون میں نبرد تھا

علی کے ہمراہ پنجہ ہزار
سواران آمادہ کارزار

تھی ہمراہی نوے ہزار کا لب
سواران تعداد اتنی پیادہ

شروع صفر مین ہوی ابتدا
ہوے دونو لشکر بہم کینہ خواہ
لڑائی لڑی سخت میدان مین
ہوی ہیبت دونو جانب سے صف ہا جنگ
ہوی دونو لشکر بہم کینہ جو
شجاعت کی دی دونون نے خوب داد
مقابل ہوی جب لشکر کارزار
کہ زنہار تم جنگ کا ابتدا
نکیجو کوئی قتل مفرور کو
نکہو لوٹیکا ستر زینہار
یہہ سنکے مردان پرخاش جو
بیکایک گری اونپہ از چارسو
سر افتانی کی تیغ سے اسقدر
رہی غالب اکثر سپاہ علی
کبھی لشکر شام غالب رہا
بہا تک کہ نوے لڑائی ہوی
نہ باہ اور دس روز گذرے ہو

لڑای کی دونون مین جاری رہا
گئے بہول سب صلح کی رسم و راہ
لگی کچھہ نکی بازی جان مین
نرکہی روا رزم مین کچھہ درنگ
فراموش کرکے رہ صلح کو
ذرا کاہلی کو نہ لائے وہ یاد
دیا حکم ایسا علی نے پکار
نہ اپنی طرف سے کرو دزدغا
نلیجو کبھی مال مقتول کو
کرو ایسی با تو نسے ہار اختیار
ہوی لشکر شام سے جنگ جو
ہوئی مثل شیر ژیان کینہ جو
کہ بیدل ہوے شامیان کینہ ور
شکست قوی شامیو نکو ہوی
اسیطور کرتے رہی بر ملا
ہر از و نکی جستین صفا کی سپر
اسے طور لڑتے رہے بمو تمہان

کئی بار در شدت کارزار کیا معویہ نے تہا عزم فرار
ولی بہاگنے سے اوسے آیا ننگ کہ جبتک وہ قایم رہا جا جنگ
عمار ابن یاسر جو مرد بزرگ کہ دانا سے عقل بہین تہا سترگ
جو تہا عمر مین بانوے سال کا سپاہ علی بہین علمدار تہا
نبی کا علم ہاتہہ مین اوسکے تہا بہت شامیونسے وہ لڑتا رہا
ضعیفی کے باعث بوقت وغا تن ناتوان اوسکا تہا کانپتا
وہ اپنا علم لشکر شام کو دکہاتا تہا کرتا تہا یہ گفتگو
کہ یہہ وہ علم ہے میرے ہاتہہ مین جناب نبی کی جو تہا ساتہہ مین
لڑائی لڑا تین مین اسکو لے بہمراہ پیغمبر نیک پے
ہے جو تہی لڑائی ہین اب میرے پاس وہی یہ علم ہے کرو تم قیاس
کہا اوسنے پہر شامیونکو پکار کہ لڑتے ہین ہم تم سے درکارزار
بتاویل قرآن جس طور سے نبی کی ہو کرساتہہ جیسے لڑے
بوقت نزول کلام مجید لڑے تمسے تہی حرب ہاے شدید
کہ جسکا تم انکار کرتے تہی سب تہی حالت کفر تہی تم پہ جب
اسیطور تاویل قرآن پر ہوئی تمسے ہم اب ہی جانتے خبر
کہ تم ہوکے مسلم نہین جانتے علی کو خلیفہ نہین مانتے
یہہ کہارکے بس پیالہ ایک دودہہ کا طلب اپنے ہمراہیون سے کیا

دیا اوسکو پانی ملا دودھ لا | پیا اوسنے وہ پیالہ اور یون کہا
نبی نے کیا تھا مجھی یون خطاب | تیرا رزق ہی آخری شیر و آب
کریگا تو ایک فرقہ باغی سی جنگ | وہ ارشاد سچا ہوا بید رنگ
پیالہ یہ اوس آخری رزق کا | ملا شیر اور آب مین پی چکا
شہادت کو پہونچونگا اب لا کلام | یہ کہکر کیا حملہ بر اہل شام
لڑی خوب اور لی شہادت کی راہ | کری رحمتین اوسپہ نازل الہ
عمار ابن یاسر ہوی جب شہید | تو کی تاخت شیر خدا نی شدید
بہمرہ دلیران بارہ ہزار | گری لشکر شام پر نعرہ مار
کیا لشکر شام زیر و زبر | ملایا تہہ خاک و خون سر بسر
کہا حملہ مین شامیونکو پکار | علی مرتضے نے پھر ایک نعرہ مار
تمہین سبکو اب قتل کرتا ہون مین | اجل کی حوالہ مین کرتا ہون مین
کہان ہی وہ ماتھو بری آنکھہ کا | جو مشہور عامل تھا وہ شام کا
پھر آواز دیکر پکارا اوسے | کہ ای معویہ سن لی اور جان لی
کرا تا ہی کیون خون خلق خدا | تو ہو مجھسے آکر نبرد آزما
اگر ہاتھہ سی میری جاتیگی جان | تو میری خلافت رہیی بیگمان
تیری ہاتھہ سی قتل ہونہین اگر | امارت ہو حاصل تجھی بے خطر
کہا عمرو نے معویہ سے یہی | کہ انصاف کی بات علی نے کہی

کہا خاک انصاف کی بات ہے
بلاتا ہے وہ سامنے جو مجھے

بھروسا ہے اوسکو اسی بات پر
کہ جو بھی مجھسے اگر ہوا کینہ ور

نہ غالب ہوا مجھپہ وہ زینہار
کیا قتل مین اسکو انجام کار

اگرچہ بہت کچھہ کہا عمرو نے
نہ آیا ولی معویہ سامنے

ہوئی آخرش وہ لڑائی تمام
پھرے دونو لشکر بجای قیام

شب جمعہ کو پھر لڑائی ہوئی
بہت جسمین کارآزمائی ہوئی

رہی گرم پیکار دونو سپاہ
صبح تک بجلے وغا کینہ خواہ

کہا چار سو بار تکبیر کو
علی مرتضیٰ نے اسی رات کو

تھی عادت بھی شیر خدا کی یہی
کہ جو قتل کرتے کسیکو کبھی

تو تکبیر کہتے تھے آواز سے
تو معلوم ہوا اونکے انداز سے

ہوئی چار سو آدمی قتل وہان
ز تیغ علی پہلوان جہان

سحر گہ یل مالک اشتر بنام
ہوا حملہ آور جو بر اہل شام

دلیران کارآزما رزم جو
ہوئی اوسکے ہمراہ مین کینہ جو

تو دی شامیونکو شکست اونھین فاش
بہت ڈالدی لاش پر اونسے لاش

پراگندہ لشکر ہوا شام کا
یکایک پڑی اکے اونپر بلا

تزلزل ہوا شامیونمین تمام
کیا عمرو بن عاص نے تب یہ کام

کہ دی زینت اوسنے جو میدان کو
سنان پر چڑھا کر کے قرآن کو

رکھا کھولکر اونہ میدان مین
بہ تعظیم جاہ و فروشان مین

کہا پھر سپاہ علی کو پکار
کہ دیکھو کتاب خدا آشکار

ہمارے تمہارے ہی یہہ درمیان
کرو اب جو چاہو تم آکر یہان

رکی تب لڑائی سے اہل عراق
او نہین لڑنا اس حال مین گند اشاق

پھری جنگ سے سبکے سب ایکبار
علی سے کہا یون کہ اے نامدار

نہین مانتی آپ قرآن کو کیا
جو تاکید کرتے ہو پھر وغا

رکھی شامیون نے کتاب خدا
بیا لاے منبر بجائے وغا

جواب اونکو حضرت علی نے دیا
کہ تم اپنے حق پر لڑو برملا

جو ان شامیونکے وہ سردار ہین
نہین ہا کبھی مجھہ مرد دیندار ہین

نہین اہل قرآن وہ سبکے سب
دلو نہین دور رکھتے کبر و غضب

نہین جانتے ہو تم اونکو ذرا
مین واقف ہون خوب اونکے احوالکا

سمجھتے نہین تم یہ افسوس ہے
یہہ ہے کار اونکا بہرا مکر سے

جو قرآن کو منبرون پر رکھا
فریب ایسا تمکو اونہون نے دیا

وہ بولے کہ اے سرفراز عرب
نہین منحرف آپ کرتی ہین اب

کتاب خدا اور سبحان سے
یہہ کہنا تیرا ہم نہین مانتے

علی مرتضی نے یہ پاسخ دیا
مین لڑتا ہون جو ایسی جا ہے وغا

ہے اسواسطے انسے لڑنا میرا
کہ ہو جائین دیندار بہ باصفا

بجا لائین جان ولیے حکم خدا
کیا امر حق سے اونہونے خلاف
جواب ایسا مسعود اور زید نے
علی کو دیا اے امیر عرب
جو قرآن سے بیچ مین آ گیا
نہ مانو گی اوسکو اگر یا علیؑ
تمہاری جو ہمراہی ہین سر بسر
حوالہ مخالف کے کر دینگے ہم
جو گذرا ابھی عثمانؓ بن عفان پر
جواب اونسے اسطور بولے علیؑ
تو پوری اطاعت کرو اختیار
وگرنہ جو کچھہ دل مین ہو آرزو
وہ بولی کہ مالکؓ کو بلواؤ تم
وہ ہی شاہ ہونسی جو پرخاش گر
تو کچھہ گفتگو ایسے ہم کرین
کیا پیک کو بس وہی مالک روان
پیام علیؑ پیک جو لے گیا

رہین تابع ملت مصطفے
امورات دینی مین انکار ہما
معزز جو سردار تھی قوم کی
کہ قرآن کو مان لین آپ اے
نہ انکار اوس سے کرو برملا
پکڑ لیوینگے آپ کو ہم ابھی
تمہین اونکی ہمراہ مین باندھکر
بلا دغدغہ سے خدا کی قسم
وہی گذریگا آپ کی جان پر
تمہین گر اطاعت کرنی میری
نہ سرتابی اسمین کرو زینہار
کرو جو عمل بد ہو یا ہو نکو
نہ تاخیر کچھہ اسمین فرماؤ تم
بلاؤ اوسی پاس انیر اگر
پھر اسکام مین مشورہ اوس سے لین
کہ لا تو بلا کرکے مالکؓ کو یہان
جواب اوسکو مالک نے ایسا دیا

کہ یہہ وقت ٹلنے کا میدان سی
دیا پیک نے آکے ایسا جواب
وہ اسوقت میدان سے ٹلتا نہین
پڑا آپنے مین غل لڑائی کا وہان
عراقی بہری غصہ مین سنکی شور
بلا کیون نہین لیتے مالک کو یہان
کہا پیک کا کہنا سنتے نہین
کہا یا علی پہر بلاؤ اوسے
وگرنہ کرینگے خلافت سی ہم
تو پہر دوسرا اپنا پیک بہیجا وہان
گیا پیک مالک سے جا کر کہا
پیام علی سنکے مالک گرین
کہ مین جانتا ہون اسی بات کو
پڑیگا بہت ہم مین یہان اختلاف
یہہ کہکر وہ آیا حضور علی
فریبو مین تم انکے بس آگئے
جو اوس جنگ مین دیکہہ قرآن کو

یہین ہی تو کہہ شاہ مردان ہے
کہ وہ جنگ مین کر رہا ہی شتاب
کہ ہی شامیونسے وہ جو کیا کین
جو کی تاخت مالک نے پر شامیان
کہا یا علی کیا تمہارا ہی طور
کہ وہ ظلم کرتا ہی پر شامیان
گیا تہا جو مالک کی اب وہ قرین
چلا آوے تا پاس وہ آپ کی
جدا انکو اے مرد عالی ہمم
علی نے کہ مالک کو لے آ یہان
علی مرتضی کا جو تہا مدعا
یہہ کہنے لگا جا سے بیکار کین
رکہا شامیون نے جو قرآن کو
یہہ ہی شامیونکا بڑا مکر صاف
کہا مکر ہے شامیونکا یہے
ہوا انجام کیا اسکا اب دیکہی
رکی تہی لڑائی سے بیکار جو

نمانا تھا حکم علی مرتضے — وہ جاتے تھے نہ عزل اوس شہ دین کا
ہوا خارجی اون سبھونکا لقب — کئی اونمین قاری تھے نیس منتخب
تو اون قاریوں نے کیا یہ سوال — کہ اے معویہ کی یہ کیا تونے فال
غرض کیا ہے رکھنے سے قرآن کو — تیری اوس غرض سے خبر سب کو ہے
دیا معویہ نے یہ سنکر جواب — کہ رکھی جو ہم نے خدا کی کتاب
ہماری غرض اس سے ہے اب یہی — کہ ہم تم مین ہو فیصلہ باہمی
مقرر کرین اپنی جانب سے ہم — کوئی متقی مرد عاقل حکم
اسی طور تم بھی مقرر کرو — حکم اپنا جو مرد دیندار ہو
جو کچھہ تصفیہ کر دین دو نو حکم — کرین جان و دل سے قبول اوسکو ہم
و لی ہو وہ تصفیہ اون دونوکا — مطابق ز حکم کتاب خدا
جواب اسکا اشعث نے ایسا دیا — بڑا خارجی جو کہ بن قیس تھا
کہ ہووے ابو موسے اشعری — ہماری طرف سے حکم اس گھڑی
جو کچھہ وہ کرے اوسے راضی ہین ہم — ہماری طرف سے رہا وہ حکم
کہا یون علی نے کہ عصیان میرا — کیا تم نے پہلے تو اب ہر بلا
دگربار عصیان تو مت کرو — کسی کرتی ہو منصف داد جو
وہ اس امر کے قابل ہرگز نہین — کریگا نہ انصاف وہ بالیقین
وہ بولی سوا اوسکے ہم اوسنے — نہین ہوتی ہین راضی اے نیک پے

علی نے کہا وہ ثقہ ہی نہین … نہ کچہہ عادل و منصف از اہل دین
بہت اوسنے لوگونکو دہکایا ہی … رخ اکارہ حق سے پہروایا ہی
جدا ہوکے مجہسے چلا وہ گیا … اوسے حوصلہ کیا ہے اس کام کا
میری رای ہین جو ہے پرہیزگار … وہ ہی ابن عباس عالی تبار
حکم اوسکو اپنا مقرر کرو … کرلگا وہ انصاف سے کام کو
جو لایق وقابل ہو اس کام کے … چچیرا ولی اب کا بہائی ہے
نہین اوسے ہے خیرخواہ دلی … نہین مانتی اوسکی ہم منصفی
ہم ایسا حکم چاہتے ہین کوی … نہو کچہہ قرابت اوسے ہم ستی
نہ معویہ سے بہی اوسکو ودا … قرابت کا رشتہ کسی طور کا
علی نے کہا مالک اشتر حکم … کیا ہمنے منظور بے کیف وکم
اوسے بہی نمانا تو انجام کار … کیا اشعری کرد کو اختیار
ابوموسے اونکیطرف سے رہا … مقرر حکم از پے تصفیہ
ہوا معویہ کی طرف سے حکم … یل عمر بن عاص عالی ہمم

تقرر حکمین از جانبین بجہت صلح و تحریر اقرار نامہ از جانب ہر دو امیر و باز گشتن ہر دو امیر از عرصہ کارزار معہ سپاہ و مقرر شدن صلح در [illegible]

وہ دونو حکم آئے نزد علے … تحریر اقرار نامہ جبہی
لکہی پہلے بسم اللہ عنوان پر … از آن بعد اقرار اس طور پر

دوشا ہونکی جانب سے اقرار ہے
دگر معویہ عامل شام کا
یہہ لکہنا علی مومنین کا امیر
کہا اوسنے وہ ہین تہارے امیر
کرو محو کاغذ سے اس لفظ کو
کہ رہنے دو لفظ امیر اس مقام
یہہ بولا جہی اشعث کینہ جو
علی مرتضے نے لیا اسکو مان
متشابہ ہے یہ آج کا دن تمام
نبی کی ہے سنت کی موجب بہی
رسولے محمد رسول خدا
رسول خدا تم نہین ہو مگر
لکہو باپ کا اپنے ہی اپنے نام
کرو محو لفظ رسول خدا
کیا عرض تہا مینے تب یا نبی
نبی نے لیا مجہسے اوس نامہ کو
نبی نے یہہ فرمایا تہا مجہسے جب

علی مومنین پر جو سروار ہے
یہہ اقرار وو نونکا ہے برملا
ہوا عمرو بن عاص پرنا گزیر
ہماری نہین حاکم دستگیر
لگا کہنے یون احنف نیک خو
نکالنا نہین محو کرنیسے کام
نہ تحریر مین لاو اس لفظ کو
کہا محو کر دوا سے اس زمان
حدیبیہ کی روز سے لاکلام
لکہا صلح نامہ یہ تہا ایسی ہی
کہا جبکہ کفار نے ایسا تہا
لکہو صرف نام اپنا اپنا مہ بیر
لگی مجہسے فرمانے خیر الانام
لکہو نام میرا ہے اور باپ کا
نہین مجہہ مین طاقت ذرا محو کی
کیا محو کاغذ سے اوس لفظ کو
یہی کام پیش آئیگا تجہکو سب

تو مانیگا اسکو کریگا یہی
کہا عمرو بن عاص نے یا علی
ہمین جو کہ ہم سب مسلمان ہین
علی نے بسختی اوسے یہ کہا
تو کیا اب تلک سرور فاسقان
ہوا ہے نہین عمرو نے یون کہا
نہ اودنگا مین آج سے پھر کبھی
مین جاتا ہون الله سے پھر مدام
رکہون پاک مجلس کو اپنی سدا
ازان بعد کاتب نے ایسا لکہا
کہ یہ ہی وہ اقرار نامہ لکہا
دگر قاضی معویہ شام کا
علی مرتضی کا یہہ اقرار ہے
کہ جو کچھ بحکم کتاب خدا
وہ منظور ہے ہمکو ایسا کیا
تو اس طور راون منصفی کیا
کہ اسوقت دونو امیر سپاہ

مطابق اوسیکی ہوا اسکی گھڑی
یہ تشبیہ دیتی ہو کفار کی
بفضل خدا اہل ایمان ہین
کہا ای تجھے سرکشی کے اونا سزا
بجان و بدل دشمن مومنان
قسم مجھکو حق کی ہے یا مرتضی
تیری مجلسو مین یہ بولے علی
تیری شکل منحوس بسی لا کلام
نہ تجھہ جیسونکو بیٹھنی دون ذرا
وہ اقرار نامہ جو تھا صلح کا
جو قاضی علی کا ہی اور کوفہ کا
ہوئی ہین جو دو نو حکم برملا
یہی معویہ کا بید یدار ہے
یہہ دونو حکم آپ کرین فیصلا
نہین ہمکو انکار اوسمین ذرا
اوسے جلسہ مین باہمی فیصلا
چلے جائین از عرصہ رزمگاہ

نہ باہم کہے کوئی نہ زحم ودغا
چلے جائین دونو امیر اپنی جا

کرین ماہ رمضان تک وہ مقام
بدار الامارت رہین صبح و شام

حکومت کرین سروران سپاہ
بہر سمت لیکن نہون کینہ خواہ

جب اس سال کا آوے ماہ صیام
پہنچی جوبین سات اوسکی تمام

تو رمضان مین معویہ رضہ و علے
بجمعیت چار سو آدمی

چلے آوین دونو امیر اوس مقام
کہ ہے دومتہ جندل اوسکا نام

وہان جمعہ کے دن جو ہو فیصلا
سنایا ہے جائیگا سب بر ملا

نہ اس عہد مین جو مقرر ہوا
ہون جمع دو نو امیر ایک جا

رہین دو نو اپنی سہے اپنی مقام
ملین آکے دونو بجاہ و حسام

جب اسطور پر فیصلہ ہو چکا
ہوئے دونو سردار عہد انسے جدا

علے مرتضی رضہ سمت کوفہ روان
وہانسے ہوئی ہمراہ مومنان

روانہ ہوا معویہ رضہ شام کو
بہراہی لشکر کینہ جو

لکہا ہے لڑائین صفین کے
وہ جانب ہوئی قتل جو آدمی

ہوئے اونکی تعداد چالیس ہزار
دلیران امادہ کار زار

بغاوت کردن اکثر مردم کوفہ و عراق از امیر المؤمنین رضہ و مردم خوارج آمدن شان

دلے بعض ہمراہیان علے رضہ
ہوئی اپنے دل مین علے سے لغی

وہی لوگ جو دیکھہ قرآن کو
ہوئے تھے لڑائی سے وہ ایکسو

پھر اونکا رخ اور ہو خارجی
لکھا جب کہ وہ صلحنامہ وہان
کہا اونسے ہے حکم اللہ کا
ابو موسیٰ اور عمرو دو نو حکم
انہون نے کیا حکم حق کے خلاف
دیا روک اوسے قوم نے اوسکی تب
بہت لوگ ہمراہ اوسکے ہوئے
ہوئے داخل کوفہ جب مرتضیٰ علی
تھا کوفہ کے نزدیک مین ایک مقام
قیام اونسے اوس جگہ نہین جا کیا
ہوئے کچھ ہی اوسکی ہوئی بنا
اونہون نے کیا عزم پیکار کا
جو ایک مرد شیث اونمین تھا پہلا
سپہدار اپنا مقرر کیا
یزید ابن قیس اپنا حاکم کیا
ہوئی اس جماعت سے اندیشہ مند
یہ چاہا کہ وہ مجمع پر دغا
دلونمین کدورت جو انکی بھری
جو عمر تمیمی تھا ازسر کشان
کیسکا نہین حکم اوسکے سوا
نہین جانتے حکم حق یک قلم
ہم اب اوسکا کرتے ہین انکار صاف
کہ اس بات مین اپنی مت کھول لب
علی مرتضیٰ کی مخالف ہوئے
جدا ہو گیا اونسے تب وہ یعنی
جریر اونکو کہتے تھے سب نام حق جام
علی مرتضیٰ سے وہ باغی ہوا
کہ تعداد جنکی ہوئی دس ہزار
کہ ہون ہم علی سے نبرد آزما
دلیر و قوی سر فراز یلان
اوسی تا کہ ہو وے نبرد آزما
ہوئی اوسکے تابع سب اہل جفا
علی مرتضیٰ سرور ارجمند
کسی طور ہو منتشر جا بجا

بلایا یزید اونکے سردار کو
اوسنے کرکے وعظ اور پند انکو

مقرر کیا عامل اصفہان
اوسی اور کیا اصفہان کو روان

جو باقی تہی ہمراہی اوسکے رہی
نصیحت سنی اور پند اور وعظ

کیا راہ پر اپنی اورکو فدمین
علی ساتھ اپنے لے آئے اونہین

کیا ایک راوی نے ایسا بیان
علی کی نقل ہے سنے وہ باغیان

نہ آئی جو ہرگز وہ بر راست راہ
ہوئی اونسے جاکر علی کینہ خواہ

تہ تیغ اونکو کیا بید رنگ
نہ قایم رہی وہ بمیدان جنگ

بہت قتل اونکی ہوئے مردکار
جو باقی رہی لی اونہونے فرار

ہوئی منتشر جبکہ وہ خارجی
تو کوفہ مین تشریف لائے علی

لیا کوفہ مین مرتضی نے مقام
ٹہرکر وہانکا کیا انتظام

کہ خالد تہا عامل خراسان کا
اوسی بر طرف عاملی سے کیا

علیہ وکو دی عزت اس عہدہ کی
مقرر کیا عامل وا نوگر

تجویز حکمین برخلاف کردن عمرو بن العاص از تجویز مجوزہ و باز گشتن مسلمانان بسمت کوفہ و دمشق شام

وہ مدت مقرر جو تہی صلح کی
مقرر تہی مدت جبکہ گذر وہ گئی

تو موجب اوسی عہد کی پیروی کا
ابو موسی اشعری کو کیا

جناب علی مرتضی نے روان
ہمراہی چار سو نوجوان

مقرر کیا ابن عباس کو
ادہر معویہؓ نے بھی بن عاص کو
بجائے سعید کیا بس روان
ہوئی مجلس آراستہ اوس مقام
کہا عمرؓ نے یون میری رائے سے
ابوموسیٰؓ نے تب دیا یہ جواب
کبھی ہم سے ایسا نہوویگا کام
خلافت امارت سے کر کے جدا
میری رائے مین قابل اس کام کی
مناسب ہے اب یہہ کہ ابن عمرؓ
کہ وہ شائقین اور مہاجر بھی ہے
کیا عمرؓ نے اوس سے انکار صاف
مہاجر مین دیکھو کسی اور کو
ابوموسیٰؓ نے یون کہا سوچ کر
کئے جائین معزول دونون امیر
خلافت امارت سے یون ایک سے
جسے سب مسلمان کرینگے پسند

امام اوس جماعت کا بس نیکخو
بہمراہی چارسو جنگسا جو
غرض دونون منصف ہوئے جمع وان
بہم دونو منصف ہوئے ہم کلام
یل معویہؓ کو خلافت سے لے
کہے رائے تیری بہت ناصواب
مہاجرؓ کو اور اولیکن تمام
خلیفہ مقرر کرین دوسرا
مہاجر سے بہتر نہین ہے کوئی
مسر پر خلافت پہ ہو جلوہ گر
جوانمرد مردان عادل سے ہے
کہ ہے یہہ میری رائے کے برخلاف
جو کچھ رائے مین آوے مجھسے کہو
کہ یون ہے میری رائے اسے نامور
یل معویہؓ اور علیؓ دستگیر
نہ تکرار باقی رہے ایک سو
خلافت سے اوسکو کرین سربلند

لیا عمرؓ نے مان اسی بات کو
ہوئی متفق وہ لوا اسی بات پر
یہ کی مجمع مسلمین مین کلام
ہماری ہوئی متفق رائے ایک
ابو موسیؓ نے پہلے ہوکر کھڑا
روان بر پیمبر پہ بھیجا درود
کہا یون کہ آئی جمع اہل کتاب
ہوئی متفق ہی اسی بات پر
مسلمانو نکی اوسمین ہو بہتری
کہا عمرؓ نے صادق و راست ہے
ابو موسیؓ جبوقت آگے بڑھی
کہا ابن عباسؓ نے یون او سے
اگر متفق رائے دونو کی سے
سمجھتا ہو مین خوب اسبات کو
مخالف بیان سے تیری یہہ کلام
نمانا ابو موسیؓ نے اور کہا
ہوئی متفق ہین ہم اس بات پر

کہ ہے تیری تدبیر و راستی نکو
بہم دو نو خلوت سے آئے پدر
کرے نامداران با احتشام
پسندیدہ و بہتر و خوب و نیک
ادا کرکے حمد و ثنائے خدا
خدا کی رہے اونپہ رحمت و درود
ہماری یہہ تجویز و رائے صواب
کہ جس سے کچھ امت کو پہونچے نہ شر
کیا چاہئے کار ہمکو دوسری
ذرا آگے بڑہ کر بیان کیجئے
وہان ابن عباسؓ اونکو ملے
کہ کہا یا ہے آپنے فریب عمروؓ سے
کہو عمروؓ سے تا بیان وہ کرے
کہ جب کرچکیگا بیان اپنا تو
کریگا در این مجمع خاص و عام
مین کرتا ہون شکر و ثنائے خدا
بیان سے میری کچھ نہ لاؤ خطر

باہم مل کی ہم نے یہہ تجویز کے
وہ تجویز یہ تھی کہ دونوا میر
خلافت امارت سی ہون برطرف
کرو اسکو منظور ای اہل دین
اوسی تھی خلیقہ مقرر کرو
یہہ کہکر گیا چھوڑ وہ اپنی جا
پس از حمد حق نعمت خیر الانام
کہا ای نامدار ان اہل صفا
اوسی کی بیان کے موافق کیا
ولی معویہ کو خلافت کا کام
وہی اس خلافت کی شایان ہی
وہی سابقین مین قدیمی ہی
عوض خون عثمان لیتا ہی وہ
غرض ہر طرح سے وہ حقدار ہی
یہہ سنکر ابو موسیٰ اوسکی کلام
دعای بد اوسنی دی پھر عمر کو
دیا تو نے دہوکا یہ مجھکو بڑا

کہ جس میں سر امت کی بہتری
علی ولی معویہ بے نظیر
فریقین کا جھگڑا ہو یکطرف
جسے سمجھو تم عادل و محترمین
خلافت کا تاج اوسکی سر پر دھرو
ہوا عمر اوسجا پہ آکر کہڑا
مسلمانونے اوسنی کی یہ کلام
ابو موسی نے جو بیان ہی کیا
علی کو خلافت سے بیشے جدا
مین دیتا ہون تا وہ کری انتظام
کہ وہ عامل از جانب عثمان ہی
خداوند حکم و کلاہ و سریر
مسلمانونکی داد دیتا ہے وہ
بڑا عاقل و مرد دیندار ہے
بہرا غصہ مین وہ یل سنکنا
کہ ای فاسق بیحیا کینہ جو
تو عاصی ہی اب تجھکو بھی خدا

یہ کہکہ ابو موسیٰ ہو کر سوار
بلی عمر بن عاص اور اہل شام
خلیفہ کیا اوسکو اپنا مقرر
ابو موسیٰ کی جو کہ ہمراہ تھی
اوسی روز سے ملک مین جابجا
بڑھی معویہ کو وہ قوت کمال
گئے ابن عباس با ہمرہان
جو گذرا تھا اوس فیصلہ مین تمام
بجمعیت فوج حضرت سے علی
ہوئی مکر سے عمر بن عاص کے
بدل سخت ناراض حضرت علی
اوسی روز سے یہ کیا التزام
کہ ہر روز بعد ادائی نماز
بلی معویہ عمر بن عاص کو
شریک ابن جعفر کو کرتی سدا
کہڑے ہوتے منبر پہ جس دم علی
جو پڑھتے تھے خطبہ وہ عالی نژاد

گیا ملکہ کو وہ بلی نا مدار
ہوئی تابع معویہ سب تمام
گئی اوسکی جانب کو رخ اپنا کر
علی مرتضیٰ کیطرف سب کئی
علی کی خلافت مین ضعف آگیا
ہوا اوسکو حاصل شرا ملک و مال
علی پاس اونسی کیا سب بیان
دل آزردہ سنکر ہوئی وہ امام
ہوئی داخل کوفہ با فرحے
بغاوت سی اوس عامل شام کے
ہوئی اونسی بیدا انہی دشمنی
علی مرتضیٰ نے ہر ایک صبح و شام
بہمراہ حسنین وہ پاکباز
دعای بد ورشت دیتی تہی وہ
اوس اپنی دعا مین علی مرتضیٰ
سنا کو احکام امر و نہی
تو لعنت سے اونکو وہ ستے تہی یاد

ہوئی لشکر کو وہ ہین سے جدا
رکے تہے جو فرا نکو دیکہہ کر
نمانا تہا حکم سے علی مرتضی
علی مرتضی سے پہر کر سبہر
کہ قرآن سے پہر گیا ہے علی
ہوا واجب اب اوسپہ کرنا جہاد
فراہم ہوئی خارجی بیشمار
اونہون نے یہ فتوی دیا برملا
جہان پاؤ تم اہل ایمان علی
ہوئی مستحق جنگ کے پاس علی
یہی مشورت کرکے باہم روان
مچائی بہت راہ مین لوٹ مار
بہت سے مسلمانو نکو قتل کر
علی نے جو دیکہا یہ سب ماجرا
دے پہلے اونکو ہدایت کیا
اوسے بہیجا پاس اونکی قاصد کہ تہا
کیا ظلم اون سرکشون نے فلان

بہت آدمی جو کہ تہے بدر دغا
لڑائی سے صفین کے مونہہ پہیر کر
لقب خارجی ہو گیا اونکا تہا
لگی کہنے کافر او نہین کہنے وہ
یقینا لڑائی مین صفین سے
پہرا دل مین لس اونکی [illegible]
ہوئی اونکی تعداد پندرہ ہزار
کہ قتل علی ہم پہ واجب ہوا
نہ چہوڑو کرو قتل اونکو سبہی
یہی سرکشی اونکی دلمین بہری
ہوئی جا کے قابض وہ نہروان
فساد ایک بپا اودہم آشکار
دئے آگ سے پہونک سب اونکی گہر
ارادہ کیا اوسنے پیکار کا
ہدایت پہر ایک فرمان لکہا
بہت مرد عاقل کئے اوسکی ساتہہ
کہ قاصد کیا قتل باہم یہان

شقی کی گئی بیک اس سے اور سے
علی مرتضیٰ نے پس از آگہی
اسی عزم مین ایک خبر یہ ملی
بہت ملک لوٹے ز ظلم و جفا
یہ سنکر ہوئی عازم ملک شام
خوارج کی پیکار کو ملتوی
یہ سامان پیکار با معویا
لکہا بصرہ مین ابن عباس کو
لیے رزم اوس عامل شام کی
کمک کو میری لشکر مومنان
بفرمان شاہنشہ مومنان
سواران پرخاش جو تین ہزار
ہوئی داخل کوفہ جب وہ سپاہ
جو کوفے کے لشکر کے سردار تھے
لڑائی پہ آمادہ اونکو کیا
تہا تعداد مین جو کہ پچیس ہزار
مسلح ہوا جب وہ لشکر تمام

کئی قتل اونہون سے لیکن رہ گئے
کری اون خوارج پہ لشکر کشی
کہ کی معویہ نے بہت سرکشی
بہت شہر و نیز اپنا قبضہ کیا
علی مرتضیٰ سرور نیکنام
رکہا اور مصروف ہوئی وہ تبہی
ہوئی دل سے مصروف علی مرتضیٰ
کہ میرا ارادہ ہے اب شام کو
لبسر کولی عشر بدنام کی
تو کہ بصرہ کی لشکرون سے روان
کیے ابن عباس نے پس روان
دلیران آمادہ کارزار
ہوئی خوش علی سرور دین پناہ
طلب اونکو پہر پاس اپنے کیے
لیے رزم ایک اونسے لشکر لیا
سواران آمادہ کارزار
تو پہر جب سرور نیکنام

ادسے لیکے ہمراہ با اختتام — ہوئی کوفہ سے عازم ملک شام
چلے جب دو منزل پہ آئی خبر — خوارج ملے اب اوٹھایا ہی سر
کہ کرتے ہیں قتل اہل اسلام کو — جہاں پاتے ہیں اہلِ ایمان کو
علیؑ کے جو تابع ہیں سب مومنان — وہ کافر لو نہیں کہتے ہیں بیگمان
مسلمانوں کے گھر جلاتے ہیں وہ — خلائق کو از بس ستاتے ہیں وہ
یہ سنکے سالار اہلِ الیقین — ہوئے اوسنے آزردہ و خشمگین
مقام سپہ کرکے اثنای راہ — ستمدیدگان کے ہوئے دادخواہ
خبر کے لیئے ایک جاسوس کو — روانہ کیا بس نہروان کو
کہ اونکے ارادہ کی وسے خبر — سنے اونکی جو بات ہو معتبر
کئے روز کے بعد لایا خبر — وہ جاسوس نزدِ علیؑ نامور
کیا عرض اوسنے کہ ای شاہ دین — ارادہ خوارج کا ہے بالیقین
کہ تم جب چلے جاؤ با این سپاہ — سوی شام ہی سرورِ دین پناہ
چڑھینگے خوارج سبھی کوفہ پر — پئے قتل اور غارت ای نامور
نچھوڑینگے زندہ کسی مرد کو — پکڑ لینگے وہ حرم و عورات کو
سنی اہل لشکر نے جو یہ خبر — ہوا اونکو اپنے گھروں کا خطر
کیا عرض سب نے کہ ای شاہ دین — سوا اسکے اب اور چارہ نہیں
کیا جائی موقوف اب عزم شام — کیا جائے اونسے بس انتقام

خوارج کو اونکی کہی کی سزا
[..]نا کو گئے بیہ کوفہ پہ چڑہ آوینگے
[..]ر قبول اونکا کہنا ظفر نے کیا
[..]سا پہر اجی لشکر منسا لی
[..]یا رسا جب کہ نزدیک اونہوں نہروان
[..] خوارج سے دو مرد ہشیار کو
[..]لا ای بندگان خداوندگار
[..]ر وہی مین تمہارا ہون ساتھی علی
[..] نہ تمہارا ایسا کرو کام تم
[..] چلے آؤ ہم مین بحسب دلی
[..] میری ساتھ ہوکر چلو شام کو
[..] لیں از فتح حاصل کرو ملک مال
وہ بولے کہ ای سرور نیک ذات
[..]لکہ تا رہی حکم تو وہ سدا
حکم مرد عاقل مقرر کرے
علی نے جواب اونکو ایسا دیا
مین دونوں حکم سے دل آزردہ تہا

دیا چاہئے پہلے اسے با صفا
خراب اوسکو پہر وہ کر جائینگے
کیا ملتوی عزم بس شام کا
ہوئے جانب نہروان کو رواں
توقف کیے وہاں بہرہ مہوشان
بلایا کہی اونسے یہ گفتگو
وہی تم ہو میرے مددگار و یار
ہوئی تجہے یکبارگی کیوں لغی
کرو دین مین اپنا سب نام تم
کہو یا وہی دین و اسلام کی
وہاں باغیو تمنے ہو بیکار جو
رہی تمسے راضی سدا ذوالجلال
ہم ایک شرط پر چلتے ہیں تیری ساتھ
موافق ہو جسکی کتاب خدا
نہ مکار کو ہم مین دخل دے
کرو غور تم اپنے دلمین ذرا
مقرر تو اونکو کیا تمنے تہا

کہا ہم نے بیشک مقرر کیا
کری ہم نے توبہ پہر اوس کفر سی
کرو تم بہی توبہ اوسی کفر سے
نمانا وہان تم نے قران کو
کرو توبہ اوس کفر سے یا علے
کہا مرتضی نے خدا دے پناہ
لگاتے ہو کیا تہمت اب کفر کی
ہوا سب سے پہلے مسلمان مین
کئی بار راہِ خدا مین لڑا
لڑا ہو نہین کفار سے اسقدر
کیا فتح خیبر کو توڑا او سکا در
ہزارون مسلمان مینے کئے
گمان رکہتے ہو مجہیہ تم کفر کا
نمانا خوارج نے اس بات کو
مقرر ہوا جنگ آیندہ روز
ہوا دوسرا روز جب آشکار
مسلح بشمشیر و گرز و سنان

ہوئی اونمین کا فرتہے ہم ہر ملا
ہوئی فرقہ مین داخل اسلام کے
ہوا تم سے جو روز سفین سے
پہری اوس سے اور دین ایک کو
تو ہم ساتہ مین ہون تمہاری بہی
بچا دی مجہے کفر سے بس الٰہ
مجہے مین تو ہون ابن عم نبی
ہوا داخل اہل ایمان مین
ہمراہ پیغمبر با صفا
کیا اونکی لشکر کو زیر و زبر
کبہی امر حق سے نہ پہرا مین ہے
لڑائی سے اور پند اور وعظ سے
مجہے اوس سے ہر دم بچا دی خدا
رہے قول پر اپنے وہ موہمو
گئی نہروان دو لو وہ تیرہ روز
تو نکلی خوارج پئے کار زار
ہوئی جنگ جویای با مومنان

کہڑے ہوکے لی بار دو شقی جناب
شہ مسلمین نے کی لیکر پناہ
کیا راستہ اوٹہوں سے یکبار کو
خوارج کی تعداد تہی چار ہزار
لڑائی سے پہلے علی نے کہا
اگر تم میں سے ہم میں آسکے کوئی
دیا اپنے لشکر سے ہو کر جدا
تو ہم عفو کر دینگے اوسکی خطا
یہ سنکر خوارج سے ہو کر جدا
گئے پانسو مرد اامان کو وہ
تھے تعداد میں تین سو اور ہزار
ہوئے ایکسو مرد تنہا خواہ
رہے باقی آمادہ کارزار
شہ دین نے پہر ایسا فرمان دیا
لڑائی کی تم نے نہیں ابتدا
خوارج نے سبقت حملہ کیا
لیا گہیر چاروں طرف سے اونہیں

لڑائی میں اصحاب اللات و رنگ
خوارج سے اکر ہوتے کینہ خواہ
دلیران اسلام سے سو بسو
ہوتے جب وہ آمادہ کارزار
مخاطب ہوا اونسے کراسے شقیا
چلا آئے از راہ لطف و خوشی
کسی اور جانب کو جاسے چلا
نہو گی کبھی ساتھ اونکے دغا
بہت آدمی وان پہنچے سلا
کیا کوفہ کو ایک اونکا گروہ
کہ کوفہ کی رہ جس نے کی اختیار
علی مرتضےٰ سے وران رزمگاہ
تھے تعداد میں پانچ سو کا ہزار
سران سپہ کو کہا سے دغا
لڑیں جب دو اونکے گروہ سے جدا
دو جانب سے اونپر گرے مصطفیا
نہ مہلت دی پہر انکو تم کر اونکو

تہ تیغ دم بہر میں اونکو کیا
مسلمان ہوے ساتا و سجا شہید
خوارج میں تہا ایک ایسا جوان
وہ مشہور ذوالید کے تہا نام سے
یہ فرمایا تہا یا علی مرتضے
لڑے گا ترے ساتھ ایسا فریق
وہ ایمان سے ایسا ہووے جدا
ہوا اوس فرقے میں ایک ایسا جوان
یہ قول نبی جبکہ یاد آگیا
کہ لاشون میں ہم اوسکو باہر کرو
بہت ڈہونڈہ لے ملی اوسکی لاش
نہ تہے ہاتھ میں اوسکے کچہ استخوان
اوسے دیکھ بولے علی مرتضے
خوارج کی لاشیں پڑیں چہوڑ کر
ادا کی نہ لاشوں پہ اونکی نماز
شہ دین نے ایسا ارادہ کیا
سران سعید کو فراہم کیا

ہوے قتل یکبار سب اشقیا
ہوے بارہ مجروح مرد سعید
کہ جسکے نہ تہے ہاتھ میں استخوان
نہ عاری تہا وہ بس کسی کام سے
رسول خدا نے کہ اے باصفا
جو ہو بحر عصیان کا وہ غریق
کمان سے چلے تیر جیسا چہٹا
نہ رکہتا ہو جو ہاتھ میں استخوان
تو حضرت علی نے یہ فرمان دیا
جو ذوالید سے مشہور تہا زشت خو
بدن اوسکا زخموں میں تہا پاش پاش
اوسے لائی نزد علے مومنان
کہ سچا ہے قول رسول خدا
چلے وہان سے پہر مرتضے کوچ کر
کہ خارج تہے وہ دین سے یکبار
کرین شام کو کوچ پہر دفعتا
پڑہا خطبہ حمد خدا کی ادا

کہا شکر کرتا ہون اللہ کا — کہ اسلام کو اوسنے غالب کیا
ہوئے کشتہ میدان مین اعدائے دین — نمایان ہوئی فتح اہل یقین
جو تہا حق خدا نے وظاہر کیا — جو ظاہر تہا باطل سراسر چہپا
بجالاؤ شکر حق ای اہل دین — کہ غالب کیا تمکو بر منکرین
ارادہ مین رکہتا ہون اب شام کا — بسرکوبی باغیان پر جفا
چلو میرے ہمراہ با این سپاہ — ہوا اہل بغاوت سے تم کینہ خواہ
خدا تمکو غالب کرے شام پر — گروہ بغاوت بد انجام پر
سران سپہ نے یہ پاسخ دیا — کہ ای سرور مومنین باصفا
ادا کرتے ہین شکر پروردگار — ہم اس فتح سے جو ہوئی آشکار
ہر اک طور سے ہم ہین فرمان پذیر — ترے حکم کے ای شہ دستگیر
ہم آمادہ ہین سب پئے رزم شام — کہ تا باغیون سے بہی لین انتقام
جو سامان تہا رزم و پیکار کا — ہوا صرف اس جنگ مین سب ہما
ہوئے ترکش خالی سب تیر سے — گئے ٹوٹ نیزے بہی جہوٹے بڑے
ہوئی چلنی تلوار ونکی باڑ سب — گئین ٹوٹ ڈہالین ز ضرب و تعب
ہمین اتنی مہلت دو ای باصفا — کہ ہم کرلین سامان پیکار کا
درستی ہو آلات پیکار کی — مسلح ہو کر راہ لین شام کی
دو ایک روز کوفہ مین کرکے قیام — کرین ہم سب اسباب کا انتظام

مہیا جو ہو جائے سامان جنگ
تو چلنے میں ہرگز نہ لاتین درنگ

ذرا سا ہوئی دور جناب علیؑ
سران سپہ نے جو معد و من کی

کیا کوچ کوفہ کو با مومنان
بروں کوفہ ٹھہرے شہ کامران

مقام سپہ بھی اوسی جا کیا
یہ سب اہل لشکر کو فرمان دیا

جسے کرنا سامان بیکار ہو
تو کوفہ میں جا کر کے وہ نیک خو

بہت جلد سامان مہیا کرے
نہ اوس میں وہ تاخیر اصلا کرے

ہوئی منتشر جملہ اہل سپاہ
ہر ایک نے لیا اپنا اپنا ہی راہ

شہ دین کے ہمرہ نہ کوئی رہا
پراگندہ سب ہو گئے جابجا

شہ دین بھی کوفہ میں داخل ہوئے
سبھی شہر والوں کے شامل ہوئے

رہا عزم موقوف جو شام کا
دل آزردہ اوس سے ہوئے مرتضےٰ از

جو کم ہمتی اہل لشکر نے کی
ہوئے اوس سے رنجیدہ حضرت علیؑ

رہا عزم موقوف جو شام کا
تو پھر شامیوں نے لیا سر اوٹھا

کیا مصر پر قبضہ بن عاص نے
محمد گیا اپنی ہی جان سے

بہت ملک میں شامیوں نے فساد
مچایا بزید اور بغض و عناد

میں لکھتا ہوں احوال سب مصر کا
جو محمد عمرو بن عاص نے وان کیا

[illegible]

جو اڑتیسواں سال ہجری ہوا
تو اوس سال پھر معاویہ نے کہا

روان عمرو بن عاص کی پاس یاد
محمد ابی بکر کے پور سے
ہوے جدا مصر پر عمر لیکر سپاہ
وہان پہلے تھا عامل ایک قیس نام
ہوا جب وہ معزول اوسکی جا
رہ بیعت محمد کو کی قیس نے
تعرض نہ کچھ کسی محصور کا
اونہون نے نہ بیعت کو کی ابتدا
کہ ہو تفرقہ باہمی ایک سو
نہ مانا محمد نے اوس کا کہا
نہ آئے جو بیعت کی وہ راہ پر
کیا تاخت سے اونکو زیر و زبر
بہت مصر کے لوگ اس کام سے
تھا اون حرشیا والون مین ایک مرد
کہ تھا معویہ بن خدیج اوسکا نام
پل معویہ مائل شام کو
نہ دو سکی کہا کسکے لئے بیگمان

ہوی مصر تا جاکے ہو کینہ خواہ
چہوڑا مصر کو اپنے قبضہ مین لے
ہوا جاکے اوس ملک مین زر خواہ
بڑا زاہد و مرد دین نیک نام
محمد ہوا اون کا فرمان روا
کہ ز نہاران حرشیا والون سے
اونہین اونکی حالت پہ کہو دو ذرا
وہ دیکھین ہین اسباب کا انتظار
تو بیعت کرین ہم بطیب زنکو
پے بیعت اونسے تعرض کیا
محمد ہوا اونسے پرخاش پر
ہوا مجمع اونکا سبہی منتشر
محمد سے ناراض دلمین ہوے
تھا جو دانش ہوشمندی مین فرد
لکہا اوسنے احوال اپنا تمام
ہوا کام مین اپنے امداد جو
کیا معتضد کو معویہ نے روان

محمد نے سب مصر کا ماجرا
علی نے کہا مالک اشتر روان
خبر جب ملی عامل شام کو
تو اوسنے دہقین دہیات کو
کہ جب کہین راہ مین وہ قیام
ملا کر کے زہر اوسکو کہا ہمین [illegible]
کریگا جو کوئی کہ اس کام کو
غرض ایک دہقان نے اثنای راہ
ملا زہر کہا کر کے وہ نامور
لیا گہیر جب عمر نے مصر کو
معاون ہوا عمرو بن عاص کا
ہوا معویہ بن خدیج آن کر
لڑائی سے لشکر کا منہ جو پہرا
لڑائی کی جا سے گریزان ہوا
تعاقب مین اوسکی گیا معویا
محمد کے گہوڑے کو بہی مار کر
محمد کی لاش اوس شکم مین بہری

جناب علی مرتضے کو لکہا
پئے یاوری محمد وحسان
کہ مالک چلا جاتا ہی مصر کو
یہ کہہ بہیجا جب مالک کینہ جو
کرو اوسکا اعزاز اور احترام
اوسے مصر مین زندہ جانے ندو
تو یا دیگا انعام واکرام کو
کیا زہر سے حال مالک تباہ
ہوا دل مین خوش معویہ کینہ ور
محمد ہوا اوس سے پرخاش جو
محمد کے لشکر کو بس پا کیا
پہر اہی قوم خود کینہ ور
محمد بہی تب جان اپنی بچا
طرف ایک ویرانہ کے رخ کیا
کیا قتل ویرانہ مین اوسکو جا
شکم چاک اوس کا کیا [illegible]
سیا اوسکو پہر معویہ نے جبہی

دیا ڈال پھر اوسکو مردار و غمگین | کہا تو بڑا تھا ستمگار و غمگین
کیا قتل جو تو نے عثمان کو | پھرا خون مین تو نے قران کو
یہ اب دیکھہ اپنے کیے کی سزا | کہ پایا ہی سب تو نے اپنا کیا
جلایا پھر آتش مین اوس لاش کو | خبر جاکے دی اوسکی بن عاص کو
یہ سنکر ہوا شاد وہ کینہ ور | کیا حملہ پھر بلدۂ مصر پر
ہوا داخل مصر جب وہ امیر | تو مصری ہوئے اوسکے فرمان پذیر
کرے بیعت معویہ اختیار | سبھون نے وہان از صفا کیبار
جو فارغ ہوا فتح سے مصر کی | پئے عمر بن عاص با فرہی
لکھا نامہ فتح مصر و یار | سوی معویہ سرور نامدار
ہوا معویہ فتح سے شادمان | لکھا عمر کو ای پل با توان
مبارک تجھے مصر کی فتح ہو | تو عامل ہوا مصر کا داد جو
ہوئی سرور مومنان کو خبر | کہ قابض ہوا عمر جا مصر پر
محمد نے لی ہی شہادت کی راہ | جلی لاش اوسکی بحال تباہ
یہ سنکر ہوی سخت اندوہگین | علی مرتضے سرور مسلمین
پڑہا انا للہ زار و نزار | محمد پہ رحمت پڑہی بے شمار
ہوئین عائشہ مادر مومنان | جو آگاہ اس حال سے ناگہان
تو بھائی محمد کو بس کر کے یاد | بہت دیر روتین وہ حد سے زیاد

بہت بد دعا کی لیے معویا
یہ سب ماجرا ہی سن کر حسن کا
شہ دین نے کوشش اسمیں بہت کی
سران سپہ کو فراہم کیا
بہت سا اوبھارا اونہیں جنگ پر
کسی نے نہ اوسکا دیا کچھ جواب
لڑائی سے سب بزدل ہوئے کوفیان
بناچار صاکت رہے مرتضےٰ

بلی عمرو بن عاص کو بھی سدا
جو کچھ مصر میں گذرا سب ہی کہا
کریں تا شام بیتاو دل شکستی
بہت مشورہ اونسے باہم کیا
ہوا کچھ نہ کینہ کا اونکو اثر
بہت لائے دلمیں علی پیچ و تاب
نہ کی یاوری شہ کی مومنان
بنا کام سب معویہ کا بہت بھلا

تاختن عمال معویہ بلاد امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ

ہوا عمرو جب حکمران مصر پر
ہوئی اوسکو اس بات کی آگہی
تو ہمت کی اوس نے لشکر کشی
بھیجائی بہت شہر میں لوٹ مار
مدائن اور انبار و عین التمر
بچا لوٹ سے ایک ملک حجاز
لڑی جنگ مردانہ از اہل شام
لڑائی سے بس اونکو بس پا کیا

تسلط ہوا معویہ شام پر
کہ بزدل ہوئی سب سپاہ علی پر
بلاد علی پر جو گردن کشی
کیا مسلمین کو بھی قتل و فگار
یہ سب لٹ گئے غل مچا گھر بگھر
ہوئی اونسے فوج علی کینہ ساز
گروہ علی صرف ہم شانا ہم
سہ شام کو شامیان پہ جفا

جو بصرہ پر آیا تہا ابن عمر
وہ رکہتا تھا ہمراہ مین دو ہزار
نہ تہی ابن عباس بصرہ مین حبیب
زیاد اونکا نایب تہا وہان ذیکی
لکہو کی معاون ہوا انکا وہان
زر و مال سب ساتہہ اپنی لیا
ہوا بصرہ پر قابض ابن عمر
نبرد علی سرور مومنان
سپاہ قلیل اوسکی ہمراہ کر
جو اعین سی اوسی جا پہنچا کام
ہمراہ پانصد دلیران دین
چڑہا بصرہ پر لیکر اپنی سپاہ
نہ دی اوسکو مہلت جو بس پا لیا
پہنچا اسکے ہمراہ ستر جوان
ہوا حادثہ جنگ مین فتحمند
چھپا جس مکان مین تہا ابن عمر
جلا ابن عمر اوسمین با ہمرہان

جو تہا حضرمی سی وہ مشہور تر
سواران آمادہ کارزار
وہ کوفہ مین تہی نبرد دیہہ عرب
ارادہ کیا اوسنے پیکان کا
چھپی ایک مکان مین وہ از خوف جان
چہپی خانہ صبرہ مین وہ جب
یل زیاد نی سب لکہہ بہیجی خبر
شہ دین نی اعین کو بہیجا وہا
روانہ کیا اوسکو بصرہ و ہر
یل حادثہ مرد دین نیکنام
بحکم علی سرور مسلمین
وہ ابن عمر سے ہوا کینہ خواہ
وہ ایک گہر مین بصرہ کی جا کر چہپا
گئی بہاگ باقی جو تہی شامیان
ہوا فتح بصرہ سے بس لی جنید
جلایا اوسے آگ سی سعر لشکر
بجز راکہہ اونکا نہ پایا نشان

پس از فتح بصرہ بن عباس کو ۔ علی نے دیا حکم کا نیکخو
تو بصرہ کو پایا انکا کر انتظام ۔ بصرہ ان شاہنشہ نیکنام
چلا آیا بصرہ میں وہ نامور ۔ کیا نظم اوسکا بصد کروفر

تاختن عمال امیر المومنین بر حارث بہتر خوارج و کشتہ شدن حارث معہ خوارج در فتن زیاد رضی اللہ عنہ بر فارس و محکوم بند فارسیان

گیا ابن عباس بصرہ کو جب ۔ پڑا شور کوفہ میں اور ایک عجب
بنی ناجیہ ایک قبیلہ جو تھا ۔ قبیلوں میں کوفہ کے ممتاز تھا
بتعداد تھی تین سو نوجوان ۔ علی سے وہ رکھتے تھے بغض نہاں
عقیدہ تھا اونکا خوارج کا سا ۔ تھا حارث بڑا مہتر اوس قوم کا
جو آئے تھے مردم نہروان سے ۔ وہ ہمراہ میں اوسکے پنہاں تھے
بزنہار علی آئے تھے جسقدر ۔ پہاڑوں میں وہ رہتے تھے منتشر
وہی تابع حکم حارث تھے سب ۔ علی سے بدل کینہ رکھتے تھے سب
کہستانیوں کو وہ بہکاتے تھے ۔ بغاوت کا کام اونکو سکھلاتے تھے
جو یہ فرقہ حارث کا ساتھی ہوا ۔ بغاوت کی تب اوسنے ڈالی بنا
علی مرتضے سے یہہ اوسنے کہا ۔ کہ سن ای سرافراز اہل صفا
ہوا تجھسے صفین میں جو گناہ ۔ تو کر اوس سے توبہ حضور الہ
وگرنہ تیرے تجھکو پرسنی نہ ۔ کرونگا میں ترک ادب یا کینہ ساز

کہا مرتضےٰ نے کہ اے بے شعور
اسی دیکھہ اور کر ذرا اوسمین غور
کی کسنی جگمین اوسجا منقر
کہا اوسنی ہین تجھسے تقریر مین
کرونگا مین کل تمکے سب گفتگو
یہ کہکر گیا اپنی گہر کو چلا
ہوا دوسرا دن جب اہل صفا
کہا اوسنی حارث کا سب ماجرا
علی نے بہت اسکی کی انتظار
گیا ایک مرد اسکی تلاش مین
سنا جا چہپا وہ بیابان مین
کہا زیاد بن حفص نے یا علی
یہ ہو کر فراہم مچا اینگی شور
جزا اونکی ہوا اونکو جاسے ندو
شہ دین نی فرمان دیا زیاد کو
زیاد حسب حکم شہ با صفا
صدہ و بستہ مردان جنگ آزما

کتاب خدا ایہہ رکہی ہے حضور
کہ کس سی ہوا سرزد اوسند قصور
کیا کسنے جمع سیہ منتشر
نہ عہدہ برا ہونگا تحریر مین
کہونگا سبہی مدعا موبمو
علی کو ہوا فکر اوسکا نیا
ہوی حاضر درگہ مرتضےٰ
کہ کل مجہسے اسطور وہ کہہ گیا
نہ آیا پر اوس روز وہ نابکار
سنا یا پتا اوسکا گہر خاص مین
گئی اوسکی ساتہی کہتا نہین
نہ غافل رہو اونسی ہرگز کبہی
تمہین ایکدن وہ دکہا مینگی زور
مبادا کرین سرکشی سو بسو
تعاقب مین جا اونکی اے نامجو
تعاقب مین اون سرکشونکو گیا
گئی ساتہہ اوسکی پس اشقیا

کیا ایک منزل سے جاکر مقام — خبر کی تجسس مین وہ نیکنام
گئی تین دن جب آئے وہان گذر — علی مرتضیٰ کو ملی یہ خبر
کہ حارث گہنسا جا بیابان مین — وہ ٹہرا ہی جاکر کہستان مین
لکہا زیاد کو جابیابان مین تو — ہوا اون اشقیا سے وہان زجر جو
ولی او لگا پند اور وعظ سے — ہدایت اونہین کچہو ہوای نیک سے
نہوا اونکو گر پند کچہہ سودمند — اونہین کچہو تلوار سے دردمند
روانہ ہوا زیاد با ہمرہان — خوارج کی جہہ تجسس کنان
بہت اونکو ڈہونڈہا بیابان مین — بصحرا و دشت و کہستان مین
مدارا مین جاکر اونہین پا لیا — جو ایک گانو چہوٹا سا تہا نشان گم
لڑائی پر آمادہ پایا اونہین — ہدایت کا رستہ دکہایا اونہین
نہ آئی نصیحت سے وہ راہ پر — ہوا پند سے کچہہ نہ اونکو اثر
مقابل ہوی زیاد کی خارجی — لڑی اون سے بیکار مردانگی
دو جانب سے شمشیر بازی ہوی — دلیرانہ ایک ترکتازی ہوی
ملا وقت تہوڑا اونہین جنگ کا — ہوئی عصر سے جنگ کی ابتدا
رکی جنگ سے ہو گئی جب کہ شام — کیا دو نو لشکر نے شب کو مقام
پس از نصف شب حارث بدگہر — پہرا ہی ہمرہان پر رستہ پر
لیا راہ بصرا و سنی اہواز کی — وہان جاکے ٹہرا مع اشقیا

گیا بھاگ در ملے کہار میں — نہ ٹھہرا وہ میدان جنگ میں
گیا بھاگ جب حارث نامراد — تو ہمراہ اہل یقین کے تھے زیاد
ہوا واپس اور بصرہ آیا چلا — لکھا حال حارث کے پیکار کا
علی مرتضے سرور دین کو — بزرگ و نکو رسم و آئین کو
شہ دین کو جب خبر یہہ ہوی — کہ اہواز پہونچا ہی حارث شقی
اونہوں نے بل معقل قیس کو — روانہ کیا سمت اہواز کو
لیے اوسکے ہمراہ میں دو ہزار — دلیران آمادہ کارزار
لکھا اسطرح ابن عباس کو — کہ اے عامل بصرہ فرخندہ خو
تو مردان کار آزما دس ہزار — لی یاری معقل نامدار
روانہ کرائے نا مجوز و دتر — تو اوسنے بحکم شہ نامور
کیا خالد نامور کو روان — بہمراہ بارہ ہزار از یلان
شہ دین کو ایسی ملی پھر خبر — کہ فارس میں پیدا ہوا شور و شر
وہاں کا جو عامل تھا سہل حزین — نکالا گیا وہ ازان سرزمین
علی نے لکھا ابن عباس کو — کہ فارس روانہ کرو زیاد کو
روانہ ہوا زیاد با مومنان — بسر کوبی یار سے سرکشان
کہستان اہواز میں آیا جب — بل معقل قیس عالی نسب
تو حارث کو پایا بفر و شکوہ — بہت سا تھہ میں اوسکی دیکھا گروہ

بہت مرد دیہات اہو اوسکے
مقابل ہوا زیاد کے وہ لعین
ہوئے حملہ آور وہ دونو سیاہ
جبیب ایک مردنکو کا رہتا
جدا ہو گروہ قوم سے اپنی سب
عقیدہ بد اپنے وہ توبہ کر
وہ تہا اس لڑائی مین ہمراہ زیاد
غرض اوسنے حارث کو پہچانکر
کیا نیزہ کا اوسکے سینہ پہ وار
کیا تن سے پہر اسکے سر کو جدا
کہا حالت جنگ مین یون پکار
خوارج نے سن اوسکی آواز کو
لڑائی سے وہ بہاگ گئے منہ موڑ کر
مسلمانون کی اونکا پیچھا کیا
جو یہ حال دیکھا یل زیاد نے
کہ جو کوئی تم مین چاہے امان
جو تھے او نہین ترسا و مرتد تمام

تھی ہمراہ جو اوسنے بہکا دیا
مسلح بہ پیکار از راہ کین
لڑے سخت میدان مین کینہ خواہ
خوارج کا ہم قوم وہم کار تہا
چلا آیا تہا نزد میر عرب
ہوا دین مین داخل تہا وہ بلا
وہ حارث سے رکہتا تہا بغض و عناد
ہوا اوس سے میدان مین جان نثار
سنان کو کمر سے کیا اوسکے پار
سر کشتہ نیزہ کے اوپر رکہا
لیا مینے حارث لعین کو ہے مار
کیا اپنے سے خالی میدان کو
سب اسباب اپنا وہان چھوڑ کر
سر ونکو کیا اونکو تن سے جدا
کہا بہا گتونکو یہ آواز سے
چلا آوے نیچے علم کے یہان
چلے آئے جہنڈے تلے خاص و عام

نہ آیا خوارج میں سے کوئی مرد ❊ ہوئے قتل وہ سب بجائے نبرد

ہوا زیاد اس فتح سے کامگار ❊ بعون خداوند پروردگار

پس از جنگ مقتل گیا کوفہ کو ❊ حضور امیر عرب نیکخو

گیا زیاد فارس کو با مومنان ❊ بہت کرکے یلغار پہونچا وہان

جو تہے فارسی از صغیر و کبیر ❊ ہوئے سب کے سب اوسکے فرمان پذیر

خراج اوسنے اوس ملک کا سب لیا ❊ نہ خونریزی خلق رکہے روا

کیا عدل اور داد و دہش اختیار ❊ کہ شہرت ہوئی اوسکی در ہر دیار

گئے بہول سب عدل نوشیروان ❊ کیا زیاد نے ایسا انصاف وہان

لکہا زیاد نے سوئے میر عرب ❊ کہ تابع ہوئے فارسی سب کے سب

خراج ولایت سبہون نے دیا ❊ نہ کوئی اطاعت سے باہر رہا

یہانکے صغیر و کبیر اے امیر ❊ سبہی آپکے ہینگے فرمان پذیر

ہوئے شاد اوس نامہ کو دیکہکر ❊ امیر عرب سرور نامور

لکہا زیاد کو مرحبا مرحبا ❊ ہوا کام تجہسے نمایان بڑا

رہے تجہسے راضی خدائے جہان ❊ جزا خیر کی دے تجہے مستعان

سن اکتیس کا جو کہ تہا ماجرا ❊ وہ اس داستان میں لکہا سب گیا

یورش کردن شامیان بر بلاد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و غارت کردن ایشان اکثر بلاد را

پہر اوتالیس آیا جو ہجرت کا سال ❊ ہوا معویہ کو یہ آیا خیال

بلادِ عجم کی اودہر جا بجا
کیا چاہتی یورش اب برملا

کہ مصروف ہووے علی مرتضی
حفاظت مین بس ملک کی جا بجا

نہ عازم ہو تسخیر کا شام کی
مقابل نہووے میرا وہ کبہی

ارادہ تہا پہلے سے اوسکا یہی
کرے سمت فارس کے لشکر کشی

سنا اوسنے احوال جب زیاد کا
کہ فارس پہ جاکر مسلط ہوا

رکہا عزم موقوف اوس سمت کا
دیا اور شہرونپہ لشکر چڑہا

چڑہا پہلے نعمان با دو ہزار
سواران آمادہ کارزار

جزیرہ پہ عین النہر شہر کے
وہانکا جو عامل تہا فرخندہ پے

خبر اوسنے حضرت علی کو یہ دی
کہ کی ہمت نعمان نے لشکر کشی

علی نے سران سپہ کو کہا
کوہی جاتی تم مین سے مرد خدا

بچا ہی جزیرہ کو نعمان سے
وہان اوسکو غالب وہ ہونے نہ دے

سران سپہ سنکی چپ ہو رہی
جزیرہ کے جانیسے یکسو رہی

جزیرہ کی حاکم کا مالک تہا نام
دلیر و جوانمرد با احتشام

قلیل آدمی اوسکی ہمراہ تہی
نہ وہ لڑسکا گرد نعمان سے

رہا ایک مہینہ تلک در حصار
اوسی فوج کوفہ کا تہا انتظار

مدد کوفہ سے جب نہ آئی وہان
تو باہر ہوا قلعہ سے وہ جوان

ہو ساتہہ اوسکے سو مرد پیکار جو
ہوا آگے نعمان سے وہ نبرد جو

لڑا شام تک اوس سے مردانہ جنگ | نہ لایا وہ جانباز یہاں کچھ درنگ
جزیرہ میں ایک مرد دیندار تہا | اوسے ربط مالک سے بسیار تہا
کمک اوسنے مالک کی کی در دغا | پچاس آدمی بہیج جنگ آزما
کہ شام شامل ہوے آنکر | لڑائی میں مالک کی باکر و فر
مدد آگئی جبکہ مالک کی پاس | تو نعمان ہوا اپنے دلمیں اداس
وہ سمجہا تعداد اونہیں بیشمار | گیا اونکو وہانسے ہوکر فرار
گیا معویہ پاس ہوکر فرار | ہوا مالک اوس جنگ میں کامگار
ازان بعد سفیان کو چہہ ہزار | ولی معویہ نے دلاور سوار
اوسے بہیجا ہیت اور انبار پر | کہا جا تو اون شہروں پر تاخت کر
تہا اشرس وہاں کار ولد علی | بہمت بلند و بدل بس قوی
تہی ہمراہ میں اوسکی چہہ سو سوار | گئی تین سو اوسے ہوکر فرار
جو باقی رہی تین سو مرد کار | تو لیکر اونہیں اشرس نامدار
ہوا آگے سفیان سے رزمخواہ | رکہا اپنی مردانگی کو نگاہ
بہت داد مردانگی اوسنے دی | نہ میدان سے خالی جگہہ اپنی کی
ولی کثرت اعدا سے چارہ نہ تہا | دی مردانہ جان اپنی جای وغا
ہوے کشتہ میدان میں سب ہمرہان | ہوا ملک سب غارت شامیان
امیر عرب کو یہہ پہونچی خبر | کہ کشتہ ہوا اشرس نامور

ہوا غارت انبار و ہیت تمام ‏ ‏ ہوئی غالب اوس ملک پر اہل شام
ہوئی سخت رنجیدہ سنکر یہ حال ‏ ‏ یہ تنبیہ سفیان وہ خوش خصال
ہوئی عازم ہیت انبار کی ‏ ‏ بذات خود آمادہ وہ نیک پی
لئی بار جو لشکر کوفہ کو ‏ ‏ لئی جاتی تھی جانب شام کو
سنانا تھا لشکر نے فرمان کو ‏ ‏ سپہ سے تہے رنجیدہ وہ نیک خو
سران سپہ نے جو دیکھا یہ حال ‏ ‏ کہ جاتے ہین تنہا شہ باکمال
کیا عرض سب نے کہ ای شاہ دین ‏ ‏ نہ جان آپ تنہائی رزم و کین
یہہ سب لشکر اور ہم ہین فرمانپذیر ‏ ‏ جسی چاہو بہیجو وہان ای امیر
توبہی سعد بن قیس کو با ہزار ‏ ‏ دلیران آمادۂ کارزار
روانہ کیا ہیت انبار کو ‏ ‏ کہ تا ہووے سفیان سی رزم جو
خبر سنتی ہی سعد بن قیس کے ‏ ‏ گیا بہاگ سفیان طرف شام کے
غرض کر کی اوس ملک کا انتظام ‏ ‏ سپہدار دین سعد فیروز کام
چلا آیا نزد شہ مومنان ‏ ‏ ہوا داخل کوفہ با ہمرہان
ازان بعد عبد اللہ بن مسعدہ ‏ ‏ چلا حسب فرمان خیل معویہ
سوی بادیہ شام تیا دیار ‏ ‏ ہوی ہمراہیان سناہت سواک ہزار
وہان آکی اموال صدقات کا ‏ ‏ وصول اوس علاقہ سی کچھ کیا
شہ دین نی جب یہ پائی خبر ‏ ‏ مسیب کو با لشکر کینہ ور

جو تعداد مین مرد تھی دو ہزار
روانہ کیا سوے تیما دیار

مسیب دلاور نے آکر وہان
کیا حملہ سخت بر شامیان

ہوا اولین تاخت مین فتحیاب
رہی شامیونکو نہ لڑنیکی تاب

وہ میدان سی بہاگے ہو کر تباہ
لیا شام کا اپنی در پیش راہ

گہُسا قلعہ مین جاکے بن مسعدہ
وہ سردار اونکا بلا یک تنہ

تن چند اور اوسکی ہمراہ مین
چہپا اپنی جا مین لگہنسی قلعہ مین

مسیب نے دی اگ اندر حصار
جلا اوسمین بن مسعدہ خام کار

تاختن ضحاک بربادیہ عرب و خراب کردنش منازل را و غارت کردن حجاج را و محروم ماندن اکثر مسلمانان از حج آن سال

ہوا اسال جبدم قریب اختتام
قریب آئی دن حج بیت الحرام

تو تیار کی معویہ نے سپاہ
تہی جسمین ہزارون بلا کینہ خواہ

کیا اوسکا سردار ضحاک کو
کہا اوسکو ای مرد پرخاش جو

عرب کی تو صحرا مین جاکر یہ کام
جو ہین منزلین بادیہ کی تمام

اونہین کردی ویران کر چاہ بند
محافظ کو صحرا کی پہونچا گزند

عرب جو ملی منزل راہ مین
اوسی قتل کر ڈال دی راہ مین

نہ حجاج کو مکہ جانے دی تو
یہ کہہ اوسنی کہ ای مرد نیکخو

نجاؤ تم اس سال بیت الحرام
کہ مکہ مین کوئی نہین ہی امام

کرو گر حج اب کسکے ہمراہ تم — یہ بہتر ہی گھر کو ہی پھر جاؤ تم
چلا گر ضحاک لیکر سپاہ — عرب کا کیا آکے مسدود راہ
مقام و منازل کو ویران کیا — محافظ کو صحرا کے بیجان کیا
کنوین راہ کی کردئی بند سب — ہزارون کئی قتل اہل عرب
کیا ثعلبہ کو بہی ویران تمام — لیا لوٹ حجاج کو لا کلام
شہ دین کو جب ملی یہ خبر — کہ ضحاک کرتا ہی ظلم و شرر
حجر کو کیا اوسکی جانب روا — بہرا ہئی چار ہزار از یلان
حجر نے جو کی تاخت ضحاک پر — کیا اوسکی لشکر کو زیر و زبر
نہ لایا وہ تاب نبرد حجر — طرف شام کی بہاگا وہ کینہ ور
سہ فرسخ حجر نے تعاقب کیا — ہزارونکو کشتہ و خستہ کیا
خراسانیان حج سی اس سالکی — بلا بہر د محروم یکسر رہی
جو بہاگا تہا ضحاک پیکار سی — کئی روز باقی رہی حج کو تہی
نہ گنجایش وقت تہی اسقدر — کہ حج سی ہون حجاج پہر بہرہ ور
ہزارون مسلما اس حج کی سال — رہی حج سی محروم بی قیل و قال
قریب آیا جب حج بیت الحرام — کیا معویہ نے مقرر امام
یزید ابن ضحرہ کو پہر حجاز — بہت اوسکو لشکر دیا کینہ ساز
دیا حکم یون اوسکو جا مکہ تو — امامت وہانکی لی ای نیک خو

کرا سب مسلمانون کو حج تمام
لی بیعت وہان سب سے از خاص عام

وہ آیا غرض لیکے مکہ سپاہ
برون شہر اوسنے کیا خیمہ گاہ

دیا اوسنے حجاج کو یہ پیام
مین آیا ہون ہوکر تمہارا امام

کرو آکے بیعت میرے ہاتھہ پر
کرے حج میرے ساتھہ ہر ایک بشر

کرو معٰویہ کی اطاعت قبول
کہ ہو تمکو انعام بیحد وصول

قثم ابن عباس جو تھا امیر
تھی مکہ مین سب اوسکی فرمان پذیر

کہا اوسنے مین ہون یہان کا امام
علی کی طرف سے ہر خاص و عام

تو ہے کون اور کسکا بہیجا ہے تو
جو دعوی امامت کا کرتا ہے تو

لڑا اوسنے تکرار باہم وہان
ہوے مستعد جنگ پر ہر دوان

دو جانب ہوئے لشکر آراستہ
بصحرای مکہ صف آراستہ

ہوئی جمع مکہ کے سردار سب
ہم اطراف مکہ کے اہل عرب

ہنر بد و قثم کو لڑائی سے باز
اونہون نے رکہا تا نہو کینہ ساز

دیا روکا وسکال کی حج سے بہی
اونہین کہ حرمت رہی کعبہ کی

نہ خونریزی خلق مکہ مین ہو
نگہہ رکہا بس عظمت کعبہ کو

کیا شیبہ ابن عثمان کو
عرب نے امام اپنا فرخندہ خو

کیا اوسکی ہمراہ حج کو ادا
مناسک کی ارکان لائے بجا

یہانتک کہ وہ سال پورا ہوا
ہوئی سال چالیس کی ابتدا

تاختن بشر بر حجاز و یمن و مکہ و مدینہ و بجبر بیعت کردن اہل عرب را

ہوا ابتدا سن چو چالیسواں ۔ کہ جس سال میں سرور مومناں
علی مرتضی شیر یزدان پاک ۔ بلند آفتاب ہدی تابناک
محب خدا سرور اتقیا ۔ امام زمان برتر از کبریا
چراغ شبستان صدق و صفا ۔ بہار گلستان جود و عطا
نگہدار دیوان عدل و کرم ۔ جوانمرد مردان عالی ہمم
در شہر علم محمد رسول ۔ ردائے سر و زوج پاک بتول
ز تیغ جفا ابن ملجم لعین ۔ شہید ہوکے پہونچے بخلد برین
ہوئی جبکہ اس سال کی ابتدا ۔ دلیل معویہ نے یہ فرمان دیا
بشر کو کہ اے مرد جنگ آزما ۔ سپہ لیکے تو سمت مکہ کو جا
مدینہ کو اور مکہ کو فتح کر ۔ حجاز و یمن کو بھی تسخیر کر
وہانکے ہیں جتنے صغیر و کبیر ۔ انہیں سب کو کر میرے فرمان پذیر
کرا سب سے اوسجا میں بیعت میرے ۔ وہاں کر دے قائم حکومت میرے
بشر لیکے ہمراہ ہیں تین ہزار ۔ سواران پرخاش جو مردکار
مدینہ میں آیا وہ لیکر سپاہ ۔ ہوا اوس سے کوئی نہ وہاں کینہ خواہ
لیا شہر لی جنگ و پیکار آ ۔ کھڑا ہوکے منبر پہ کہنے لگا
کروں تہہ پر بہیری بیعت سبھی ۔ کرو مسعویہ سے بکہ مسر کشی

جو پہیری میری حکم سے سرکوی
ہوئی تہی پہر اوسکو بیعت سبہی
لئی بہاگ وہ نشتر سو بسو
چہپا جاکے جابرؓ پیل نامور
کہا ام سلمہ نے جابرؓ سے یون
بچا قتل سے جملہ انصار کو
ابہی جاکے بیعت کو کر اختیار
پہنہان آن مادر مؤمنان
جو بہاگے تہے انصار عالی نژاد
بشر نے کیا قتل اوسکو شتاب
پس از بیعت جابرؓ نامور
مدینہ مین نایب کر اپنا مقرر
کیا آکے مکہ مین ہی وہ ہی کام
قثم ابن عباس دیکہہ اوسکا حال
ابو موسی ہی چہپ گیا بہاگ کر
تو اوسنی پکڑوا منگایا اوسی
تو کسواسطی پہرتا ہی بہاگتا

چہوڑونگا مین اوسکو زندہ کبہی
پہر انصار مین ہی نہ آیا کوئی
وہ گوشہ مین بیٹہے چہپا جان کو
ام المومنین ام سلمہ کی گہر
کراتا ہی اصحابؓ کو قتل کیون
مدینہ کی ہر ایک دیندار کو
بچا قتل سے خلق پروردگار
کری جاکے جابرؓ نے بیعت وہان
ملا اونمین سے جو کوئی پاکزاد
جلا کر کیا اوسکی گہر کو خراب
مدینہ سے مکہ مین آیا بشر
یل بوہیر کو وہ کینہ ور
کیا سب کو بیعت بجبر تمام
چہپا ایک گوشہ مین وہ خوشخصال
بشر کو ملی جبکہ اوسکی خبر
کہا اوس سے ای مرد فرخندہ
سب حکام و عمال سے یہ بتا

کہا بہاگتا ہون مین از خوف جان | مین گوشہ مین دیتا ہون جا تمکو آن
بجبر اوس سے لی بیعت معویا | کہا مجھکو فرمان ایسا ہوا
کہ اصحاب پیغمبری کو کبہو | نہ زنہار کچہو کہین قتل تو
تو دیتا ہون مین تجھکو جان سے امان | تو ہو مطمئن مت کر اب خوف جان
جو مکہ مین بیعت سے فارغ ہوا | بسر پہر یمن کو روانہ ہوا
علی کو بسر کی ملی جو خبر | تو حارث کو بالشکر پر ظفر
روانہ مدینہ کی جانب کیا | بسر کا مدینہ مین نایب جو تہا
گیا بہاگ وہ سنکے حارث کا حال | چہپا جا کی در دشتہا و جبال
مدینہ مین آیا جو حارث جوان | ہوئی اسکی محکوم خورد و کلان
جو بہاگی تہی انصار از خوف جان | مدینہ مین آئی وہ لیکے امان
حجازی و مکی و مدنی تمام | ہوئی تابع حارث نیکنام

آزردہ شدن امیر المومنین از قتل و غارت اہل عرب حجاج و بدلیت فرستادن بمعویہ و صلح و بیعت کردن معویہ از امیر المومنین رضی اللہ

جو عمال نے شام کی جابجا | فساد ایک عالم مین برپا کیا
ہزارون ہوئی قتل بل یقین | ہوئی غارت اموال و زر و زمین
علی کو ہوا سخت اس سے ملال | مسلمانو نپر رو نمودہ خوشحال
کیا آخرش ایک نامہ روان | سوی معویہ حاکم شامیان

یہ مضمون وس نامہ نامی کا تھا ‎ — ‎ سر نامہ پر لکھا نام خدا
ز سوے علی بندہ کبریا ‎ — ‎ سوی عامل شام آن بیحیا
سلام علیک و براہ یقین ‎ — ‎ جو ہمراہ تیری ہین از مومنین
مین تعریف کرتا ہون اللہ کی ‎ — ‎ جو ہی ایک جسکا نہ ساتھی کوئی
نہین کوئی معبود اوسکی سوا ‎ — ‎ ہمیشہ کو اوسکو لہے بقا
محمد رسول خدا پر درود ‎ — ‎ مین بہیجون لشکر بتشبا اونپر درود
بس اب جان ای عامل شام تو ‎ — ‎ کہ عمال مین ہانکو نام تو
صحابی پیمبر کا کیا تو نہین ‎ — ‎ لڑا راہ دین حق کی کیا تو نہین
نہین دیکھی کیا تو نی ای بی مہر ‎ — ‎ تو چشم رسول خدای جہان
کیا کام کیا تونے یہ اختیار ‎ — ‎ کہ ہی تجھسی مخلوق زار و نزار
کیا تیری عمال نے جا بجا ‎ — ‎ مسلمانونکو قتل بس بے خطا
لیا لوٹ حجاج و غربا کو سب ‎ — ‎ دی جان سی مار ہزارون عرب
دئی ساری انصار کی گہر جلا ‎ — ‎ دیا روک حجاج کو برملا
مناسک سی حج کی رہ کینہ سی ‎ — ‎ رکہا باز اوس رسم دیرینہ سی
کیا خلق پر ظلم بے انتہا ‎ — ‎ غریبونکو لوٹا بچا بجا
ڈر اب تو ڈرا اوس خدا پاک سی ‎ — ‎ فرازندۂ ہفت افلاک سی
نکر اہل اسلام پہ اب ستم ‎ — ‎ رہ راست سی رکھ نہ باہر قدم

کر انصاف اس ظلم سے باز آ — مسلمانوں کو اس قدر مت ستا
قیامت کو دنگو گیا بھول کیا — جو کرتا ہے جاری یہ رسم جفا
بروز جزا جب کہ پروردگار — کرے سب اعمال کی ایک شمار
دیے جائیں اعمال نامہ تمام — ہر ایک شخص کے ہاتھ میں لاکلام
تلیں سب کے اعمال میزان میں — چھپا حال ظاہر ہو ایک آن میں
ہر ایک سے حساب اوسکی اعمال کا — خداوند قہار لے پھر ملا
تو اوس وقت کیا مونہ دکھاویگا تو — خداوند قہار و جبار کو
ہوا اعمال کا جبکہ تجھسے حساب — تو کیا دیگا اوس وقت حق کو جواب
در توبہ ہے اب تلک تو کھلا — ہوا جب کہ مسدود پھر ہوئی کیا
خطا پر تو اپنی ہو اب شرمسار — بدرگاہ یزدان بصد انکسار
طلب مغفرت کر گناہوں سے تو — کہ ہو پاک ان سب جفاؤں سے تو
نہیں چاہتا ہوں میں اس بات کو — کہ جاری تیری رسم بیداد ہو
ہوں ناحق میں مقتول اہل یقین — فساد ہر طرف پھیلی بر عالمین
مسلمانوں کی گھر جلیں آگ سے — پھریں حاجی لشکر کے لیس ہو سے
غرض تیری لشکر کشی سے ہی کیا — سبب تجھے صاف لکھ اپنا سب مدعا
اگر تجھکو کینہ میری ساتھ ہے — تو یہ ایک آسان تر بات ہے
کہ تنہا ہوں تو مجھسے پیکار جو — جریدہ ہے میں تجھسے ہوں جنگجو
دیا قتل کر تو نے مجھکو اگر — تب [illegible]

اگر تونے میدان میں مارا تجھے — خلائق بچے غارت و ظلم سے
بچیں قتل سے جملہ اہل یقین — لڑکی دونو جانب سے بیکار کین
اگر صلح کی ہو تیری آرزو — تو لکھہ صاف مجھکو لعل زر نکو
کوئی صلح مین شرط ہووے اگر — تو اوس شرط سے مجھکو آگاہ کر
جو منظور ہونیکی قابل ہوئی — پذیرا کرون اوسکو مین باخوشی
اگر تو کرے صلح مین بہی کرون — لڑے تو اگر مجھسے مین بہی لڑون
تیری پاس گر تیغ ہے آبدار — میرے پاس موجود ہے ذوالفقار
جو رکہتا ہے تو صلح اور جنگ سے — مین عاری نہین دونو آہنگ سے
جو کچھ تجھکو منظور کرنا ہو کام — مجھے بہیج لکھکر سبہی والسلام
پڑہا معویہ نے جبہی اوس نامکو — اوٹہا کانپ دیکھہ اوسکی مضمون کو
ہدایت کا راہ اوسکو آیا نظر — ہوا اینکا دل مین پیدا اثر
خطا پر ہوا اپنی بس منفعل — بدرگاہ سبحان ہوکر خجل
گناہون نفسی کی اپنے توبہ تمام — رہ راست پر آیا وہ نیکنام
علی سے ہوا صلح کا خواستگار — کیا دور سب اپنے دلسے غبار
لکھا پاسخ نامہ مرتضیٰ — سر نامہ تھی جسکے حمد خدا

نامہ امیر معویہ بنام امیر المومنین ؓ

یہ مضمون ہے نامہ معویا — بسوئے علی سرور باصفا

سلام علیک ای امیر عرب
بقوم بزرگ و گرامی نسب

ہم ایمان تو از مومنین
بصد مرحبا و بصد آفرین

مین کرتا ہون اب حمد پروردگا
بزرگی و وہ احمد نامدار

فرازندۂ ہفت چرخ برین
برآرندۂ سبزہا از زمین

خرد بخش ہر عاقل و ہوشیار
روشن بخش فلاک انجم گذار

پذیرندۂ توبۂ مذنبین
فروزندۂ قلب اہل الیقین

منور کن چہرہ مہر و ماہ
نگہدار مردم ز دزد و سیاہ

وہی ہے سزاوار حمد و ثنا
شریک اوسکا کوئی نہین ہے وہ

سوا اوسکے معبود کوئی نہین
بغیر اوسکے مسجود کوئی نہین

ہزاران درود و ہزاران سلام
بروح محمد علیہ السلام

بحب دلی بھیجتا ہون مدام
بہت رحمتین اوسپہ ہر صبح و شام

تیرا نامہ ای سرور باصفا
ہدایت سی جو ہے سراسر بھرا

پڑہا مینے پائی ہدایت تمام
مضامین سے اوسکے ای نیکنام

خطاؤن سے سب اپنی نادم ہوا
جناب خدا مین بصد التجا

مین کرتا ہون توبہ نصوحہ خدا
کری عفو سب مجھسے سہو و خطا

جو پوچھا ہے تونے میری عزم کو
کہ لشکر کشی سی ہے کیا آرزو

یہہ ہی آرزو میری ای نیک پی
کہ یہ شام کا ملک باقی رہی

تصرف میں اور قبضہ میں سب کے
ہر ایک جا جو کی ملک شکستی
تو اپنی مستصرف ہو کام میں
محافظت کرے اس شہر و ملک تو
صلح کرنا تو منظور ہے
وہ شرط ہوا ای یل باصفا
رہے شہر تو قبضہ میں پہ بدام
نہ دن دخل پا ہر تیری شہر و زمین
یہ شرط منظور ہو وے تجھے
تیری ہاتھ پر آکے بیعت کروں
اور پھر سے تو اے سرور مسلمین
وہاں مل کے ہم تم میں ہو آشتی
نہ لگے کو تکرار باہم رہی
یہ ہو صلح منظور ای نیکنام
پڑھا مرتضیٰ نے جب اوس نامہ کو
جریدہ وہ آئی بموصل زمین
ہوا حاضر خدمت مرتضیٰ

تیری تا خط سے سب بچا ہی اگر
تو اوس سو غرض کس کی پھر ہو رہی
نہ آوی کبھی سرزمین شام تر
نہ ہو ہی کے آکر کے پر خاش جو
ولی ایک شرط او میرے تو زیر
کہ یہ ملک سب مصر اور شام کا
نہ دے دخل تو اوس میں ای شیر
تیری قبضہ و ملک میں سب پڑی
تو کرتا ہو یہیں صلح ای نیک پی
جریدہ میں ہو موصل زمین میں
چلا آ جریدہ بموصل زمین
چلیں دونو ہم تم رہ راستی
ہمیشہ کو بس صلح قائم رہے
تو کر اختیار اسکو لیجو ابھی
پذیرا کیا صلح اور شرط کو
یل معاویہ ہی جریدہ وہاں
بصد عجز تسلیم لایا عجب

ملے دونو اگر بہم سینہ ہو ‏ ‏ بذوق دلی دونو بے کینہ ہو
کری بیعت مرتضیٰ اختیار ‏ ‏ پل معویہ نے پس از روزگار
رکھا عامل شام اوسی برقرار ‏ ‏ ہمیشہ کو بہ مصر و شام دیار
ازان بعد وہ دونو گردن فراز ‏ ‏ پہری اپنے دارالامارت کو باز
پہلے آئے کوفہ مین شیر خدا ‏ ‏ پل معویہ شام آیا چلا
نہ پہر دونو باہم ہوئے جنگ جو ‏ ‏ چلے دونو جانب سوے صلح کو
ہوئی تاخت تاراج موقوف سب ‏ ‏ بچے قتل سے جملہ اہل عرب

تاختن بسر بر یمن و قتل کردنش ابنای صغیر سن عبیداللہ ابن عباس را

اب آگے کا بیان مختصر ‏ ‏ لکھا راویون نے ہے اسطور پہ
کہ مکہ سے وہ جب یمن مین گیا ‏ ‏ وہان ابن عباس عامل جو تھا
گیا بھاگ سنکر بسر کی خبر ‏ ‏ جو بیٹی تھی دو اوسکی لخت جگر
سپرد ایک شتربان کی کر گیا ‏ ‏ یمن چھوڑ کر بھاگ باہر گیا
یمن مین بسر جبکہ داخل ہوا ‏ ‏ کیی قتل بیرحم بہت جابجا
لیا اپنے قبضہ مین شہر یمن ‏ ‏ رہا دو پہر اوسمین شمشیرزن
تجسس مین تھا پھر ابن عباس کے ‏ ‏ ہوا وہ منادی کہ اوسنے دی
کہ لاؤ لاوے اوسکے اولاد کو ‏ ‏ بھلائی اگر چاہتے اپنی ہو
یمن مین ملا جب نہ اوسکا پتا ‏ ‏ تشدد سب اہل یمن پر کیا

کہا گھر مین سے گیا بہاگ کر / تو بیٹی ہین دو اوسکے لخت جگر

پکارا کہ میرے پاس لاؤ اونہین / اسیوقت مجہکو دکہاؤ اونہین یہا

ہنا چار لایا اونہین ساربان / کیا عرض اے سرور کامران

یہ لڑکی ہین سن مین نہایت صغیر / نظر رحم کی اپنے رکہیہ اے امیر

نہ آیا اوسے رحم اطفال پہ / کرائے جدا تیغ سے اونکی سر

بس یمن مین رہا حکمران / کئی ماہ تک شہر مین کامران

شہید ہوئے جب علی مرتضی / امام حسن ہوگئے اونکی جا

گیا معویہ پاس وہ شام کو / رہا ملک مین اوسکی وہ کینہ جو

اسے سال مین سرور مومنان / لیا ابن عباس سے بیگمان

ہوئی سخت ناراض وہ نامور / کیا جو کہ بصرہ مین اوسنے غدر

ناراض شدن امیر المومنین رضی اللہ عنہ از عبد اللہ ابن عباس

سبب اونکی ناراضی کا یہ ہوا / علی کا خلیفہ جو بصرہ مین تہا

ابوالاسود دیلمی نامور / علی کو لکہا اوسنے اسطور پر

کہ یا مرتضی سرور مومنان / خیانت کی عبد اللہ نے بیگمان

خزانہ مین اسلام کے ہاتہ ڈال / لیا اوسنے اوسمین سے کچہہ نکال

خیانت سنی ابن عباس کے / ہوئی خشمگین سخت مولی علی

لکہا ایک فرمان تہدید کا / سراسر ہدایت سی اوسکو بہرا

سوی ابن عباس بہیجا اوسی ۔۔۔ یہ مضمون تہا اوسکا ای نیک پی
تہی بسملہ نامہ کی عنوان پر ۔۔۔ تہا بعد اوسکے مضمون اسطرح پر
یہ نامہ ز سوے علی مرتضے ۔۔۔ جو ہیگا امیر اہل اسلام کا
سوی عامل بصرہ مرد گزین ۔۔۔ سلام علیک و بر آن مومنین
جو ہمراہ ہین اوسکی اہل صفا ۔۔۔ ہدایت پہ حق اونکو رکہی سدا
مین کرتا ہون تعریف اللہ کی ۔۔۔ نہین مثل جسکے جہان مین کوی
نہین کوی معبود اوسکے سوا ۔۔۔ نہین کوی مقصود اسکے سوا
ہدایت کری جسکو چاہی وہی ۔۔۔ ضلالت بہی دی جسکو چاہے وہی
نہین اوسکا کوی شریک و سہیم ۔۔۔ کہ ہی ذات اوسکی غفور الرحیم
درود و سلام اور ہزار آفرین ۔۔۔ بروح محمد رسول امین
بصد جا بہیجتا ہون مدام ۔۔۔ بصد قلب و دل روز و شب صبح و شام
بس اب ہان ای عامل بصرہ تو ۔۔۔ کری تو نے کیون یہ خیانت کہو
خزانہ سی اسلام کی تو نے زر ۔۔۔ نکالا ہی کیون ہاتہ کو ڈال کر
اگر یا بہول کیا تو خدا پاک کو ۔۔۔ بلندی دہ ہفت افلاک کی
قیامت کو جب ہوے گا تجہسے حساب ۔۔۔ خدا کو تو کیا دیگا اسکا جواب
بس اب ڈر خداوند قہار سی ۔۔۔ حلیم و توانا و جبار سے
کر اب توبہ درگاہ یزدان مین تو ۔۔۔ ہو خائن و مذہب ترش و

خزانہ مین تھا جسقدر مال و زر
لیا ہو جو کچھ تونے اوسکو نکال
کریگا جو اس امر مین کوتہی
مناسب ہے بیشک تجھکو اے نامور
بہت اسمین تاکید تو جان لے
لکھی کی موافق عمل اور کام
پڑا عامل بصرہ نے نامہ جب
کیا اوسنی بصرہ سے عزم فرار
لکھا مرتضے کو کہ ای شاہ دین
جسے چاہو حاکم مقرر کرو
مین چاہتا ہون یہانسی کسی اور جا
سوی مرتضے کرکے یہ نامہ روان
خزانہ سی جو زر لیا تھا نکال
قریشی کئی بیس مرد اوسکی ساتھ
چلی جانیسی اوسکے سالار دین
علی کو اسی سال مین چھوڑ کر
گیا شام مین معویہ کے قرین

حساب اوسکا سمجھا مجھے سر بسر
اوسی ہاتھہ سے اپنی اوسمین ہی ڈال
تو مین تجھکو دونگا سزا اینٹ کی
کہ کردی تو پورا خزانہ کا زر
امانت دیانت کو پہچان لی
تو کر اختیار اوسکو بس والسلام
اوڑی ہوش اسکی تو یکلخت
ہوی طمع مال و زر آبدار
حکومت نہین بصرہ کی کرتا نہین
میری جا بہ ای سرور نیک خو
مجھے ہر جگہہ رزق دیگا خدا
گیا بصرہ سے سوی مکہ روان
گیا لیکے ہمراہ اپنے وہ مال
زر و مال سب لیکے ہاتھون تہہ
ہوی جو دلمین بس سخت اندوہ گہن
عقیل ابن ابوطالب نامور
ہوی مرتضے اوسکی اوپر دگہن

ہوئے آبدیدہ علی نامور
کہ بھائی بھی مجھکو گیا چھوڑ کر

بہت صدمے اس سن کے اندر ہوئے
شہ دین کو جو ہوئی پے بہ پے

یہانتک کہ اونکو شہادت ہوئے
اسی سال مین با سعادت ہوئے

مہینا تہا رمضان اس سال کا
تہا تاریخ سترہ کا جو ابتدا

کہ مجروح ہو تیغ بیداد سے
اوسی روز جنت مین وہ جا

پلا ساقیا وہ سعادت کا جام
کہ جس سے شہادت پہ ہو اختتام

جسے پیکے مین شادمانی کرون
پس مرگ بہی زندگانی کرون

ذکر شہادت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ از دست عبد الرحمن بن ملجم لعین

عرب کے جو تھے عاقل و ہوشیار
موجب ہمایون سوانح نگار

رقم کرتے ہین یون بصدق مقال
علی مرتضی کی شہادت کا حال

کہ تہا ابتدا سال چالیس کا
خوارج نے باہم کیا مشورا

تہے تین آدمی سنگدل تند خو
پہر کر دین سے خارجی ترش رو

تہا اونمین سے ایک ابن ملجم لعین
وہ تہا مصر کا اصل مین بالیقین

وہ تہا شامل قتل عثمان غنی
خوارج مین پہر آگیا تہا شقی

مبارک بن عبد اللہ تہا دوسرا
تہا عمر ابن ابی بکر جو تیسرا

یہ تینون شقی ملکے تہے ایک رئے
درون مسجد کوفہ دلفروز

بظاہر تھی وہ شامل مسلمین
مسلمانوں سے رکھتے تھے دلین کین

وہ آپس مین کرتے تھے کلام
نہین کوئی دنیا مین ہے اب امام

خدا پاک کا حکم ہے سر بسر
نہین قابل حکم کوئی بشر

جو شامل تھے حکمین مین مومنین
ہوئے خارج اسلام سے بالیقین

ہوئے سب وہ گمراہ دین سے پھرے
سیاہ دل شیاطین سے سب بھرے

بہت سخت باتین علی کو کہین
کہ آ سکتی تحریر مین وہ نہین

وہ جنگ نہروان کو کرکے یاد
بہت روئے تینون شقی نامراد

لگے کہنے یون کاش وس جنگ مین
اگر ہوتا کچھ قابو حاصل ہمین

تو کرتے مدد اپنے اخوان کی
حفاظت مین اونکی زر و جان کی

بدل کرتے کوشش نہ لاتے درنگ
علی کے مقابل ہو کرتے وہ جنگ

کہ موہنہ پھیر جاتی سب اوسکی سپاہ
بحال پریشان و زار و تباہ

کہا ابن ملجم نے اے بھائیو
اگر دونو تم متفق مجھسے ہو

تو قتل علی معویہ عمر عاص
بآسانی ہو سکتا ہے وقت خاص

اگر قتل ہوجائین تینون امیر
تو عالم ہمارا ہو فرمان پذیر

بہت سہل تر ہو سکے ہے یہ کام
مری رائے پر گر چلو تم تمام

کرون ایسی تدبیر آسان تر
اوڑین جس سے تینون امیرونکے سر

جدی ہون جو تینون امیرونکے سر
تو ہم اس جہان مین بفتح و ظفر

ہر ایک ملک پر حکمرانی کرین
کرین جاری عالم مین حکم خدا
بہری ہین جو قرآن اور دین سے
منافق جو ہین مسلمین مین نہان
وہ بولا دہ کینا ایسی تدبیر سے
کہا ہی یہ تدبیر اے بہائیو
کہ تنہا یہ تینون امیر آن کر
مساجد کی محراب مین جو مدام
وہی وقت تینونکی ہی قتل کا
یہان پہر قتل علی مرتضیٰ
چلا جائی تم مین سی ایک شام کو
سوئی مصر جاوے چلا دوسرا
کرین ایک تاریخ مین تینون کار
جو کوفہ سی ہین مصر اور شام دور
ہوا اس کام کی ایک مدت مقرر
ہی مدت کا تخمینہ رمضان کا
بتاریخ سترہ بماہ صیام

بعیش و طرب زندگانی کرین
رہ راست پر آوی خلق خدا
الگ ہوگئی رسم و آئین سی
مٹی سبکا عالم نام مین نام و نشان
کہ جس سے ہون مقصود حاصل تمام
اوسی دل سے تم غور کرکے سنو
نماز اپنی پڑہتی ہین وقت سحر
امامت وہ کرتی ہین برخاص و عام
سر اونکی باسانی ہووین جدا
یہی کافی ہون تنہا کرون بر علی
کری قتل وہ عامل شام کو
کری عمر بن عاص کا سر جدا
کہ تینون امیرونکا لین سر اوتار
بہت منتر ہون تجہر کا ہی یہ بول
کہ تم دونو جا پہونچو اوسجا پر
پہونچ جاؤ گے تم وہان بر ملا
بوقت سحر تم کرو وہان یہ کام

یہان مین کرون کام اپنا مقرر
وہ بولے یہہ تدبیر ہے خوبتر
کیا ہم نے منظور اس کام کو
یہہ کہکر ہوے مستعد قتل پر
دی تلوارونکو آب ہی زہر سے
مبارک روانہ ہوا شام کو
رہا کوفہ مین ابن ملجم لعین
مہینا ہوا جب کہ رمضان کا
بدل مستعد اپنے اس کام پر
شب ہفدہ کو وہ رمضان کی
کیا حملہ تینون نے وقت سحر
کیا معاویہ پر مبارک نے وار
مسلمانون نے دیکھہ یہہ ماجرا
اوٹھا غافل شام مجروح کو
دیا داغ لوہے کا اوس زخم کو
مبارک کو معاویہ پاس لا
کہا معاویہ نے کہ اے مرد نام

علی مرتضی کا اوتار دین
پسند آئی سبکو یہہ اے نامور
ابہی جاتے ہین مصر اور شام کو
اسی کام پر باندہو اپنی کمر
او سیدم بہرے غصہ و قہر سے
گیا مصر کو عمر پر خارش جو
پے قتل شاہنشہ مومنین
ہوے تینون خارجی پر دغا
شقاوت لگاوت پہ باندی کمر
مساجد مین چہپ بیٹھے تینون لعین
امیرونپہ تینون ہوے خارجی
بچا سعد ولی گذرا بازو کی پار
گرفتار اونکو اوسی دم کیا
محل کیطرف لیگئے چار ہو
اثر زہر کا دفع تا اوس سے ہو
کیا سامہنے دست بستہ کہڑا
کیا کام کسکیلیے تو نے یہہ کام

کہا تین ہم مرد ہین کینہ ور ۔ ہوا مشورہ ہم مین بایکدگر
کرین قتل تینون امیرونکو ہم ۔ بوقت سحر انگیدن ایک دم
کیا مینی تجھسے یہان پر یہ کار ۔ گیا میرا افسوس خالی ہو وار
کیا ہوگا اوس دوسرے نے یہ کام ۔ بن عمر سے مصر مین لا کلام
رہا کوفہ مین تیسرا جو کہ تن ۔ علی پر ہوا ہوگا شمشیر زن
بن معویہ نے یہہ فرمان دیا ۔ کرولنگے تن سے سر اسکا جدا
مبارک ہوا قتل ناکام ہو ۔ صحت ہوگئی عامل شام کو
بجا زخم اور قتل سے عمر عاص ۔ نہ آیا وہ اوس روز مسجد مین خارج
ہوا اوسکو تہا درد قولنج کا ۔ تو اوسکا نہ مسجد مین آنا ہوا
امامت کو جو خارجہ آیا تہا ۔ وہ بن عاص کی جا یہ مارا گیا
جو تہا عمر قاتل وہ پکڑا گیا ۔ جو مضبوط رسیونسے جکڑا گیا
اوسی لای بن عاص کے سامنے ۔ کہا اوس سے یون عمرو بن عاص نے
کیا تو نے کیون قتل اس مردکو ۔ کہا مین ہون قاتل تیرا کینہ جو
تجہے قتل کرنیکو آیا تہا مین ۔ یہہ تلوار زہر آب لایا تہا مین
سمجہکر مین مسجد مین تجہکو امام ۔ کیا وار لیکن نہ بر آیا کام
ہوا قتل یہہ دوسیر انسیری جہا ۔ میری ہاتہ سے حیف تو بچ رہا
دیا حکم بن عاص نے قتل کا ۔ اوسی مصر مین وہ بہی مارا گیا

رہا تیسرا ابن ملجم لعین / جو کوفہ کے اندر رہا جانشین
بنی کندہ نام ایک محلہ کا تہا / خوارج کا کوفہ کو مسکن وہ تہا
اوسمین تہا ایک ابن ملجم کا گہر / وہ تہا دشمن جان علی نامور
خوارج تھے ہمسایہ اوسکی سبہی / علی سی وہ رکہتی تہی سب دشمنی
سبب دشمنی کا تہا اونکی یہی / کہ اونمین سے جو سیکڑون آدمی
بجنگ نہروان تھی ماری گئی / بحکم علی سرور دین کے
تھی ایک عورت اونمین نہایت حسین / گل اندام وسیمین بر ومہ جبین
تھی مشہور قطام کی نام سے / وہ قطامہ کینہ ور زشت پے
ہوی قتل تہی اوسکی کینہ کو مرد / جو مردانگی مین وے تہی اپنی فرد
تعداد بارہ جوان خارجی / بجنگ نہروان بحکم علی
علی سی وہ رکہتی تہی بغض وعناد / خرافات سی اونکو کرتی تہی یاد
ہوا ابن ملجم کے دل پر اثر / محبت کا قطام کی بیشتر
ہوا اوس سی وہ عقد کا خواستگار / تو کی زن نی کابین مین شرط چار
کہا میرا کابین جو کوئی دی / وہی وصل سی بہرہ ور ہو میری
جو کوی درم مجہکو دی تین ہزار / غلام اور کنیزک جو ہون ہوشیار
علی مرتضی کا بہی لاوی وہ سر / بجا لاوے چارون ہی شرطین اگر
کراونمین عقد اپنا اوسسے ضرور / وگرنہ رہون عقد سی دور دور

کہا ابن ملجم نے منظور سب
بآسانی کر سکتا ہون مین ادا
کہا اوسنے ای مرد جنگ آزما
کہا چھپ کی بیٹھونگا مین رات کو
علی آئیگا جب بوقت سحر
اندھیرے مین تیغ سے کردونگا مار
تیری پاس پھر اوسکو لاونگا مین
کہا اوس سے قطام نے ای جوان
برآویگی اس سی تیری آرزو
معاون ہی لی اپنی دو مرد تو
علی سی بدل رکھتی ہین دشمنی
ہی ایک اونمین وردا مرد دلیر
وہ شبیب دلاور ہی جو دوسرا
وہ دونون ہین حامی دیار ہون
ملاونگی لا کر اونہین تجھسے ہی
غرض دونونکو لا ملایا اوسی
کیا عہد تینون نے ملکر بہم

کہا تیرا کام مین ای غنچہ لب
مہینے مین رمضان کی آئی یہ تھا
علی کا تو سر کسطرح لائیگا
علی کی ہی مسجد مین ای خوبرو
امامت کو مسجد مین تنہا ہو کر
سر اوسکا جدا تن سی ہوگا او تار
غرض اپنی سب تجھسی پاونگا مین
یہ تدبیر عمدہ ہی رکھہ تو نہان
اکیلا وی کر نہ اس کام کو
جو ہین مرد جنگ آور و کینہ جو
کہ پیاسے ہین خون علی کو وہی
لڑائی کی جنگل کا ہی نرہ شیر
وہ ہی مرد میدان کارزار آزما
دل و جان سی بس مددگار ہون
رکھہ اس راز کو دل مین یا تو خفی
بہت مکر و دھوکہ سکھایا اوسی
کرین ملکی سر کو علی کے قلم

کرے یا وری ایک کی دوسرا
گیا ایک کا وار خالی اگر
کری تیسرا یاوری دونونکو
ہوی متفق تینون اسبات پر
شب ہفدہ آئی جو رمضان کی
جریدہ علی جبکہ آئی وہان
علی پر کیا پہلی شبیب نے وار
زسوی دگر ابن ملجم لعین
کیا وار پور از راہ جفا
کہ سبقت سے تیغ سر پر پڑی
کہ ملعون نے مار ڈالا جسے
مسلمان دوڑی ہر ایک سمت سے
وہ وردان و شبیب گئی بہاگ کر
گرفتار ہوا ابن ملجم لعین
بسوی قصر گریان با درد و آہ
کہا مرتضی نے با ہل صفا
کرو حمزہ کو اپنے آگے امام

نہ مونہہ پہیری وا اسکا مہ سے تلپیلا
کری دوسرا اور جون شہ شیر
ہو تینونکا حملہ بیکبار گی
ارادہ پر اپنے کمر باندہ کر
تو مسجد مین جا بیٹھی تینون شقی
اوٹہی تینون یکبار حملہ کنان
ولیکن گیا خالی اور نابکار
ہوا حملہ آور علی پر زہین
پڑی تیغ بر پہلوی قنفذی
علی نے پکارا کہ پکڑو کوئی
اسیدم گرفتار کر لو اسی
پکڑ کرکے رسی سی باندہا اوسی
بچا جان کو جا گہسے اپنی گہر
علی کو اوٹہا لیگئے مومنین
محل مین لٹایا باآہ و نگاہ
پڑہو تم نماز اسی مسجد مین جا
کرو اقتدا اوسکے پیچہے تمام

مسلمان مسجد مین پهر نماز — گئی رہ گئے مرتضے پاکباز
بلا کر کہا ابن ملجم سے یون — کیا تونے هی قتل اب مجهکو کیون
کہا خون تیرا سمجهکر حلال — کیا مینے یهہ کام بے قیل و قال
بہت خون ناحق جو تونے کئی — کہ جس سے تو بس واجب القتل هی
حسن کو دیا حکم کہ ای نور عین — رکہو ابن ملجم کو تم قید مین
جو دنیا سے ہو جائے میرا سفر — تو ملعون کا تم اوڑا دیجو سر
جو باقی رہی ہو گی کچهہ زندگی — صحت پا کے اس زخم سے مین ابهی
اسے دونگا تعزیر شرعی ضرور — حراست مین اسکو نه لاو قصور
حسن نے بحکم شہ ارجمند — کیا ابن ملجم کو زندان مین بند
مسلمان ادا کر چکے جب نماز — بدرگاہ حق با خشوع و نیاز
سب آئے حضور علی مرتضے — کرین چارہ کچهہ تا کہ اوس حضرت کو
جو تہا زخم کاری وہ اور لا دوا — ہوئے دیکهہ مایوس اہل صفا
علی نے سبہونکو وصیت یہ کی — کہ ڈرتے رہو تم خدا سے سبهی
کرو وقت سختی کی صبر اختیار — طلب مغفرت رکہو از کردگار
کیا غرض سب نے کہ ای نیک پی — کرین بیعت ہم بعد مین آپکی
امام حسن سے جو ہین متقی — پسر آپ کے اور سبط نبی
یہہ فرمایا بہتر سمجهکر سبهی — کرو وہ جو ہو دین کی بہتری

ہین مشغول ہون اپنی ہی کام مین | یہ نیکی ہی مع الخیر انجام مین

نہین اپنی طرف سی نہین بولتا | کچھہ اس امر مین ای گروہ صفا

نہین ہے سب اسکام کا اختیار | دعا کا ہون مین تم سے امیدوار

مرا وقت اب آخری آگیا | لو میر اسلام ای گروہ صفا

یہہ فرماکی کی بند اپنی زبان | ہوئی کلمہ توحید سے دُرفشان

مکرر سہ کرر پڑہا کلمہ کو | یکایک روانہ ہوئے خلد کو

ہوئی روح پاک اونکی تن سی جدا | کیا اونے آرام جنت مین جا

بہشت رحمتین تا بروز شمار | خدا کی رہین اونپہ لیل و نہار

رہی اونکی قاتل پہ لعنت سدا | ہو دونو جہان مین ملامت سدا

کیا ایک راوی نے یون ہی رقم | کہ وہ زخم کہا کر علی محترم

رہی زندہ دو روز تک بیگمان | بروز سیوم دی حق مین جان

شہ دین نے جب کیا انتقال | مسلمانون پر سخت گذرا ملال

پس از گریہ و نالہ رنج و بکا | کیا فکر تجہیز و تکفین کا

دیا غسل حسنین نے آپکو | پنہایا کفن اوس تن پاک کو

ادا کی جنازہ کے اوپر نماز | حسن نے امامت کری با نیاز

کیا دفن پہر اوس تن پاک کو | حوالہ کیا کوفہ کی خاک کو

خوارج سے جو دل مین یہ خوف تہا | مبادا جنازہ نکالین وہ آ

دردن قصر ظاہر مین قبر شریف
ولی را انکو خفیہ تابوت کو
لیکہ وہ نجف دفن اوس جا کیا
نجف اشرف اسی سے روز اوسکا نام
ہوئی جمعہ کو دن وفات شریف
تھی تاریخ اوس ماہ کی ستر ہوین
خلافت کی مدت رہی پانچ سال
پس از دفن میر عرب با صفا
ہوئی بیعت اہل صفا آن کر
خلافت کی مسند پہ ہو جلوہ گر
پکڑ لاوا اب ابن ملجم کو یہان
بحکم خلیفہ مسلمان اوسے
کیا سامنے لا کے اوسکو کھڑا
بُری حال سے قتل اوسکو کیا
دیا پہلے ہاتھو نکو اوسکے تراش
گرم کر سلائی دی آنکھوں میں ڈال
کیا سر کو پہر اوسکو تن سے جدا
بنائی بہت اونچی از بس لطیف
گئی لیگئے حسنین فرخندہ خو
چھپا کر خوارج سے جسم صفا
ہوا اندر اہل صفف انکا نام
مہینا تہا رمضان پاک و لطیف
سن ہجری چالیس تہا با یقین
مہینے ہوئی تین کم زین مقال
ستہ شہنشاہ مردان علی مرتضیٰ
امام حسن کی عدد پاک پر
حسن نے دیا حکم اسطور پر
جو ہی قاتل سرور مومنان
گرفتار کر لاے زندان سے
ہوا حکم اوسکے لئی قتل کا
مسلمانون نے کو فہ مین بر ملا
کئی قطع پہر پاون ہی دی خراش
زبان کو بھی دی کاٹ بی قیل و قال
دیا لاش کو آگ مین پہر جلا

رہیو ابن ملجم پہ قہر خدا
بروح علی مرتضیٰ باصفا
تھی عمر شریف علی مرتضیٰ
تریسٹھ برس کی تھی عمر آپ کی
لکھا ہے تلمیذ نے کہ عمر علی
ہوا اور یوں میں یہاں اختلاف
کیا بعض نے اسطرح پر رقم
امام حسین اپنے ہمراہ سے لے
کیا دفن تابوت کو بس وہاں
وہی قول سچ ہے جو اول لکھا
وہی ہے زیارتگہ خاص و عام

دم مرگ سے تا بروز جزا
او تری رہی رحمت حق سدا
لکھا ایک راوی نے یوں برملا
لکھا دوسرے کی کبہ پینسٹھ کی تھی
تھی اٹھاون برس کی نہ کم زیادہ
علیم اسکا اللہ ہے بالصواب
کہ تابوت پاک شہ محترم
حفاظت سے لیکر مدینے گئے
بر مرقد فاطمہ بیگمان
نجف اشرف میں مرقد مرتضیٰ
وہیں دفن ہیں مرتضیٰ نیکنام

تمتہ کتاب بشکر خدا کے وہاب و دعا حاجات بدرگاہ
قاضی الحاجات

میں کرتا ہوں شکر اب خدا کا ادا
کہ دی نیک توفیق اسکام کی
لکھا میں نے حال خلافت علی
کیا نظم اسکو باردو زبان

کیا اوسنے احسان مجھپر بڑا
مجھے حسن آغاز و انجام سے
کتب معتبر سے لیا ہے سبھی
جسنے پڑھ کے خوش ہووین خواندگان

جو کوئی پڑہے یہہ گرامی کتاب　　وہ ہو خیر دارین سے کامیاب
یہی پڑہنے والونسے اب التجا　　مین رکہتا ہون جو نظم مین ہو خطا
دہین اصلاح اوسکو ڈہکین عیب کو　　نہوون نظم مین وہ میرے عیب جو
سمجہہ لیوین اسکو کہ انسان ہے　　مرکب خطا اور نسیان سے
مجہے یاد رکہین دعامین سدا　　خدا سے میری چاہین عفو خطا
ہوئی ختم جب یہ گرامی کتاب　　سن ہجرت آن رسالت مآب
تہی تیرہ سو چہہ اور مہینا رجب　　فراغت ہوئی نظم سے مجہکو سب
حسن کر تو اب اپنی ختم کلام سخن　　دعا پر بدرگاہ حق اختتام ذو المنن
عنان روک اب توسن خامہ کی　　زبان روک تقریر سے نامہ کی
خموشی سے اسوقت ہو بہرہ ور　　نہ دیگر طول نامہ تو بس ختم کر
بنام خدا ختم کر یہہ کتاب　　کہ اعلم ترا اللہ ہے بالصواب
الٰہی ترا شکر کیونکر ادا　　کرونمین جو احسان تونے کیا
کہ دے مجہکو توفیق اسکام کی　　زبس نیک آغاز و انجام کی
لیا نیک کام اس گنہگار سے　　سیہ رو مجرم و عاصی خطادار سے
میرے تن کا ہر مو اگر ہو زبان　　ہر ایک مو سے ہو شکر مین تر زبان
تیرا شکر جب بہی نہووے ادا　　وہ انعام تونے ہے مجہہ پہ کیا
جو دی تو نے توفیق اسکام کی　　مجہی اور لیا مجہسے ایکبار گی

کچھ کارنمایان و حسن عمل — جو خالی ہوا از کذب و مکر و دغل

تو ہی اسکو مقبول کر اے کریم — ز اکرام خود اور بفضل عمیم

پسند خلائق کر اس نامہ کو — کچھ برکت عطا کر میری خامہ کو

الٰہی نامہ کو تجھسے مقبول کر — مسلما تو ہین اسکو مشہور کر

بحق امیر گروہ یقین — امام زمن افضل متقین

سر فرق تاج سر اولیای جہان — اخی مصطفی مقتدا اسے زمان

ہمایون در بحر لطف الہ — شہنشاہ اسلام عالم پناہ

گرامی سواری بمیدان علم — باخلاق گنجینہ و کان حلم

شہ با دل و ناصرین پاک — بصیرت دہ دیدۂ اہل خاک

منور کن دیدہ مسلمین — بکحل صفا و بنور یقین

زبار نگہ اولیائے کرام — شفاعت کن مجرم مستہام

ہمان زوج زہرا بنت نبی — کہ مولائے این امت آن صفی

علی مرتضی آنکہ شیر خدا — لقب یافت از سرور انبیا

میرے عفو کر جرم و عصیان سبھی — چھوڑا مجھسے یہ سہو و نسیان سبھی

میرا خاتمہ خیر کے ساتھ کر — بنور یقین مجھکو کر بہرہ ور

ہدایت کر اب راہ سید مجھے — دہی منزل پہ مقصد کی پہنچا

و مہر کہ [illegible] توحید [illegible] — [illegible]

تیری نام پر خاتمہ ہو میرا | میری دل سے سب دور ہو ویں [illegible]
سعادت کا وہ جام مجھکو پلا | کہ جس سے ملے مجھکو تیری [illegible]
شریعت کی سیڑہی چڑہا دے مجھی | طریقت کا رستہ چلا دے مجھی
حقیقت کی منزل پہ پہونچا مجھی | جمال اپنا ایکبار دکھلا مجھی
سبھی مشکلین میری آسان کر | نہ بھٹکا پھرا مجھکو تو در بدر
رکھ اپنی ہی دروازہ پر ای کریم | ہر ایک در سی مجھکو بچا ای رحیم
تو بر لا میرے جملہ حاجات کو | بہت دور رکھ مجھسے آفات کو
بچا مجھکو شر لے شیطان سے | جہان سی اوٹھا مجھکو ایمان سے
علی کا دیا میں نے جو واسطہ | تو برکت سی اس نام کی ایخدا
اجابت کو پہونچا پہ میری دعا | تو ہر ایک آفت سی مجھکو بچا
میری اہل و ال اور ماں باپ کو | سب اخوان و اخوات و لجد [illegible]
سبھی اوستاد ونکو احباب کو | اقارب کو اور جملہ اصحاب کو
طریقت کی پیران عظام کو | میری جملہ عمات و اعمام کو
جو ہوں پڑہنے والے علی نامہ کے | صفت کرنیوالی میری خامہ کو
سبھو نکو جو ہیں مسلمین مسلمات | دہی نار جہنم سے اونکو نجات
کرم اپنے سے بخشدے ای کریم | تیری ذات ہی بس غفور الرحیم
شد کتاب [illegible] تمام [illegible] | تیرے نام پر [illegible]